فہرست مضامین کتاب جامع المناقب

تمت

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين الرحمن الرحيم مالك يوم الدين والصلوة والسلام على
سيد المرسلين وخاتم النبيين الذي نزل في شانه ما كان محمد ابا احد من رجالكم
ولكن رسول الله وخاتم النبيين وفي شانه وما ارسلناك الا رحمة للعلمين و
انا ارسلناك شاهدا ومبشرا ونذيرا وداعيا الى الله باذنه وسراجا منيرا وقال
تعالى ان الله وملئكته يصلون على النبي يايها الذين امنوا صلوا عليه وسلموا
تسليما وكان فضل الله عليك عظيما وصلى الله وسلم على اله وصحبه الذين
جاهدوا في سبيل الله ثم قتلوا او ماتوا ليرزقنهم الله رزقا حسنا واحسانا واولئك
الذين اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا يبتغون فضلا من الله و
رضوانا سيماهم في وجوههم من اثر السجود ذلك مثلهم في التورية ومثلهم في
الانجيل كزرع اخرج شطأه فازره فاستغلظ فاستوى على سوقه يعجب الزراع ليغيظ
بهم الكفار وعد الله الذين امنوا وعملوا الصلحت منهم مغفرة واجرا عظيما وعلى
اهل بيته الطيبين الطاهرين الذين اذهب الله عنهم الرجس ويطهرهم تطهيرا وجزاهم
بما صبروا جنة وحريرا متكئين فيها على الارائك لا يرون فيها شمسا ولا زمهريرا

اما بعد کہتا ہی العبد الضعیف الراجی الی رحمۃ اللہ القوی المدعو برحمت اللہ اللکنوی کہ خاکسار نے
یہ مختصر رسالہ مناقب اور فضائل صحابہؓ و اہلبیتؑ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین حسب الارشاد
فیض بنیاد جناب ابو الحسنات حافظ حاجی خواجہ قطب الدین احمد صاحب مالک مطبع نامی
آیات کلام الٰہی و احادیث رسالت پناہی و دیگر کتب صحیحہ معتبرہ سے استنباط کر کے بنظر افادہ عام
اہل اسلام بزبان اردو بعبارت سلیس تالیف کیا اور جو عبارت عربی سنداً و استدلالاً لائی گئی ہی اوسکا
ترجمہ بھی با محاورہ کر دیا گیا اور اسکو ایک مقدمہ اور چند ابواب و فصول پر ترتیب کر کے جامع المناقب
نام رکھا حق تالیف کترین نے مطبع موصوف کو ہبہ کیا ناظرین حق بین سے امید ہی کہ اگر کہین اس
رسالہ خیر مقالہ مین سہو یا غلطی پائین قلم اصلاح سے درست فرمائین اور جناب خواجہ صاحب
موصوف کو جنکی سعی و اعانت سے رسالہ موصوفہ اختتام کو پہونچا و نیز عاجز مؤلف کو دعاے
خیر سے بھول نجائین وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

مقدمہ لفظ صحابی اور آل اور اہلبیت کے معانی کی تحقیق اور اوسکو استعمال مرجع و نظائر کی تدقیق مین

لفظ صحابی و صاحب و اصحاب مشتق ہین صحبت اور صحابت سے بمعنی یار و دوست رفیق
مددگار ساتھی صحبت والے کے آور ان جملہ معانی کے ساتھ کلام شارع ناطق ہی چنانچہ اللہ تعالیٰ
نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کو صاحب رسول ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ یار غار کے
ساتھ نقل فرمایا ہے اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ترجمہ جسوقت وہ رسول
اپنے رفیق سے کہنے لگا غم نکر اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہی اور دوسرے مقام مین حضرت یوسف
صدیق علیہ السلام کے قول کو اونکے صاحبان زندان کے ساتھ ذکر فرمایا ہی یَا صَاحِبَیِ السِّجْنِ
ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ترجمہ ای میرے دو رفیقو قید خانے کے کیا بہت
سے معبود متفرق بہتر ہین یا ایک اللہ واحد قہار اور اصطلاح محدثین مین صحابی اوسکو کہتے
ہین جسنے حالت ایمان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہو اور ایمان کے ساتھ

دنیا سے انتقال بھی فرمایا ہو اور جس شخص کو آپکی ملاقات میسر ہوئی یا ہوئی مگر حالت کفر مین
اور بعد اوسکے مسلمان ہوا یا حالت ایمان مین آپ سے ملاقات کی اور پھر نعوذ باللہ مرتد ہو گیا اور
اوسی حالت پر مر گیا ایسا شخص صحابی نہین کہا جائیگا اور علما کا اختلاف اس امر مین ہی کہ ملاقات
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات قبل نبوت مراد ہی یا بعد پس جنکے نزدیک مطلق ملاقات شرط
ہی قبل نبوت اور بعد نبوت کی قید نہین ہی وہ علما مثل زید بن عمرو بن نفیل اور ورقہ بن نوفل
و بحیرا راہب کو داخل صحابہ کرتے ہین کیونکہ یہ لوگ قبل ظہور نبوت آپ کی ملاقات سے مشرف
ہوے ہین اور تصدیق رسالت کی ہی اور قبل بعثت ہی انتقال کر گئے ہین اور بعضون نے ان
لوگون کے ذکر سے سکوت فرمایا ہی اور صحابہ مین نہین داخل کیا ہی اور اصح اور ارجح یہی مذہب
ثانی ہی اسیوجہ سے جمہور مصنفین معرفت صحابہ نے بذکر اولاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت ابراہیمؑ اور عبداللہؑ سے جنکا تولد بعد نبوت ہوا ہی بحث کی ہی اور حضرت قاسمؑ جو قبل نبوت
پیدا ہوے ہین اونکے ذکر سے تعرض نہین کیا اور اسیطرح اس امر مین اختلاف ہی کہ صحابی کی
ملاقات حالت عقل و ہوش مین ہوئی ہو یا بالعکس پس ایک جماعت محدثین کی اسطرف ہی کہ
عقل و ہوش ملاقات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین شرط ہی چنانچہ اہل تحقیق نے اون اطفال کی
نسبت جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحنیک فرمائی ہی تصریح کر دی ہی کہ وہ صحابی
نہین ہین مانند عبداللہ بن حارث بن نوفل کے کہ اونکی نسبت حافظ ابو سعید علائی نے
اپنے مراسیل مین لکھا ہی حَنَّكَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ وَلَا صُحْبَةَ لَهُ بَلْ
وَلَا رُؤْيَةَ أَيْضًا وَحَدِيثُهُ مُرْسَلٌ قَطْعًا یعنی اونکی تحنیک کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
اور اونکے واسطے دعا کی ہی اور صحبت اور رویت آنحضرت کی اونکو نہین حاصل ہوئی ہی اور
روایت اونکی قطعا مرسل ہی اور عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری کی نسبت تحریر فرمایا ہی حَنَّكَهُ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ وَلَا تُعْرَفُ لَهُ رُؤْيَةٌ بَلْ هُوَ تَابِعِيٌّ وَحَدِيثُهُ
مُرْسَلٌ یعنی اونکی تحنیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی ہی اور دعا اونکے واسطے فرمائی ہی

لیکن اونکی رویت نہین ثابت ہوئی بلکہ وہ تابعی ہین اور حدیث اونکی مرسل ہی اور ایک جماعت متاخرین
نے حدیث اصطلاحی کہی ہی کہ جس شخص نے عالم طفولیت و عدم تمیز اپنے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
پایا اوسکی حدیث تو بحیثیت رویت مرسل ہی لیکن بوجہ شرف رویت جماعت صحابہ مین داخل ہی اور اکثر
ائمہ تصانیف معرفت صحابہ کا عمل اسی پر دلالت کرتا ہی چنانچہ مثل محمد بن ابی بکر صدیق کو شمار صحابہ مین
ذکر کیا ہی حالانکہ وہ قبل وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین ماہ اور چند روز کے تھے اور مختلف
ہوے ہین علما اس امر مین کہ اسم صحابی مخصوص بنی آدم ہی یا جن کو بھی شامل ہی پس قول ارجح یہ ہی کہ
اس فضیلت کے ساتھ جن بھی شریک ہین کیونکہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جنون پر بھی مبعوث
ہوے ہین اور اونکا حاضر ہونا خدمت نبوی مین اور کلام مجید سننا اور ایمان لانا اور اپنی قوم مین
جاکر ہدایت کرنا صراحۃ سورہ جن مین مذکور ہی اور یہ لوگ مکلفین ہین اور درمیان انکے مطیع و عاصی بھی
ہین پس اوس گروہ سے جسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور ایمان لایا وہ صحابہ
مین داخل ہی واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب اور لفظ اٰل جو بمد الف و سکون لام ہی
اوسکے لغت مین چند معنی ہین اولاد ذریت مطیع اہل خانہ اہل قرابت اہل دین گروہ اور اصطلاح
شرع مین ان سب معانی کو دخل ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے قَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ
یَكْتُمُ اِیْمَانَهٗ الآیہ ترجمہ کہا ایک شخص ایمان والے نے فرعون کے لوگون سے جو اپنا ایمان
پوشیدہ کرتا تھا اس مقام پر آل فرعون سے قرابتی اور مطیع مراد ہی کیونکہ یہ رجل مومن یعنی خرقیل
فرعون کے بھانجے تھے اور باطنا ایماندار تھے اور لوگون کو ایمان کی رغبت دلاتے تھے اور
فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰۤى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِیْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِیْنَ
ترجمہ بیشک برگزیدہ کیا اللہ تعالی نے آدم اور نوح اور ابراہیم کے گھر اور عمران کے گھر کو سارے
جہان پر یہان آل ابراہیم اور آل عمران سے گھر والے اور اہل خانہ مراد ہین عمران حضرت موسی علیہ السلام
کے والد کا نام ہی اور حضرت مریم علیہا السلام کے بھی باپ کا یہی نام تھا اور یہ حدیث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مشہور ہی دوسرے معانی پر دال ہی مَنْ سَلَكَ عَلٰى طَرِیْقَتِیْ فَهُوَ اٰلِیْ

یعنی جو شخص میرے طریق پر چلا پس وہ میری آل ہے پس بفحوائے معانی مشہورہ یعنی اولاد و ذریت اولاد
صلبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حضرت فاطمہ و زینب و رقیہ و کلثوم و قاسم و عبداللہ
و ابراہیم اور اولاد حضرت فاطمہ وغیرہا و اولاد الاولاد ان حضرات کی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین
اور جمیع سادات کرام جو آپکی نسل شریف سے ہیں تا قیام قیامت داخل آل ہیں بلا شک و شبہہ
دلیل اسکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام محمد مہدی کو فرمایا ہے کہ میری اولاد سے
ہیں یعنی نسل سادات سے پیدا ہونگے اور اونکے تمام حالات سے خبر دی ہے ظاہر ہے کہ آپکے
اور اونکے درمیان میں بعد المشرقین ہے **فائدہ جلیلہ** جو فضائل اور مناقب اہل بیت رسالت کے
احادیث مرفوعہ صحیحہ میں آئے ہیں قیامت تک کے شرفا و سادات اوس عموم میں داخل ہیں
لکن اس شرط سے کہ طریقہ توحید و اتباع سنت پر قائم رہیں اور متبع بدع مکفرہ و مضلہ نہوں
اور بموجب دیگر معانی لفظ آل کے خلفاء راشدین یعنی حضرات ابوبکر و عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم آپکی آل
اور فضائل آل میں داخل ہیں کیونکہ قرابت قریبہ اور اطاعت و پیروی اور جان نثاری ان
حضرات کی اظہر من الشمس ہے اور نیز جمیع امت محمدی جو متبع سنت و پابند شریعت ہیں اس
فضیلت میں داخل ہیں چنانچہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر میں فرمایا آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ هُمُ الَّذِیْنَ یَؤُوْلُ اَمْرُهُمْ اِلَیْهِ فَکُلُّ مَنْ کَانَ اَمْرُهُمْ اِلَیْهِ اَشَدَّ وَاَکْمَلَ کَانُوْا هُمُ
الْاٰلَ وَاَیْضًا اخْتَلَفَ النَّاسُ فِی الْاٰلِ فَقِیْلَ هُمُ الْاَقَارِبُ وَقِیْلَ اُمَّتُهٗ یعنی آل آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ لوگ ہیں کہ رجوع کرے امر اون لوگوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف پس جن لوگوں کے امور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بدرجہ اشد و اکمل رجوع
کرینگے یعنے آپکے پیرو ہر امر میں ہونگے یقیناً وہی لوگ آپ کی آل ہونگے اور بھی خلاف
کیا ہے علما نے آل کے معنی میں کسی نے قرابت والے اور کسی نے امت کے لوگ مراد لیے
ہیں اور لفظ **اہل بیت** کے معانی لغت میں صاحب خانہ اور گھر کے لوگوں کے ہیں
اور اصطلاح شرع میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ازواج مطہرات و اولاد امجاد مراد ہیں اور اسمیں

تھوڑی سی تفصیل ہی جیسا کہ مدارج النبوۃ مین شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے فرمایا ہی در تفسیر اہلبیت اقوال و اطلاقات انست گاہی بمعنی کسانیکہ حرام ست بر ایشان صدقہ آیدو آن آل علی و آل جعفر و آل عقیل و آل عباس اند رضی اللہ عنہم اجمعین و گاہی بمعنی شامل اولاد آنحضرت و ازواج مطہرہ افتد و گاہی مخصوص آید بہ فاطمہ و حسن و حسین و علی سلام اللہ علیہم اجمعین جہت زیادت فضل ایشان و تطبیق میان اقوال آنست کہ بیت سہ است بیت نسب و بیت سکنی و بیت ولادت پس اولاد عبد المطلب اہلبیت نسب و ازواج مطہرہ اہلبیت سکنی و اولاد کرام اہلبیت ولادت و علی اگرچہ از اولاد نیست مگر ملحق است بایشان بوساطت فاطمہ رضی اللہ عنہا انتہی یعنی لفظ اہلبیت کے معانی اور تفسیر مین چند اقوال اور اطلاقات ہین کبھی اطلاق اسکا اون لوگون پر ہوتا ہی جنپر صدقہ حرام ہی اور وہ اولاد علی و جعفر و عقیل و عباس رضی اللہ عنہم ہین اور کبھی بمعنی عام شامل اولاد و ازواج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستعمل ہوتا ہی اور کبھی اس لفظ سے مخصوص فاطمہ و حسن و حسین و علی رضی اللہ عنہم ہوتے ہین بسبب زیادت فضل انکھون کے اور موافقت و تطبیق ان اقوال مین اس طور پر ہی کہ مکان تین قسم کے ہوتے ہین مکان نسب مکان سکونت مکان ولادت پس اولاد عبد المطلب اہلبیت نسبی اور ازواج مطہرہ اہلبیت سکونت اور اولاد حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اہلبیت ولادت اور علی کرم اللہ وجہہ اگرچہ آپکی اولاد مین نہین ہین مگر ملحق باولاد بوسیلہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہین انتہی کلامہ پس جو لوگ لفظ اہلبیت کا حصر درمیان حضرت فاطمہ و علی و حسنین رضی اللہ عنہم کے کرتے ہین اور ازواج مطہرات و دیگر اولاد کو اوس سے خارج کرتے ہین اونکا قول نصوص قرآنیہ اور جمہور علماء کے مخالف ہی کیونکہ آیۂ تطہیر کے مخاطب خاص ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور اس آیت کے قبل کی کئی آیتون مین اور نیز اس آیت مین اونھین کا ذکر ہی اور اونھین سے کلام اور خطاب ہی اور ساری آیۂ تطہیر یون واقع ہی یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَیْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِیَّةِ

تفسیر شیخ عبد الحق محدث دہلوی کی اہلبیت کے معنی مین

الْاُولیٰ وَاَقِمْنَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ہ وَاذْکُرْنَ مَا یُتْلٰی فِیْ بُیُوْتِکُنَّ مِنْ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَ الْحِکْمَۃِ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیْفًا خَبِیْرًا ہ ترجمہ ای نبی کی عورتو تم نہین ہو جیسی ہر کوئی عورتین ہین اگر تم ڈر و سو تم دب کر نہ کہو بات پھر لالچ کرے وہ شخص جسکے دل مین روگ ہی اور کہو بات معقول اور قرار پکڑو اپنے گھرون مین اور دکھاتی نہ پھر و جیسا کہ دکھانا دستور تھا پہلے وقت نادانی کے اور قائم رکھو نماز اور دیتی رہو زکوۃ اور اطاعت مین رہو اللہ کی اور اوسکے رسول کی اللہ یہی چاہتا ہی کہ دور کرے تمسے گندی باتین ای گھر والو اور ستھرا کرے تمکو ایک ستھرائی سے **ف** پس خطاب خاص ازواج سے ہی مگر داخل تمام گھر والے ہین اور دوسری دلیل کلام الٰہی سے قصہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی کہ جسوقت اونکے گھر مین فرشتے خبر ہلاکی قوم لوط علیہ السلام اور بشارت تولد اسمٰعیل و اسحاق و یعقوب علیہم السلام کی لیکر آئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ نے بشارت فرزند پر بسبب بڑھاپے کے تعجب کیا تو فرشتون نے کہا اَتَعْجَبِیْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰہِ رَحْمَتُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الْبَیْتِ اِنَّہٗ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ہ ترجمہ کیا تعجب کرتی ہی اللہ کے حکم سے اللہ کی مہر اور برکتین ہین تمپر ای گھر والو تحقیق وہ حمد کیا گیا بزرگیون والا ہی **ف** ظاہر ہی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس وقت تک کوئی اولاد نہ تھی بلکہ اونکی یہ بشارت تھی جسپر بی بی صاحبہ نے تعجب فرمایا پس حصر اہلبیت کا اولاد ہی پر نہ رہا بلکہ تمام گھر والونکو شامل ہو گیا **اشتباہ** پھر کیا وجہ ہی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ و علی و حسنین رضی اللہ عنہم کو ایک چادر مین لیکر فرمایا اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا یعنی ای اللہ یہ میرے اہلبیت ہین پس دور کر انسے گندی باتین اور ستھرا کر اونکو ستھرائی سے اور اسکے سوا اور روایات جنمین آپ نے ان حضرات کو اہلبیت فرمایا ہی اور اوسوقت کسی دوسرے کو شامل نہین کیا ہی **رفع اشتباہ** منشا اور نکتہ اسمین یہ ہی کہ مخاطب آیۂ تطہیر کے ازواج مطہرات تھے پس بخیال اس امر کے کہ ایسا نہو

کہ لوگ اہل و عیال کو خارج اہلبیت سمجھنے لگین اور اونکی تعظیم و تکریم مین کمی کرین پس واسطے
اظہار شرف و ادخال زمرۂ اہلبیت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان حضرات کو باین طور یاد فرمایا
اور لوگون کو سنا دیا اور دکھلا دیا کہ یہ لوگ خارج اہلبیت نہین ہین انتہی تنبیہ اللہ تعالی کی رحمت
بہت وسیع اور بڑی غایت کے نہایت ہی کمال تعجب اون لوگون سے ہی جو اوسکا حصر اور احاطہ اور
اختصار صرف چند کس مین کیے دیتے ہین یعنی اہلبیت مین سوائے پنجتن کے اور کسیکو شمار
نہین کرتے ہین اور اوس فضیلت اور بزرگی کو اونھین پر ختم کیے دیتے ہین اور اسیطرح
اون فضائل اور مناقب کو جو جم غفیر اور جماعت کثیر صحابہ کو محیط اور شامل ہین اور اللہ اور اوسکا
رسول باواز بلند اونکی طرف اون دوستان صادق اور عاشقان واثق کو پکار رہا ہی اونکا
حصر بھی عدد معدود مین کیے دیتے ہین اور سوائے اونھین چند حضرات کے کسیکو صحابہؓ مین
داخل نہین کرتے اور جتنے فضائل صحابہؓ کے حق مین ہین اکثر کو اون مین سے اہلبیت پر
اطلاق کرتے ہین اور بعض کو اونھین بعض صحابہ پر جنکو وہ سمجھتے ہین اور اللہ تعالی کی رحمت
واسعہ پر نظر نہین کرتے ہین کہ فرمایا رَحْمَتِي وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ
يَتَّقُونَ یعنی میری رحمت نے ہر چیز کو گھیر لیا ہی پس اوسکو لکھ دونگا متقیون کے واسطے

باب اول مناقب حضرات صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین مین

فصل اول — اون آیات کریمہ مین جو حضرات صحابۂ کرام کے مناقب مین وارد ہوئی ہین
آیت مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ
رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ
ذَلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ ترجمہ فرمایا اللہ جل شانہ نے محمد رسول
ہی اللہ کا اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل آپسمین ہین تو دیکھے
اونکو رکوع اور سجدے مین ڈھونڈھتے ہین اللہ کا فضل اور خوشی اوسکی پہچان اونکی اونکے
چہرے پر ہے سجدون کے اثر سے یہ مثال اونکی توریت اور انجیل مین ہی ف یہ آیت

تمامی صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے فضائل مین وارد ہی مگر علمانے زیادہ خصوصیت اسکی
خلفاء راشدین یعنی حضرت ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان حضرت علی رضی اللہ عنہم کے ساتھ ثابت
کی ہی اور انھین کو اسکا مصداق ٹھہرایا ہی چنانچہ کہاہی کہ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ سے ابوبکر صدیق مراد ہین
اور اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ سے عمر فاروق اور رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ سے عثمان ذی النورین اور رُکَّعًا سُجَّدًا
سے علی مرتضی مفہوم ہین کیونکہ یہ اوصاف ان حضرات مین بدرجۂ اتم واکمل پائے گئے جیساکہ معیت حضرت
ابوبکر کی آنحضرت کے ساتھ اظہر من الشمس ہی کہ کسی وقت آپ سے جدا نہوے غار کا قصہ وقت ہجرت
کے مشہور ہی ہی غرض کہ تاحیات کسی حال مین رنج تھا یا راحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
علیحدگی نہین اختیار کی اوسیکا ثمرہ یہ ہوا کہ بعد انتقال بھی ہمراہی اپنے حبیب کی نصیب ہوئی
کہ پہلوے مبارک مین جگہ ملی دفن ہوے اور بروز قیامت اسیطرح قبر شریف سے تشریف
لاوینگے اور مصداق ومرجع اس کلام نبوی کے ٹھہرینگے اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ اِلَیْهِ آدمی کا
حشر اوسکے دوست کے ساتھ ہوگا اور حضرت عمر فاروق کا کافرون پر سخت ہونا اسکا ادنی نمونہ یہ ہی کہ جس وقت سے
آپ اسلام لاے نماز باعلان ہونے لگی اور روز بروز مسلمانون کی زیادتی شروع ہوئی اور سوا اسکے
آپکی خلافت مین جو کچھ غلبۂ اسلام ہوا ظاہر ہی بیان کی حاجت نہین اور حضرت عثمان کا رقیق القلب
رحم دل مسلمانون پر شفیق ہونا بہت کھلا ہوا ہی چنانچہ آخری وقت مین جبکہ مخالفین نے آپکو
گھیر لیا اور مکان کا محاصرہ کر لیا کس درجہ کی شفقت اور رحمت آپ سے ظاہر ہوئی کہ آپ کے
ہمراہ بہت سے اصحاب اور آپ کے غلام مسلح آمادۂ جنگ تھے مگر آپ نے سب کو روک دیا
اور فرمایا کہ مین نہین چاہتا کہ میرے نفس کے واسطے اہل اسلام کا خون ہو اور یہانتک رحمدلی کو
کام فرمایا کہ شہید ہوگئے اور عبادت مین راغب ہونا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا مشہور ہی جسکا
شمہ یہ ہی کہ شہادت آپکی نماز ہی مین ہوئی آیت[1] لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ
دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ یَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّیَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ
هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ترجمہ غنیمت کا مال فقراے مہاجرین کے واسطے ہی جو اپنے گھرون سے او

[1] یہ آیت سورۂ حشر کے ... ۱۲ منہ

مالون سے نکال دیے گئے ڈھونڈھتے ہین فضل اور رضامندی اللہ کی اور اوسکے رسول کی
یہی سچے لوگ ہین **ف** یہ آیۂ کریمہ مناقب ہین اون صحابہؓ کے ہی جنھون نے اللہ کے دین کیواسطے
اپنی جان اور اولاد اور مال کی کچھ حقیقت نہ سمجھی اور سب کو چھوڑ کر اوسکے رسولؐ کا ساتھ دیا اور یہی
لوگ مہاجر کہلاتے ہین **آیت** وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِن قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ
وَلَا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِّمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ
خَصَاصَةٌ **ترجمہ** اور جو لوگ مقیم ہین ہجرت کے گھر مین یعنی مدینہ مین پہلے اونسے یعنی مہاجرین
سے دوست رکھتے ہین اوسکو جو اونکی طرف ہجرت کرے اور نہین پاتے اپنے دلون مین تنگی اوس
چیز سے جو اونکو ملا اور مقدم کرتے ہین اپنی جانون پر مہاجرین کو اور اگرچہ ہو اونکو تکلیف
فائدہ یہ آیۂ کریمہ اون صحابہؓ کی شان مین ہی جنھون نے اللہ تعالی اور اوسکے رسول کے واسطے
اپنی جان اور مال کو کچھ دریغ نہین کیا اور مہاجرین کی ہر طرح سے خدمت اور مدد کی اور اپنے
نفسون کی کچھ پروا نکی اور یہی لوگ انصار کہلاتے ہین **آیت** وَالسَّابِقُونَ الْأَوَّلُونَ
مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ
وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ذَٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ **ترجمہ**
اور جو لوگ قدیم ہین پہلے وطن چھوڑنے والے اور مدد کرنے والے اور جو اونکے پیچھے
آئے نیکی سے اللہ اونسے راضی ہی اور وہ اونسے راضی ہین اور مقرر کیے ہین واسطے اونکے
باغ بہتی ہین نیچے اونکے نہرین ہمیشہ اوسمین رہینگے یہی ہی بڑی مراد پانی **فائدہ** یہ
مناقب اون صحابہؓ کے ہین جو جنگ بدر تک مسلمان ہوئے ہین اور یہی قدیم ہین اور باقی
انکے تابع ہین **آیت** لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِي قُلُوبِهِمْ فَأَنزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا **ترجمہ** تحقیق
راضی ہوا اللہ تعالی ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے
یعنی بیعت کرتے تھے پھر جانا اللہ نے جو اونکے دلون مین تھا پھر اوتاری اونکے اوپر چین

اور دی اونکو ایک فتح نزدیک **فائدہ** یہ آیت شریف اون صحابہ کی شان مین نازل ہوئی
جنھون نے مقام حدیبیہ مین درخت کے نیچے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بخوشی خاطر
بیعت کی اور یہ سب چودہ سو صحابہ تھے اس بیعت کے انعام مین اللہ تعالی نے فتح خیبر عنایت کی
اور اپنی رضامندی ظاہر کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس بیعت والا کوئی
دوزخ مین نجاویگا اور وجہ اس بیعت کی یہ ہوئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ عمرہ کا کرکے
مکہ معظمہ کو تشریف لیچلے جب قریب پہونچے قریش مانع ہوے تب حضرت نے خراش کو اہل مکہ
کے پاس بھیجا جب وہ اوسکے قتل کے درپے ہوے تب آپ نے حضرت عثمان رض کو روانہ فرمایا اہل مکہ نے
انکو قید کرلیا اور انکے قتل کی خبر مشہور ہوگئی تب حضرت نے تمام صحابہ سے اس بات پر بیعت لی کہ
قریش سے لڑین اور ہرگز منھ نہ پھیرین اون سبھون نے خوشی سے بیعت کی اور سوائے جد
بن قیس منافق کے کسی نے تخلف نہین کیا پھر واسطے حصول شرف اور بزرگی اس بیعت کے
آپنے حضرت عثمان کی بیعت اس طور پر کی کہ اپنے ہاتھ کو حضرت عثمان کا ہاتھ فرمایا اور اونکی
بیعت لی اور یون فرمایا کہ یہ دوسرا ہاتھ میرا عثمان کا ہاتھ ہے اس حدیث سے سوائے قطعیت مغفرت
اور رضوان کے ایک لطیفہ عمدہ ظاہر ہوا کہ دست عثمان دست نبی قرار پایا اور دست نبی مجازاً دست
خدا ہے یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ اس تقریر سے دست عثمان دست نبی یا دست خدا کہا جا سکتا
ہے اور اسی بیعت کو بیعت الرضوان اور بیعت الشجرہ کہتے ہین **آیت** لٰکِنِ الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا مَعَہٗ جَاھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ وَاُولٰٓئِکَ لَھُمُ الْخَیْرٰتُ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ **ترجمہ** لیکن رسول اور جو لوگ ایمان لائے ساتھ اوسکے جہاد کیا اپنے مالون
اور اپنی جانون سے اور یہی لوگ ہین کہ واسطے اونکے نیکیان ہین اور یہی لوگ مراد کو پہونچے
فائدہ اس آیۂ کریمہ کا نزول بھی تمام صحابہ کی شان مین ہے

فصل دوم اون احادیث مین جو حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کے مناقب مین ہین **حدیث**
خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ اِنَّ بَعْدَ ذٰلِکَ قَوْمًا یَشْھَدُوْنَ

وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگون سے بہتر میرے
زمانہ کے لوگ ہین یعنی اصحاب پھر وہ لوگ بہتر ہین جو اصحاب سے ملے ہوے ہین اور اونکے شاگرد
اور صحبت یافتہ ہین یعنی تابعین پھر وہ لوگ بہتر ہین جو تابعین سے ملے ہوے ہین اور اونکے ہم صحبت ہین یعنی
تبع تابعین پھر ان تین زمانون کے بعد وہ لوگ آوینگے کہ بغیر طلب کے گواہی دینگے **ف** اس حدیث سے صاف
معلوم ہوا کہ حضرت کے بعد آپکی صحبت کی برکت سے تین زمانون تک خیریت غالب رہیگی بعد اوسکے شر غالب ہوگا
اور خیریت کم ہو جاویگی اور یہ مطلب نہین کہ بالکل خیریت نہ رہیگی اسواسطے کہ امت محمدی قیامت تک سبکی
سب بالکل گمراہ نہو جاویگی بلکہ ہر زمانہ مین کچھ اہل حق قائم رہینگے اگرچہ اہل باطل کثرت ہون چنانچہ
یہ مضمون دوسری حدیث مین تصریح موجود ہے پس یہ حدیث کمال افضل صحابہ پر دلالت کرتی ہے
حدیث اَكْرِمُوْا اَصْحَابِیْ فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ
ثُمَّ يَظْهَرُ الْكِذْبُ **ترجمہ** فرمایا آپ نے بزرگی کرو میرے اصحاب کی بیشک وہ بہتر تمھارے
ہین پھر وہ لوگ جو نزدیک اونکے ہین پھر وہ لوگ جو اونکے نزدیک ہین پھر ظاہر ہوگا جھوٹ
ف اس حدیث سے بھی بہتری اور خیریت تینون زمانون مذکورہ کی ثابت ہے جو دال ہے
کمال افضل صحابہ پر **حدیث** لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَاٰنِیْ **ترجمہ**
فرمایا آپ نے نہ چھوے گی آگ اوس مسلمان کو جسنے مجکو دیکھا یا اوس شخص کو دیکھا جسنے
مجکو دیکھا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سارا قرن صحابہ و تابعین مغفور ہے انمین
کوئی بھی اہل نار نہوگا **حدیث** لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِیْ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ
بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ
ترجمہ حضرت نے فرمایا نہ برا کہو میرے اصحاب کو نہ برا کہو میرے اصحاب کو پس قسم ہے
اوس ذات پاک کی جسکے قابو مین میری جان ہے کہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا راہ خدا مین
خرچ کرو تو اونکے تین پاؤ کے برابر بھی ثواب نہ ملے اور نہ اوسکے آدھے برابر **ف**
یعنی اصحاب رضی اللہ عنہم نے اوس وقت مال خرچ کیا کہ جب اسلام نہایت کمزور تھا اور کمال تنگی تھی

اونھین کے مال خرچ کرنے اور جہاد کرنے سے ہفت اقلیم مین اسلام پھیلا اسی سبب سے تمام قرآن مین مہاجرین اور انصار کی تعریف بھری ہی اب معلوم ہوا کہ اونکی عبادت کے برابر کسیکی عبادت قیامت تک برابر نہین ہو سکتی پھر ایسے دین کے سردارون کو برا کہنا بڑے غضب کی بات ہی نعوذ باللہ من غضب اللہ حدیث اَلنُّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِّلسَّمَاءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَاءَ مَا تُوْعَدُ وَاَنَا اَمَنَةٌ لِاَصْحَابِيْ فَاِذَا ذَهَبْتُ اَتَى اَصْحَابِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِيْ اَمَنَةٌ لِاُمَّتِيْ فَاِذَا ذَهَبَ اَصْحَابِيْ اَتَى اُمَّتِيْ مَا يُوْعَدُوْنَ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تارے پناہ ہین آسمان کی پھر جب جاتے رہینگے تارے تو آجاویگا آسمان پر جسکا وعدہ ہوا یعنی شق ہونا پھٹ جانا اور مین پناہ ہون اپنے اصحاب کی پھر جب مین جاتا رہونگا تو آویگا میرے اصحاب پر جسکا اونکو وعدہ ہوا یعنی اختلاف پڑے گا اور میرے اصحاب پناہ ہین میری امت کی پھر جب میرے اصحاب جاتے رہینگے تو آویگا میری امت پر جسکا اونکو وعدہ ہی یعنی فساد اور بدعت عالم مین ظاہر ہوگی ف حضرت کی زندگی مین اختلاف کا نام نہ تھا جو شبہہ ہوتا حضرت سے حل ہو جاتا آپ کے بعد صحابہؓ مین اختلاف ہوا اول خلافت مین آوسکے بعد بعضے مسائل مین اور جب تک اصحاب کا زمانہ رہا تو اونکی برکت سے فساد دینی اور بدعت کا رواج نہوا بعد اصحاب کے فساد شروع ہوا اس حدیث سے کمال فضیلت صحابہ رضی اللہ تعالی عنہم کی ثابت ہوئی اور ایک معجزہ آنحضرت صلعم کا ظاہر ہوا کہ جیسی خبر آیندہ کی آپ نے فرمائی تھی ویسی ہی ظہور مین آئی حدیث يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ لَهُمْ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَّاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ثُمَّ يَغْزُوْ فِئَامٌ مِّنَ النَّاسِ فَيُقَالُ هَلْ فِيْكُمْ مَّنْ رَّاٰى مَنْ صَحِبَ مَنْ صَحِبَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

ل یہ حدیث صحیح مسلم مین ہی ۱۲ منہ

ل یہ حدیث بخاری اور مسلم مین ہی ۱۲ منہ

فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيُفْتَحُ لَهُمْ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ آویگا لوگون پر
ایسا وقت کہ جہاد کرینگے آدمیون کے گروہ تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی تم مین وہ شخص ہی جسنے
رسول کو دیکھا ہو یعنی اصحابؓ تو لوگ کہینگے کہ ہان ہیں اونکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگے لشکر
آدمیون کے تو اونسے پوچھینگے کہ کوئی ہی تم مین سے جسنے دیکھا ہو رسول اللہ کے صحبت
والے کو یعنی تابعین کو تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی پھر جہاد کرینگی جماعتین
لوگونکی تو اونسے پوچھا جاویگا کہ ہی کوئی تم مین وہ شخص جسنے اصحاب کے اصحاب کی صحبت حاصل کی ہو یعنی
تبع تابعین تو لوگ کہینگے کہ ہان تو اونکی فتح ہو جاویگی **ف** اس حدیث سے بڑی فضیلت
اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین کی ثابت ہوئی **حدیث** مَثَلُ أَصْحَابِي فِي أُمَّتِي كَالْمِلْحِ فِي الطَّعَامِ
لَا يَصْلُحُ الطَّعَامُ إِلَّا بِالْمِلْحِ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال میرے اصحاب کی
میری امت مین مانند نمک کے بیچ کھانیکے ہی نہین درست ہوتا ہی کھانا مگر ساتھ نمک کے
ف یہ حدیث صحابہؓ کی کمال فضیلت پر دال ہی یعنی صحابہؓ کی حیات اور موجودگی امت کے
حق مین باعث صلاح اور فلاح تھی **حدیث** اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي
لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا مِّنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي
أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ آذَانِي فَقَدْ آذَى اللّٰهَ وَمَنْ آذَى اللّٰهَ فَيُوْشِكُ
أَنْ يَّأْخُذَهُ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ڈرو تم اللہ سے ڈرو تم اللہ
سے میرے اصحاب کے مقدمہ مین نہ بناؤ تم میرے اصحاب کو نشانہ تیرونکا کہ میرے بعد
اونکو گالیان دو اور برا کہو پس جو شخص دوست رکھے میرے اصحاب کو تو اوسنے میری محبت
سے دوست رکھا اونکو اور جسنے بغض رکھا اونسے تو اوسنے مجھسے بغض رکھا اور جسنے ایذا دی
میرے اصحاب کو اوسنے ایذا دی مجکو اور جسنے ایذا دی مجکو تو اوسنے ایذا دی اللہ تعالی کو اور جسنے
ایذا دی اللہ تعالی کو تو پکڑیگا اوسکو اللہ تعالی عذاب مین **ف** معلوم ہوا کہ حب صحابہ
عین حب نبیؐ اور بغض صحابہ عین بغض نبیؐ ہی اور اذیت صحابی اذیت رسول و اذیت رسول اذیت

خدا ہی اور اللہ تعالیٰ اپنے موذی کو پکڑیگا **حدیث** مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِیْ یَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ **ترجمہ** فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس زمین میں میرا کوئی صحابی مریگا قیامت کے دن وہ وہانکے لوگونکا قاید یعنی ٹھکانے والا ہوگا اور نور ہوگا واسطے اونکے **ف** زمانہ خلافت راشدہ میں صحابہ بلاد عجم میں متفرق ہوگئے اور اللہ تعالیٰ نے اونکی ذات سے بیشمار آدمیونکو ہدایت فرمائی **ف** حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے کہ میں نے اپنے رب سے اپنے اصحاب کے اختلاف کا بعد اپنے سوال کیا مجکو وحی کی کہ ای محمد تیرے اصحاب میرے نزدیک منزلہ نجوم کے ہیں آسمان میں بعض اقوی ہیں بعض سے اور ہر ایک کے لیے ایک نور ہوگا جسنے اخذ کی کوئی شی اون صحابہ سے جسمیں اختلاف تھا وہ نزدیک میرے ہدایت پر ہے پھر فرمایا اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ فَبِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُمْ اِهْتَدَیْتُمْ یعنی میرے اصحاب مثل ستارون کے ہیں پس جسکی پیروی کروگے تم راہ پاؤگے **حدیث** اِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَسُبُّوْنَ اَصْحَابِیْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰی شَرِّکُمْ **ترجمہ** جسوقت دیکھو تم اون لوگونکو کہ گالیان دیتے ہون میرے اصحاب کو پس کہو تم لعنت ہی اللہ تعالیٰ کی تمھارے شریر **ف** یہ حدیث وعید شدید ہی حق میں اون لوگون کے جو صحابہ پر تبرا کرتے ہیں یہ لعنت حقیقت میں راجع ہی طرف فاعل کے لیکن احتیاطاً فعل پر لعنت کی نہ ذات پر یہ چند احادیث مناقب میں عام صحابہ رضی اللہ عنہم کے لکھے گئے اب وہ فضائل ذکر ہوتے ہیں جو خاص ہیں

باب دوم مناقب صاحب رسول اللہ خلیفہ اول امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فصل اول حضرت صدیق اکبرؓ کی ولادت اور اسم مبارک وکنیت وغیرہ میں آپکا نام جاہلیت میں عبد الکعبہ تھا حضرتؐ نے عبد اللہ نام رکھا امام نوویؒ نے تہذیب میں لکھا

حدیث ۱۴ مسند احمد ترمذی
حدیث ۱۵ ترمذی وطبرانی

ہے کہ یہی صحیح مشہور ہے والد آپ کے ابو قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن اسد بن تیم
بن مرہ ہیں مرہ بن کعب میں حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر رضی اللہ عنہ مل گئے ہیں
انکے اور حضرت کے درمیان اور مرہ کے بیچ میں چھ شخص ہیں آپ کی ماں ام الخیر سلمی بنت صخر
بن عامر تھیں یہ دختر عم ابو قحافہ ہیں اور بعض علما نے کہا انکا نام لیلی بنت صخر بن عامر ہے
اور یہ مسلمان قدیم تھیں جبکہ مسلمان دار ارقم میں تھے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہیں
حضرت نے میرے والد کی طرف دیکھکر فرمایا تھا هٰذا عتيقٌ من النار یعنی یہ دوزخ سے
آزاد ہے اسلیے انکا نام عتیق ہوا دوسری روایت میں یوں ہے کہ من اراد ان ینظر الی
عتيقٍ من النار فلينظر الى ابي بكرٍ یعنی جو شخص چاہے کہ دیکھے اوس شخص کو جو دوزخ
سے آزاد ہے پس ابوبکر کو دیکھے روایت کیا اس حدیث کو ابو یعلی و ابن سعد اور حاکم نے
اور حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ ابوبکر پاس حضرت کے آئے فرمایا آپ نے انت عتيقُ الله
من النار فيومئذٍ سمي عتيقاً یعنی تو ہے ابوبکر آزاد کردہ خدا ہے دوزخ سے پس اوسیدن سے
آپکا نام عتیق ہوگیا یہ حدیث ترمذی میں ہے مراد نام سے اس جگہ لقب ہے تمام علما کا اسپر
اتفاق ہے لیکن ایک جماعت علما کا قول ہے کہ آپکو عتیق بسبب عتاقت وجہ یعنی حسن جمال
کے فرمایا ہے یا اس لیے فرمایا کہ آپ کے نسب میں کوئی شی عیب کی نہ تھی دوسرا نام آپ کا
صدیق ہے یعنی بہت سچا یہ نام بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا علی ابن ابیطالب
رضی اللہ عنہ قسم کھاکر کہتے تھے کہ اللہ نے ابوبکر کا نام صدیق آسمان سے اوتارا ہے اسلیے
کہ انھوں نے خبر معراج کی تصدیق کی تھی بعض علمانے کہا وہ ہر حال میں راست گو تھے
کبھی کوئی بات اونسے جھوٹی صادر نہیں ہوئی اسلیے صدیق ٹھہرے پیدایش آپ کی مکہ مکرمہ
میں دو سال چار ماہ کچھ دن بعد قصہ فیل کے ہوئی رسول اللہ سے دو برس چار ماہ کچھ دن
چھوٹے تھے جب اسلام لائے عمر آپ کی سینتیس سال کی تھی یا اڑتیس کی اور بعد اسلام
لانے کے چھبیس برس زندہ رہے مردوں میں سب سے پہلے آپ ہی مسلمان ہوے

علیہ وآلہ وسلم نے خاص کیا ابوبکرؓ کو واسطے اپنی رفاقت کے اور یقینی جان لیا کہ ابوبکرؓ
میرا دوست سچا ہی ہرگز رفاقت مین قصور نکریگا اور ایسا ہی وقوع مین آیا ظاہر ہی کہ ادنی
درجہ کا آدمی جسکو کچھ بھی عقل ہوتی ہی اپنے دوست دشمن کو پہچانتا ہی اور ایسے وقت
مین سوائے رفیق شفیق کے دوسرے کو محرم راز نہین بناتا ہی کیا گمان کرتے ہو تم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل کو کہ کل سو حصہ عقل کے روز ازل مین ہوئے ایک حصہ تمام
بنی آدم کو اور ننانوے حصے حضرت کو ملے **مرتبۂ دوم** تمام صحابہؓ مدینہ کو ہجرت کر گئے
مگر ابوبکرؓ کو حضرت نے نہ جانے دیا اور رکھ لیا واسطے اپنے خیر خواہی کے اور اس فضیلت مین
حضرت علیؓ بھی شریک ہین **مرتبہ سوم** حضرت نے اپنی جان کے ساتھ انکو شریک
کیا یعنی فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا غم نہ کھا اللہ ہمارے ساتھ ہی **مرتبہ چہارم**
حضرتؐ نے فرمایا غم نہ کھا یہ نہی مطلق ہی دوام کو معلوم ہوا کہ صدیق اکبرؓ کو حضرت
نے بےغم کردیا ہمیشہ کے لیے یعنی دنیا اور آخرت مین اور ترجمہ اس آیت کا فَاَنْزَلَ اللّٰہُ
سَکِیْنَتَہٗ عَلَیْہِ صاحب تفسیر کبیر نے یہ لکھا ہی کہ اوتاری اللہ تعالی نے اپنی تسکین
ابوبکرؓ پر اور وجہ اسکی یہ لکھی کہ غم اور صدمہ حضرت کی جان کا صدیقؓ کو تھا نہ حضرت کو
صدیق کا بدین وجہ کہ حضرتؐ کا قلب تو مطمئن تھا اسواسطے کہ وعدۂ الہی فتح کا تھا
اسلیے راجع کرنا ضمیر علیہ کا صدیقؓ کی طرف چاہیے اور اونکا ذکر بھی اوپر کی آیت مین تصریح
اسکے ہی دوسری وجہ یہ لکھی ہی کہ اگر حضرتؐ کو خود خوف ہوتا تو خوف والا خوف والے کو کیا
تسلی دیگا ختم ہوا کلام صاحب تفسیر کبیر کا مروی ہی کہ جب ابوبکرؓ حضرتؐ کے ہمراہ غار کی طرف توجہ
ہوئے تو کبھی آگے اور کبھی پیچھے اور کبھی داہنے اور کبھی بائین حضرتؐ کے چلتے تھے آپ نے
فرمایا تم یہ کیا کرتے ہو عرض کیا مین جاسوسون کے خیال سے آگے چلتا ہون اور خوف طلب سے
پیچھے ہو جاتا ہون اور حفظ طریق کے لیے یمین و شمال چلتا ہون فرمایا لَا بَأْسَ عَلَیْکَ
یَا اَبَابَکْرٍ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی نہین ڈر ہی اوپر تیرے ای ابوبکرؓ اللہ ہمارے ساتھ ہی پھر

غار میں جانا ابوبکر صدیقؓ کا

جب درِ غار پر پہونچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاہا کہ اندر اوسکے داخل ہون ابوبکرؓ
نے عرض کیا آپکو قسم ہے اوس خدا کی جسنے نبی برحق آپکو کیا ہے کہ اس غار مین ابھی نجائیے پہلے
مین جاکر دیکھ لون پھر غار مین گھسکر تاریکی شب مین اپنے ہاتھ سے غار کو صاف کیا اس
ڈر سے کہ مبادا کوئی شئے حضرتؐ کو ایذا دے اوس غار مین چند سوراخ نظر پڑے اپنا کپڑا
پھاڑکر سوراخون کو بند کیا مگر ایک سوراخ باقی رہگیا اور کپڑا ختم ہوگیا تصور کیا کہ اسکو اپنی ایڑی
سے بند کرونگا بعدہ باہر آکر آپ کو لے گئے حضرتؐ کو اوسوقت نیند کا غلبہ ہوا صدیقؓ کے زانو پر سر
رکھکر آرام فرمایا اور صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنی ایڑی اوس سوراخ پر جمائی اور اوسکو اپنے
عقب سے بند کیا اوسکے اندر کے سانپ کاٹنے لگے جسکی تکلیف سے آپ کے آنسو نکل پڑے لیکن
کمالِ ہمدردی کی اور حضرتؐ کو نہ جگایا یہانتک کہ آپ کے آنسو حضرتؐ کے چہرہ مبارک پر گرے فرمایا
کیا ہے عرض کیا مجھے سانپ نے کاٹا ہے حضرتؐ نے مقام زخم پر لعاب دہن مبارک لگا دیا فوراً
اثر زہر جاتا رہا وقت صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس پارچہ کی کیفیت دریافت فرمائی
ابوبکرؓ نے عرض کی کہ سوراخون کو بند کیا ہے آپ نے ایسی شفقت ابوبکرؓ کی ملاحظہ فرماکر آپ نے
دعا کی اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ اَبَابَكْرٍ مَعِيَ فِي دَرَجَتِي فِي الْجَنَّةِ یعنی ای اللہ ابوبکرؓ کو میرے ساتھ میرے
درجے مین درمیان جنت کے کر دے جناب باری سے ندا ہوئی کہ تمھاری دعا مستجاب ہے
مروی ہے کہ جسوقت صدیق رضی اللہ عنہ نے قافہ کو مع چند جوانان قریش مسلح کے درِ غار پر
دیکھا سخت غمگین ہوئے اور عرض کیا اگر مین مارا گیا تو مین ایک آدمی ہون اور اگر آپ ای رسول خدا
مارے گئے تو امت ہلاک ہوجائیگی آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا غم نکر ہمارے ساتھ
اللہ ہے پس اللہ نے اونپر تسکین اوتاری مراد سکینہ سے وہ امن ہے جس سے دل ساکن ہوجاے
مدارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ رسول اللہ اور صدیقؓ تین رات غار مین رہے اور عبداللہ بن ابی بکرؓ
تمام دن قریش کے ساتھ رہتے اور اونکے تمام مکر وحیلہ کی خبرات کو غار مین جاکر دیتے اور
کھانا لیجاتے اور وہین رات بسر کرتے عامر بن فہیرہ غلام ابوبکرؓ کا جو بکریان چرایا کرتا تھا رات کو

دودھ بکریونکا حضرتؐ کے واسطے غار مین پہونچایا کرتا تیسرے دن عبد اللہ بن اریقط بوقت
شب حسب وعدہ دو اونٹنیان لیکر در غار پر حاضر ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس اونٹنی پر
جسکا نام جذعا تھا سوار ہوے اور پیچھے صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کو بٹھایا اور دوسری
اونٹنی پر عبد اللہ اور عامر کو بٹھایا اور جانب مدینہ روانہ ہوے ایک رات دن برابر چلے دوسرے
دن وقت تمازت آفتاب ایک مقام پر آپ ٹھہرے حضرت صدیقؓ نے ایک درخت سایہ دار
کے نیچے زمین کو صاف کر کے اپنا پوستین بچھادیا حضرتؐ نے اوسپر استراحت فرمائی وہان
ایک شخص بکریان چراتا ہوا نظر پڑا حضرت صدیقؓ نے ایک پیالہ دودھ کا اوس سے لیا اور تھوڑا
پانی ملاکر ٹھنڈا کیا جب رسول اللہ بیدار ہوے آپکو پلادیا بعد ازان وہان سے کوچ کیا اور
تیسری منزل مین ام معبد کے گھر اوترے وہ ایک عورت ضعیفہ مسافر نواز تھین حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس سے گوشت اور کھجور اور دودھ طلب فرمایا اونھون نے
عرض کیا کہ امسال بسبب قحط کے ہمارا حال بہت ابتر ہی ورنہ آپکی مہمانی ضرور کرتے حضرت
نے اونکے یہان ایک بکری دیکھی نہایت لاغر فرمایا ای ام معبد یہ بکری کیسی ہی عرض کیا
کہ بسبب لاغری کے دوسری بکریون کے ساتھ جنگل کو نہ جاسکی فرمایا دودھ دیتی ہی عرض
کیا دودھ کا نام بھی نہین ہی فرمایا اگر تو اذن دے تو مین اوسکو دوہون عرض کیا میرے
مان باپ آپ پر قربان ہون اگر دودھ ہو شوق سے دوہ لیجیے حضرتؐ نے اپنا دست
مبارک اوسکے تھنون پر رکھا اور دعا مانگی ای اللہ برکت دے ام معبد کو اوسکی بکری مین
معًا اسقدر دودھ ہوا کہ بکری کی ٹانگین دودھ کے زور سے کانپنے لگین پھر ام معبد سے
ایک ٹھلیا لیکر دودھ دوہا وہ بھر گئی اول آپ نے اوس گھر والون کو پلایا پھر حضرت صدیقؓ
کو اور اونکے غلام اور نوکر کو پھر خود نوش فرمایا پھر دوسری بار دوہا اور سب نے پیا اور گھر کے
سب برتن اوس دودھ سے پر ہو گئے لکھا ہی کہ وہ بکری اٹھارہ برس زندہ رہی اور حضرت
عمرؓ کے زمانہ مین جب قحط شدید ہوا اور کہین نام کو دودھ نہ ملتا تھا تو صبح وشام اوس

بکر پیا و وہ لوگ پیا کرتے تھے پھر آپ نے وہان سے بھی کوچ فرمایا بعد آپ کی تشریف لیجانیکے
ام معبد کے خاوند گھر مین آئے اور یہ خیر و برکت دیکھکر حیران ہوئے ام معبد نے سارا قصہ بیان
کیا اونھون نے کہا معلوم ہوا کہ وہی سردار قریش تھے جنکے قریش دشمن ہین فی الفور دونون
میان بی بی نے مدینہ کو ہجرت کی اور آکر مسلمان ہو گئے چونکہ ہمکو اس جگہ بیان کرنا صرف
فضائل ابوبکر رضی اللہ عنہ مقصود ہے بدینوجہ قصہ ہجرت کو اختصار کیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْأُنْثَى إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى ترجمہ
قسم ہے رات کی جب اندھیری ہو جاوے اور دن کی جب روشن ہو اور اوس ذات کی قسم جسنے پیدا
کیا مرد کو اور عورت کو تحقیق کوشش تمہاری البتہ مختلف ہے **ف** بعض مفسرینؒ نے فرمایا ہے
کہ یہ آیت حق مین ابوبکر صدیقؓ اور ابوسفیان بن حرب کے اوتری ہے اور امام رازیؒ نے فرمایا یہ سورت
ابوبکر صدیقؓ اور امیہ بن خلف کے حال مین نازل ہوئی آپ کی سخاوت اور اوسکے بخل کا
ذکر فرمایا ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى وَمَا لِأَحَدٍ
عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى ترجمہ اور البتہ بچایا
جاویگا نار جہنم سے بڑا متقی جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہونے کو اور کسی شخص کا اوسکے اوپر کچھ
احسان نہین ہے کہ بدلا دیا جاویگا مگر واسطے طلب رضامندی پروردگار بلند اپنے کے
اور البتہ جلد راضی ہو جاویگا وہ **ف** امام بغویؒ نے فرمایا یہ آیت آخر سورۃ تک حق مین
ابوبکرؓ کے ہے بالاتفاق ابن جوزیؒ نے فرمایا اجماع ہوا ہے کہ یہ آیت حق مین صدیق اکبرؓ کے اوتری
ہے حضرت صدیقؓ نے بہت کچھ درہم و دینار صرف رضائے رب کریم کے لیے صرف کیے کسی
شخص کا کچھ احسان اونپر نہ تھا جسکے بدلے کی احتیاج اونکو ہوتی بلکہ اونھین کا فضل و احسان
سارے سادات اور اشراف قبائل پر تھا اسیوجہ سے عروہ بن مسعود سردار ثقیف نے
بروز صلح حدیبیہ آپ سے کہا أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا يَدٌ لَكَ عِنْدِي لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لَأَجَبْتُكَ
خدا کی قسم ہے کہ اگر تمہارا احسان مجھپر ہوتا جسکا مین نے بدلا نہین دیا ہے تو مین تمہاری بات کا

جواب دیتا حالانکہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عروہ سے گفتگوی سخت کی تھی آپس جبکہ ابو بکر
صدیق رضہ کا برتاؤ سرداران عرب کے ساتھ ایسا تھا تو پھر اورون کے ساتھ کا کیا ذکر ہی لہذا اللہ تعالیٰ
نے فرمایا وَلَسَوْفَ يَرْضَى کہ ابو بکر کی نیکیونکا ہم ایسا بدلا دینگے کہ وہ ہمسے راضی ہو جاویگا سبحان اللہ
کیا مرتبہ ہی آپکا رب العزت کے نزدیک **حدیث** أَبُو هُرَيْرَةَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللهِ
دَعَاهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ كُلُّ خَزَنَةِ بَابٍ تَقُولُ أَيْ فُلُ هَلُمَّ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ
يَا رَسُولَ اللهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ
تَكُونَ مِنْهُمْ صحیحین مین ابوہریرہ سے منقول ہی کہ حضرت نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ
مین کوئی جوڑا کسی چیز کا دیا الابدلا اوسکا بروز قیامت یہ ہی کہ بلاوینگے اوسکو جنت کے چوکیدار
سب چوکیدار اوسکے کہینگے ای فلان شخص ادھر آ ابو بکرؓ نے عرض کیا ای رسول خدا اس شخص کو
تو کسیطرحکا نقصان نہین ہی فرمایا کہ البتہ مجکو امید ہی کہ تو اونھین لوگون مین ہی جو کہ سب ابواب
جنت سے پکارے جائینگے ہر در کا خازن کہیگا کہ ادھر آؤ ادھر آؤ ف باغ مین گل کھلے
جاتے ہین کہ وہ آتے ہین ہوا و نگلیان سر اوٹھاتے ہین کہ وہ آتے ہین ۔ اور یہ آیہ کریمہ
أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوا رَحْمَةَ رَبِّهِ
قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ ۝
ترجمہ کیا جو شخص کہ بندگی مین مصروف ہی رات کے وقت سجدے کرتا ہی اور قیام کرتا ہی
ڈرتا ہی آخرت سے اور امید رکھتا ہی رحمت پروردگار اپنے کی تو کہہ کیا برابر ہین سمجھ والے اور
بے سمجھ وہی سوچتے ہین جنکو عقل ہی عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت ابو بکر
صدیق کی شان مین نازل ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہین ابو بکر کبھی اپنی قسم نہ توڑتے
تھے یہانتک کہ آیہ کفارہ یمین نازل ہوئی اور آپ کے حق مین فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالَّذِي
جَاءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ بِهِ أُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ ترجمہ اور وہ شخص کہ آیا ساتھ حق کے
اور تصدیق کی ساتھ اوسکے وہی لوگ پرہیزگار ہین **ف** حق بات لانے والے رسول اللہ

اور تصدیق کرنے والے سب سے اول حضرت ابوبکرؓ ہیں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ
ترجمہ اور مشورت کر اونسے کام میں ابن عباسؓ نے فرمایا کہ یہ آیت حق میں ابوبکرؓ و عمرؓ کے اوتری
ہے حضرتؐ نے ابوبکرؓ و عمرؓ سے فرمایا اگر مجتمع ہوگئے تم دونو کسی مشورہ پر تو میں مخالفت نکرونگا
تمھاری روایت کیا اس حدیث کو امام احمد نے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلِمَنْ خَافَ
مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ ترجمہ اور واسطے اوس شخص کے کہ ڈرا کھڑے ہونے سے سامنے رب
اپنے کے دو باغ ہیں شوذبؒ نے کہا ہے یہ آیت حق میں ابوبکر صدیقؓ کے نازل ہوئی ہے
اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا یہ آیت دربارہ
ابوبکرؓ و عمرؓ نازل ہوئی ہے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا مَنْ يَرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ
دِينِهِ فَسَوْفَ يَأْتِي اللَّهُ بِقَوْمٍ يُحِبُّهُمْ وَيُحِبُّونَهُ ترجمہ اے ایمان والو جو شخص پھر
جاویگا تم میں کا اپنے دین سے پس شتاب لاویگا اللہ اوس قوم کو کہ دوست رکھتا ہے
اونکو اور دوست رکھتے ہیں وہ اللہ کو حسن بصری نے فرمایا هُوَ وَاللَّهِ أَبُو بَكْرٍ وَأَصْحَابُهُ لَمَّا
ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ جَاهَدَهُمْ أَبُو بَكْرٍ وَأَصْحَابُهُ حَتَّى رَدَّهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ یعنی وہ
قوم جسکی صفت کی اللہ تعالیٰ نے قسم ہے اللہ کی وہ ابوبکرؓ ہیں اور اصحاب اونکے جسوقت
عرب مرتد ہوگئے جہاد کیا اونپر ابوبکرؓ اور اونکے اصحاب نے یہانتک کہ اونکو اسلام
کیطرف پھیر لائے تفسیر فتح البیان میں ہے مراد اوس قوم سے جنکے لانیکا وعدہ اللہ تعالیٰ نے
کیا تھا ابوبکرؓ ہیں مع جیش صحابہ و تابعین کے جنکو وہ اپنے ہمراہ لیکر اہل ردت سے لڑے
پھر وہ لوگ ہیں جو بعد اونکے آئے اور جمیع ازمنہ میں مرتدین سے لڑے بعض صحابہؓ نے
فرمایا ہے بعد انبیا کے کوئی افضل تر ابوبکرؓ سے پیدا نہوا قتال اہل ردت میں قائم مقام ایک
نبی کے انبیا میں سے جسوقت ابوبکرؓ نے مرتدین سے لڑنے کا ارادہ کیا تو بعض صحابہ کو مکروہ
معلوم ہوا بعض نے کہا وہ اہل قبلہ ہیں ابوبکرؓ نے اپنی تلوار لی اور اکیلے نکلے آخر لوگون سے
کچھہ نہ بنا بجز اسکے کہ اونکے ہمراہ ہو جاویں اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ

وَمَلَائِكَتُهٗ ترجمہ وہی ہے جو رحمت بھیجتا ہے تمپر اور اوسکے فرشتے مجاہدؒ نے کہا یہ آیت حق میں
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے آیت وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ترجمہ اور وصیت
کی ہمنے انسان کو ساتھ والدین اوسکے کے احسان کی ابن عباسؓ نے فرمایا نزول اس
آیت کا ابوبکرؓ کے حق میں ہے اور فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ الخ ترجمہ اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اوسکی مدد کی ہے اللہ نے
جس وقت نکالا اوسکو کافرون نے دوجان سے ابن عیینہؒ سے مروی ہے اللہ تعالیٰ نے
سب مسلمانون پر عتاب کیا دربارہ رسول خدا مگر ابوبکرؓ کہ اس عتاب سے خارج رہے

فصل سوم

اون احادیث میں جو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مناقب
مین ہین امام بخاریؒ اور مسلمؒ نے جبیرؓ بن مطعم سے روایت کیا ہے کہ ایک عورت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی جب وہ رخصت ہونے لگی آپ نے فرمایا کہ پھر بھی
میرے پاس آنا اوسنے عرض کیا اگر مین آؤن اور آپکو نہ پاؤن گویا وہ کہتی تھی کہ شاید آپکا
انتقال ہوجاوے فرمایا اگر تو مجکو نہ پائے تو ابوبکرؓ کے پاس آنا حدیث انس رضی اللہ
کہتے ہین مجکو بنو مصطلق نے پاس حضرتؐ کے بھیجا یہ دریافت کرنے کو کہ ہم بعد آپ کے
کسکو صدقہ دین مین نے آکر پوچھا فرمایا کہ ابوبکرؓ کے پاس صدقہ بھیجنا حدیث
ابن عباسؓ کہتے ہین ایک عورت پاس حضرتؐ کے آئی کچھ مانگتی تھی فرمایا پھر آنا اوسنے کہا اگر مین آؤن اور
آپکو نہ پاؤن اشارہ موت کا کرتی تھی فرمایا اگر تو آئے اور مجکو نہ پاوے تو پاس ابوبکرؓ کے جانا کہ بعد میرے وہی
خلیفہ ہے حدیث حضرت عائشہؓ فرماتی ہین کہ حضرتؐ نے مرض موت مین فرمایا ابوبکرؓ اور اپنے بھائی کو
بلا کہ مین ایک کتاب لکھدون مجھے ڈر ہے کہ کہین کوئی تمنی تمنا کرے اور کوئی قائل کہے کہ مین اولیٰ تر ہون
اور اللہ اور مومنین نمانین مگر ابوبکرؓ کو ف یہ حدیث اور احادیث مذکورہ بالا دلیل
خلافت ابوبکر صدیقؓ پر بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور نیز اس
حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ حضرتؐ کو صدیق اکبرؓ کی خلافت بدل منظور تھی

اور چاہا کہ اپنے روبرو اونکو خلیفہ کر جاوین اور خلافت نامہ اونکو لکھدین لیکن تقدیر اور اجماع پر کفایت
کی یعنی حضرتؐ کو معلوم تھا کہ سواے ابی بکرؓ کے کیسیکی خلافت اللہ تعالی کو منظور نہین اور اجماع بھی سواے
صدیقؓ کے کسی پر نہ واقع ہوگا تو اسی سبب سے اونکو اپنا ولیعہد کرنا حضرتؐ نے ضرور نہ جانا اس
حدیث سے نہایت بڑی فضیلت صدیق اکبرؓ کی اور خلافت کی حقیقت ثابت ہوئی اور یہ حدیث
ایک معجزہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ آیندہ کی خبر جیسی آپ نے دی تھی ویسی ہی ہوئی یعنی حضرت ابو بکر
صدیقؓ کی خلافت کو بالہام غیبی تمام صحابہ و مومنین نے بالاجماع پسند و منظور کیا اور کسی نے مطلق انکار نہین کیا **حدیث** ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفع ندیا مجکو کسیکے مال نے جتنا نفع دیا
ابو بکرؓ کے مال نے ابو بکرؓ نے رو کر عرض کیا نہین مین اور مال میرا مگر واسطے آپ کے یا رسول اللہ روایت کیا اس
حدیث کو امام احمد نے ع از جان چہ عزیز ست بگو آن بتو بخشم **حدیث** فرمایا آپ نے کسیکا
مجپر احسان نہین لیکن مین نے اوسکا بدلا کر دیا مگر ابو بکرؓ کہ اونکا احسان مجپر ہے اوسکا بدلا اللہ
دن قیامت کے کریگا روایت کیا اس حدیث کو امام ترمذی نے **حدیث** حضرت عائشہؓ اور عروہؓ
بن زبیرؓ فرماتے ہین جس دن ابو بکرؓ اسلام لائے اونکے پاس چالیس ہزار دینار یا درہم تھے سب حضرتؐ پر
نثار کر دیے اس حدیث کو ابن عساکرؒ نے بیان کیا **حدیث** ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا مین ابو قحافہ
اپنے والد کو حضرتؐ کے پاس لایا آپ نے فرمایا تو نے شیخ کو چھوڑا ہوتا کہ مین خود پاس اوسکے آتا عرض
کیا وہ احق ہے کہ پاس آپ کے آئے فرمایا اِنَّا نَحْفَظُہٗ لِاَیَادِیْ اِبْنِہٖ عِنْدَنَا یعنی ہمکو انکا حفظ
رتبہ چاہیے اسلیے کہ انکے فرزند یعنی ابو بکرؓ کے احسانات ہمپر ہین اس حدیث کو بزار نے روایت
کیا **حدیث** اِنَّ اللہَ بَعَثَنِیْ اِلَیْکُمْ فَقُلْتُمْ کَذَبْتَ وَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ صَدَقَ وَوَاسَانِیْ بِنَفْسِہٖ
وَمَالِہٖ فَھَلْ اَنْتُمْ تَارِکُوْ لِیْ صَاحِبِیْ **ترجمہ** حضرتؐ نے فرمایا کہ بیشک مجکو اللہ نے تمہاری طرف
بھیجا پیغمبر کر کے سو اول تمنے کہا کہ تو جھوٹا ہے اور ابو بکرؓ نے کہا کہ سچا ہے اور اونے میرے ساتھ اپنی
جان اور مال سے سلوک کیا سو کیا تم لوگ میرے ساتھی کو میری خاطر سے چھوڑو گے یعنی
کسیطرح کا اوسکو رنج نہ پہونچاؤ **ف** بخاری مین ابو درداؓ سے روایت ہے کہ ایکبار ابو بکرؓ

صدیق اور عمر فاروق مین کچھ رنج آگیا صدیق اکبر حضرت کے پاس حاضر ہوے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ
میرے اور عمر کے درمیان کچھ گفتگو ہوگئی ہی مین اوپر غصے ہوا پھر شرمندہ ہوا اور قصور معاف کرایا
لیکن اونھون نے معاف نہ کیا لہذا مین آپ کی خدمت مین حاضر ہوا ہون حضرت نے فرمایا کہ خدا
معاف کریگا اور تجکو بخشیگا پھر عمر بھی اس گفتگو سے پچتا کر صدیق اکبر کے گھر گئے اور معافی
چاہی وہان سنا کہ وہ حضرت کے پاس گئے ہین جب عمر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے تو
آپ کے روے مبارک پر غصہ نمود ہوا صدیق اکبر ڈرے اور گھٹنون کے بل عاجزی سے کھڑے ہو کر
عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ عمر کا کچھ قصور نہین زیادتی میری ہی طرف سے ہوئی ہی تب
حضرت نے یہ حدیث فرمائی پھر اوس دن سے صدیق اکبر کا دوسرے اصحاب بہت خیال رکھنے
لگے کسی نے اونکو رنج نہین دیا اس حدیث سے بڑی فضیلت صدیق اکبر کی ثابت ہوئی اور
حضرت کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ مردون مین پہلے وہی ایمان لائے اور اپنی جان و مال سے
حضرت پر فدا ہے سو جسنے صدیق اکبر سے عداوت رکھی اوسنے مقرر حضرت کو رنج دیا **حدیث**
اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَيَّ فِيْ صُحْبَتِهٖ وَمَالِهٖ اَبَا بَكْرٍ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيْلًا غَيْرَ رَبِّيْ لَاتَّخَذْتُ
اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا وَلٰكِنْ اُخُوَّةُ الْاِسْلَامِ وَمَوَدَّتُهٗ لَا يَبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ اِلَّا سُدَّ اِلَّا بَابُ
اَبِيْ بَكْرٍ ترجمہ حضرت نے فرمایا کہ مقرر سب آدمیون مین سے مجپر بڑا احسان کرنیوالا اسناتھ دینے مین اور اپنے مال
کے خرچ کرنے مین ابوبکر ہی اور اگر مین اپنے رب کے سواے کسی اور کو دوست جانی ٹھہراتا تو ابوبکر ہی کو بناتا
لیکن اسلام کی برادری اور محبت ہمارے اوسکے درمیان مین ہی مسجد کی طرف سے سب کے دروازے بند کر دیے جاوین
مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا ہے **ف** یہ حدیث بخاری اور مسلم مین ابوسعید کی روایت سے ہی مسجد کے صحن سے ملے ہوے
صحابہ کے دروازے تھے سو حضرت نے وفات کے قریب سب کے دروازے بند کروا دیے مگر ابوبکر کا دروازہ کھلا رکھا
اس حدیث سے جناب ابی بکر صدیق کی سب اصحاب پر فضیلت اور خلافت ثابت ہی **حدیث** لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ
اُرْسِلَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّابْنِهٖ وَاَعْهَدَ اَنْ يَّقُوْلَ الْقَائِلُوْنَ اَوْ يَتَمَنَّى الْمُتَمَنُّوْنَ ثُمَّ قُلْتُ يَاْبَى اللّٰهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُوْنَ اَوْ يَدْفَعُ
اللّٰهُ وَيَاْبَى الْمُؤْمِنُوْنَ ترجمہ حضرت نے فرمایا کہ البتہ مین نے ارادہ کیا کہ کسیکو ابی بکر اور اوسکے بیٹے عبدالرحمن

پاس بھیجوں اورا دسکو اپنا خلیفہ اور ولیعہد کروں مبادا کہ کہنے والے کوئی اور بات کہیں یا آرزو کرنے والے خلافت کی آرزو کریں پھر میں نے خیال کیا کہ ابی بکرؓ کے سوا ے خدا کسیکی خلافت نمانیگا اور مومنین بھی دفع کرینگے یا یوں فرمایا کہ دفع کریگا خدا اور نمانینگے مومنین **ف** روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری نے حضرت عائشہؓ سے اور اسی مضمون کی حدیث امام مسلم کی روایت سے اوپر گذر چکی ان دونو حدیثوں سے فضیلت اور خلافت حضرت ابو بکر صدیقؓ کی ثابت ہی **حدیث** علی رسلك فاني ارجوا ان يؤذن لي قاله لابي بكر قبل الهجرة **ترجمہ** حضرت نے فرمایا کہ جلدی نکر ٹھہر جا اسواسطے کہ میں امید رکھتا ہوں کہ مجکو بھی ہجرت کی اجازت ہوا چاہتی ہی یہ حضرت نے ابی بکر صدیقؓ سے ہجرت کے قبل فرمایا تھا **ف** روایت کیا اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب اصحاب مدینے کو ہجرت کر گئے صدیق اکبرؓ نے بھی اجازت مانگی تب حضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی اوسوقت سے صدیق اکبرؓ آپکی ہمراہی کے منتظر رہے جب حضرت کو جناب باری سے اجازت ہوئی تو آپ کے ہمراہ مدینہ منورہ میں آئے اس حدیث سے نہایت فضیلت صدیق اکبرؓ کی ثابت ہوئی کہ حضرتؐ نے اپنی رفاقت کیواسطے سوا ے آپکے دوسرے کو نہیں پسند کیا **حدیث** بخاری اور مسلم عمرو بن العاصؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھیجا مجکو طرف لشکر ذات السلاسل کے پھر جب میں آپ پاس آیا تو عرض کی میں نے کون آدمی آپکو بہت محبوب ہی فرمایا عائشہؓ عرض کی مردوں میں سے فرمایا باپ اوسکا عرض کی بعد انکو کون ہی پھر فرمایا عمرؓ **حدیث** امام بخاری نے روایت کی محمد بن حنفیہ سے کہ پوچھا میں نے اپنے باپ حضرت علیؓ سے کہ کونسا آدمی بہتر ہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمایا ابو بکرؓ میں نے کہا پھر کون فرمایا عمرؓ پھر ڈرا میں کہ آپ کہدینگے عمرؓ کے بعد عثمانؓ بہتر ہیں تو کہا میں نے بعد عمرؓ کے آپ بہتر ہیں فرمایا میں تو ایک مرد مسلمان ہوں **حدیث** ابن عباس رضی اللہ عنہ نے رفعًا کہا ہی کہ میرے نزدیک کوئی ابو بکر رضی اللہ تعالے عنہ سے اعظم تر نہیں ہی اوسنے اپنی جان اور مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی مجکو بیاہ دی **حدیث** رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس جبرئیلؑ آئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجکو وہ دروازہ جنت کا دکھلایا جس سے میری امت داخل ہوگی ابوبکرؓ نے عرض کیا ای رسول خدا مین چاہتا ہون کہ مین بھی آپ کے ہمراہ ہوتا یہانتک کہ نظر کرتا فرمایا ای ابوبکرؓ تو سب سے اول داخل جنت ہوگا میری اُمت مین سے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے **حدیث** ابوالدرداؓ کہتے ہین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو دیکھا کہ مین آگے ابوبکرؓ کے چلا جاتا تھا مجسے فرمایا ای ابوالدرداؓ کیا تو آگے ایسے شخص کے چلتا ہی جو تجسے بہتر ہی دنیا و آخرت مین نہین نکلا سورج اور نہین طلوع ہوا بعد نبیینؑ و مرسلینؑ کے افضل تر پر ابوبکر سے **حدیث** حضرت علیؑ بن ابی طالب نے فرمایا کہ وفات نکی حضرت نے یہانتک کہ جان دیا ہمنے کہ افضل ہم مین بعد رسول خدا کے ابوبکرؓ ہین اور نہین وفات کی حضرت نے یہانتک کہ جان لیا ہمنے کہ افضل ہم مین بعد ابوبکرؓ عمرؓ ہین اور دوسرا طریق اسی حدیث کا ابن ماجہ مین یون ہی کہ ہم پاس حضرتؐ کے تھے اتنے مین ابوبکر و عمرؓ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای علی هٰذَانِ سَیِّدَا کُهُوْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ وَلَا تُخْبِرْهُمَا یَا عَلِیُّ یعنی یہ دو سردار ہین بوڑھون جنت کے اگلون اور پچھلون سے سوائے انبیا اور مرسلین کے اور نہ خبردے اون دونون کو ای علیؑ مین نے اونکو خبر نکی یہانتک کہ وہ انتقال کر گئے **حدیث** ابن عباسؓ نے روایت کی کہ حضرتؐ نے فرمایا ابوبکرؓ میرا صاحب اور مونس ہی غار مین اور ابن عمرؓ کی روایت کے الفاظ یہ ہین کہ حضرتؐ نے ابوبکرؓ سے فرمایا تو میرا صاحب ہی حوض پر اور میرا صاحب ہی غار مین یہ حدیث ترمذی مین ہی **حدیث** عامر بن عبداللہ بن الزبیر کہتے ہین جب یہ آیت اوتری وَلَوْ اَنَّا کَتَبْنَا عَلَیْهِمْ اَنِ اقْتُلُوْا اَنْفُسَکُمْ اَوِ اخْرُجُوْا مِنْ دِیَارِکُمْ مَا فَعَلُوْهُ اِلَّا قَلِیْلٌ مِّنْهُمْ ترجمہ اور اگر ہم انپر حکم کرتے کہ ہلاک کرو اپنی جانون کو یا نکل جاؤ اپنے گھرون سے تو کوئی نکرتا مگر تھوڑے اونمین ابوبکرؓ نے عرض کیا ای رسول اللہ اگر آپ حکم دین تو مین اپنی جان کو قتل کرون آپ نے فرمایا تو سچا ہی

حدیث انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا ابوبکرؓ کی محبت اور شکر واجب ہی میری ساری امت پر **حدیث** حضرت عائشہؓ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں حضرت نے فرمایا ہر شخص کا حساب لیا جاویگا مگر ابوبکر کا اور فرمایا ابوبکر عتیق ہی آسمان میں اور عتیق ہی زمین میں روایت کیا اس حدیث کو دیلمی نے **حدیث** ترمذی نے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ ابوبکرؓ و عمرؓ بمنزلہ میرے سمع و بصر کے ہیں **حدیث** فرمایا آپ نے ابوبکر افضل ہیں اس امت کے اور فرمایا اگر ابوبکر صدیقؓ نہوتے تو اسلام جاتا رہتا اور فرمایا مثال ابوبکرؓ کی مثال شیر کی ہی صفا میں اور فرمایا مثال ابوبکرؓ کے جیسے باران جہاں گرے نفع دے **حدیث** روایت کیا ترمذی نے حضرت عائشہؓ سے کہ فرمایا حضرتؐ نے نہیں لایق کسی قوم کو کہ اونمیں ابوبکرؓ ہوں اور امامت کرے اوس قوم کی دوسرا شخص سوا ابوبکرؓ کے **حدیث** ابوداؤد اور ترمذی میں حضرت عمرؓ سے مروی ہی حضرتؐ نے ہمکو حکم دیا کہ ہم صدقہ کریں پس آپ کا حکم بسبب مال ہونے کے میرے پاس موافق ہوا میں نے خیال کیا آج میں ابوبکرؓ پر سبقت لیجاؤنگا اگر سابق ہونیوالا ہوں اور میں نصف مال پاس حضرتؐ کے لایا فرمایا مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِكَ کیا چھوڑا تو نے اپنے اہل کے لیے میں نے عرض کیا نصف اسکا پھر ابوبکر اپنا سارا مال لے آئے آپ نے فرمایا ای ابوبکر مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِكَ اونھوں نے عرض کیا اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ چھوڑا میں نے واسطے اونکے اللہ اور اوسکے رسول کو اوسوقت میں نے کہا اب میں کسی شی میں ابوبکر پر سبقت نکرسکونگا **حدیث** امام ترمذیؒ نے ابن عمرؓ سے روایت کیا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اول مجھی سے زمین شق ہوگی پھر ابوبکر پھر عمرؓ سے بعد اسکے میں اہل بقیع کے پاس جاؤنگا اونکا حشر بھی میرے ہمراہ ہوگا پھر اہل مکہ کا انتظار کرونگا یہانتک کہ محشور ہونگا میں درمیان اہل حرمین کے اس حدیث سے بزرگی حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ کی بعد حضرتؐ کے ثابت ہوئی **حدیث** رزین نے روایت کیا کہ عمر رضی اللہ

عنہ کے سامنے ابوبکر کا ذکر ہوا عمرؓ نے رو کر فرمایا میں چاہتا ہوں کہ میرے تمام اعمال حسنہ
مثل اعمال ایکدن اور ایک رات اونکے کے ہوتے پھر شب غار کا ذکر کیا اور اوس روز کا
کہ عرب مرتد ہو گئے تھے اور ابوبکرؓ نے جہاد کیا یعنی میرے تمام عمر کے اعمال نیک ابوبکرؓ کی
ایک شب جو ہمراہی رسول میں غار کے اندر گذری اور وہ دن جو بعد وفات آنحضرت کے مرتدین کے
جہاد میں گذرا برابر نہیں ہو سکتے یعنی یہ کام ابوبکر کے اللہ کے نزدیک کمال درجہ
مقبولیت کو پہونچے **حدیث** ابو حاتم وابو نعیم نے روایت کیا کہ سعید بن جبیر کہتے
ہیں میں نے پاس حضرتؐ کے یہ آیت پڑھی یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْۤ اِلٰى
رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً ترجمہ ای جان اطمینان والی رجوع ہو اپنے رب کی طرف تو اوس سے راضی ہو وہ
راضی **ف** وقت قبض ارواح مومنین کاملین یہ کلمات فرشتے کہتے ہیں ابوبکرؓ نے
عرض کیا یا رسول اللہ اِنَّ هٰذَا لَحَسَنٌ ای رسول اللہ کے یہ کیا اچھی بات کہی جاتی
ہی آپ نے فرمایا اَمَا اِنَّ الْمَلَكَ سَیَقُولُهَا لَكَ عِنْدَ الْمَوْتِ ہاں بیشک فرشتہ
کہیگا اس کلمہ کو تجھے تیری موت کے وقت **حدیث** ابن ابی الدنیا سلیمان بن یسار سے
روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرتؐ نے عمدہ خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں اللہ تعالی جب کسی بندے کے ساتھ
ارادہ خیر کا کرتا ہی تو کوئی خصلت منجملہ خصال مذکورہ کے اوسکو دیتا ہی جسکی وجہ سے وہ جنت میں
جاتا ہی ابوبکرؓ نے عرض کیا ای رسول خدا اَفِیَّ شَیْءٌ مِّنْهَا کیا مجھمیں کوئی خصلت اون میں سے
ہی آپ نے فرمایا نَعَمْ جَمْعًا مِّنْ كُلٍّ ہاں سب جمع ہیں **حدیث** حضرت علیؓ نے کہا ہی
اَعْظَمُ النَّاسِ اَجْرًا فِی الْمَصَاحِفِ اَبُوْبَكْرٍ اِنَّ اَبَا بَكْرٍ اَوَّلُ مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ
یعنی تمام آدمیوں میں زیادہ اجر والے جمع کرنے قرآن میں ابوبکر ہیں بیشک ابوبکر اول اوس
شخص کے ہیں جسنے جمع کیا قرآن کو درمیان دو لوحوں کے **حدیث** ابوہریرہؓ کہتے ہیں ایک
آدمی بیل ہانکے لیے جاتا تھا جب تھک گیا تو اوسپر سوار ہوا بیل نے کلام کیا کہ میں اسلیے
نہیں مخلوق ہوا ہوں مجھے تو زمین کی حراثت کے لیے پیدا کیا ہی لوگوں نے کہا سبحان اللہ

ہیں کلام کرتا ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا فَاِنِّیْ اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ پس مین ایمان لاتا ہون ساتھ اوسکے اور ابوبکرؓ وعمر رضی اللہ تعالے عنہما اور یہ دونون صاحب وہان پر نہ تھے اسیطرح ایک آدمی بکریان چرا رہا تھا ناگاہ ایک گرگ نے ایک بکری پکڑلی چرواہے نے اوس سے چھڑالی اوسوقت وہ بھیڑیا گویا ہوا اور کہا یوم السبع یعنی روز قیامت کو کون اسکو چھڑاویگا جبکہ کوئی راعی اسکا سوائے میرے نہوگا لوگون نے کہا سبحان اللہ گرگ کلام کرتا ہی حضرت نے فرمایا اُوْمِنُ بِہٖ اَنَا وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ ایمان لاتا ہون مین ساتھ اسکے اور ابوبکرؓ وعمرؓ اور یہ دونون صاحب وہان نتھے یہ حدیث بخاری اور مسلم مین ہی حدیث علیؓ بن ابی طالب کہتے ہین مین نے حضرت کو بارہا سنا کہ فرماتے تھے کُنْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَفَعَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَانْطَلَقْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَدَخَلْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ یعنی تھا مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور کیا مین نے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ نے آور چلا مین اور ابوبکرؓ اور عمرؓ اور داخل ہوا مین آور ابوبکرؓ اور عمرؓ آور نکلا مین اور ابوبکر اور عمر یہ حدیث متفق علیہ ہی ف سبحان اللہ کسدرجہ کی قربت اور معیت تھی اور اسیکا یہ نتیجہ ہوا کہ بعد انتقال بھی وہی قربت حاصل رہی اور قیامت کو بھی اسیطرح سے حشر ہوگا حدیث ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد مین داخل ہوتے کوئی شخص اپنا سر نہ اوٹھاتا سوا ابوبکرؓ اور عمرؓ کے یہ دونون صاحب حضرت کو دیکھکر مسکراتے اور حضرت انکو دیکھکر حدیث ترمذی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ ایک روز حضرت صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے نکلے اور مسجد مین آئے اور ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی جانب یمین اور جانب یسار تھے اور آپ دونون کے ہاتھ پکڑے ہوسے تھے اور فرمایا هٰکَذَا نُبْعَثُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اسیطرح اوٹھائے جائینگے ہم قیامت کے دن حدیث ترمذی نے ابوسعید خدریؓ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کیواسطے دو وزیر ہین اہل آسمان سے اور دو اہل زمین سے سو میرے دو وزیر اہل آسمان سے جبرئیلؑ و میکائیلؑ ہین اور اہل زمین سے ابوبکرؓ و عمرؓ ہین

حدیث ترمذی نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا کہ حضرتؐ نے فرمایا ایک مرد اہل جنت سے تمھارے پاس آویگا اتنے مین ابوبکرؓ آئے پھر فرمایا کہ ایک مرد اہل جنت سے آئیگا اتنے مین عمرؓ آئے **حدیث** رزین نے روایت کیا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ حضرتؐ کا سر مبارک میری گود مین تھا اور چاندنی رات تھی مین نے عرض کیا ای رسول اللہ کسیکی نیکیان مثل ستارون آسمان کے ہونگی آپ نے فرمایا ہان عمرؓ کی نیکیان اسقدر ہین مین نے عرض کیا کہ ابوبکرؓ کی نیکیان کہان گئین فرمایا اِنَّمَا جَمِیْعُ حَسَنَاتِ عُمَرَ کَحَسَنَۃٍ وَّاحِدَۃٍ مِّنْ حَسَنَاتِ اَبِیْ بَکْرٍ تمام نیکیان عمرؓ کی ابوبکرؓ کی ایک نیکی کے برابر ہین **حدیث** ترمذی نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے رفعًا روایت کیا اِنِّیْ لَآ اَدْرِیْ مَا بَقَائِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِیْ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرَ یعنی مین نہین جانتا ہون کسقدر حیات ہی میری درمیان تمھارے پس پیروی کرنا تم بعد میرے ابوبکرؓ و عمرؓ کی **حدیث** سعید ابن زید سے روایت ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سنا فرماتے تھے اَبُوْبَکْرٍ فِی الْجَنَّۃِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّۃِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّۃِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّۃِ ابوبکرؓ جنتی ہین عمرؓ جنتی ہین عثمانؓ جنتی ہین علیؓ جنتی ہین پھر بقیہ عشرہ مبشرہ کو بھی بشارت فرمائی اس حدیث سے قطعی جنتی ہونا صدیق اکبرؓ کا ثابت ہی ابن کثیرؒ نے فرمایا ہی کہ صدیقؓ تمام صحابہ مین بڑے عالم بڑے قاری بڑے حافظ حدیث تھے دوسرے صحابہ اکثر معاملات مین آپ کی طرف رجوع کرتے تھے اور منجملہ آپ کے خصائص کے یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال تک آپ سے جدا نہوے سفر مین نہ حضر مین مگر اوسوقت کہ حضرتؐ نے آپکو حج یا کسی غزوہ مین بھیجا اور جملہ مشاہد مین حاضر رہے حضرت علیؓ سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین مجھسے اور ابوبکرؓ سے فرمایا تم مین ایک کے ہمراہ جبرئیلؑ اور دوسرے کے ساتھ میکائیلؑ ہین اور مروی ہی علی کرم اللہ وجہہ سے کہ ابوبکر صدیقؓ کی بہت بڑی شجاعت جنگ بدر مین ظاہر ہوئی رسول اللہؐ کے پاس عریش مین تلوار نکالے ہوے کھڑے تھے اور آپ کی محافظت کرتے تھے پھر کہا حضرت علیؓ نے واللہ ایک ساعت ابوبکرؓ کی بہتر ہی ہزار ساعت سے مومن آل فرعون کی یعنی اوس سے مرتبہ مین بدرجہا بڑھے

ہوے ہین وہ ایک مرد تھا اوسنے اپنا ایمان چھپایا تھا یعنی وہ شخص جسکی تعریف اللہ تعالی نے اپنے کلام مجید مین فرمائی ہی مومن تھا مگر فرعون کے خوف سے اپنے ایمان کا اخفا کرتا تھا اور ایک مرد یہ ابوبکرؓ ہین کہ انھون نے اپنا ایمان ظاہر کیا تھا پھر اتنا روے حضرت علیؓ کہ آپکی داڑھی آنسوون سے تر ہو گئی **حدیث** جسوقت عقبہ بن ابی معیط نے اپنی چادر گردن مبارک رسول اللہؐ مین ڈالکر کھینچی اور آپ حالت نماز مین تھے حضرت ابوبکرؓ نے اوسکو دفع کیا اور فرمایا اَتَقْتُلُوْنَ رَجُلًا اَنْ یَّقُوْلَ رَبِّیَ اللّٰہُ وَقَدْ جَآءَکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ مِنْ رَّبِّکُمْ کیا قتل کروگے تم ایسے شخص کو کہ کہتا ہی رب میرا اللہ ہی یعنی رسول اللہؐ کو اور آیا ہی تمہارے پاس دلایل لیکر تمہارے رب کے پاس سے ابن دغنہ نے آپ کے مناقب مین کہا کہ ای ابوبکرؓ تو صلہ رحم کرتا ہی اور وعدہ وفا کرتا ہی اور عمدہ کام تجھسے ظاہر ہوتے ہین اور لوگون کی مشکلات آسان کرتا ہی اور مہمانون کی خدمت کرتا ہی اور اسلام مین بہت سی ثابت قدمیان آپ سے ظاہر ہوئین جیسے ثابت رہنا خبر معراج کی تصدیق پر مقابلہ کفار مین اور ہجرت کرنا ہمراہ حضرتؐ کے اہل و عیال چھوڑکر اور ساتھ رہنا غار اور تمام راہ مین اور تکلم کرنا دن بدر اور جنگ حدیبیہ کے وقت اشتباہ امر کے اور رونا اس حدیث پر اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ یعنی ایک بندے کو اختیار دیا اللہ تعالی نے دنیا مین رہنے کا یا آخرت قبول کرنیکا اس حدیث مین اشارہ ہی انتقال سرور عالمؐ کی طرف اور ثابت قدم رہنا دن وفات آنحضرتؐ کے اور قضیہ بیعت مین اور اہتمام روانگی لشکر اسامہ بن زیدؓ کا اور قتل کرنا مرتدین کا جو بعد وفات آنحضرتؐ دین سے پھر گئے تھے اور خلیفہ کرنا حضرت عمرؓ کو اپنے بعد اور جنگ احد اور حنین مین ثابت قدم رہنا مناقب اور فضائل آپ کے لاتعد ولاتحصی ہین یہ مختصر کتاب گنجایش اونکی نہین رکھتی ہی بدین لحاظ اسیقدر پر کفایت کی اب تھوڑا سا حال آپکی خلافت کا بیان کیا جاتا ہی

فصل چہارم حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے بیان مین

بعد انتقال جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مقام سقیفہ بنی ساعدہ انصار مین جمع ہو انصار اور ایک

گروہ قلیل مہاجرین واسطے مشورہ امر بیعت کے جمع ہوے اور اونکے درمیان اختلاف واقع ہوا پس
اونمین سے اکثر مہاجرین اور اقل انصار ابوبکر صدیقؓ کی بیعت پر مائل ہوے اور اکثر انصار سعد بن عبادہؓ
کی بیعت کے خواہان ہوے اور اس مقدمہ مین درمیان انصار و مہاجرین کے بہت تقریرین ہوئین
یہانتک کہ بعض انصار نے کہا کہ ایک امیر ہم مین سے ہو اور ایک تم مین سے سعدؓ نے فرمایا یہ
پہلا وہم درپیش ہوا ہی پھر ہر شخص اپنی اپنی کہنے لگا اور بہت شور اور غل اوٹھا اس درمیان مین
ایک انصاری نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس قضیہ سے خبردار کیا عمر فاروقؓ معًا ابوبکر صدیقؓ
کے پاس آئے اور اوسوقت آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان مین تھے آپکو اس فتنہ کی
خبر دیکر سقیفۂ بنی ساعدہ مین لے گئے اور ابو عبیدہ بھی مع ایک جماعت کے آپ کے ساتھ روانہ
ہوے ابوبکر صدیقؓ نے اوس جماعت مین داخل ہو کر خطبہ پڑھا اور حمد و ثنا کے بعد مہاجرین کے
فضائل بیان فرمائے اور اون کا افضل عرب ہونا بواسطۂ قرابت قریبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کے اثبات فرمایا اور اس امر کو ظاہر کیا کہ سوائے قریشی کے دوسرا خلیفہ نہین ہوسکتا اور فرمایا ای
انصار تم ہمارے بھائی اور دین کے شریک اور محبوب ترین مردم ہو اللہ تعالی کے امر پر راضی ہو جاؤ
اور اپنے بھائیون کی فضیلت پر حسد نکرو اوسوقت انصار نے آپ سے بھی اختلاف رائے
شروع کیا یہانتک کہ بشیر بن منذر نے کھڑے ہو کر کہا کہ واللہ ہم کسیکی خلافت اپنے اوپر پسند
نہین کرتے ہین ایک امیر ہمارے گروہ مین سے ہم پر ہو اور ایک تم مین سے تم پر صدیق اکبرؓ نے
فرمایا ہرگز ایسا نہین ہوگا خلافت ہمارا ہی حق ہی یعنی قریش کا اور تم لوگ ہمارے وزیر ہو کر
عمرؓ نے فرمایا کہ واللہ دو خلافتین کسیطرح نہین ہوسکتی ہین الغرض درمیان حضرت عمرؓ اور دیگر انصار کے گفتگو نہ
سخت ہونے لگی یہانتک کہ قریب تھا کہ درمیان مہاجرین اور انصار کے مقاتلہ ہو جائے
ابوبکر صدیقؓ نے اس حال کو دیکھکر صحابہ کو حسن تدبیر سے تسکین دی اور فرمایا ای گروہ انصار تمکو
قسم خدائے عز و جل کی کیا بیعت عقبہ مین آنحضرتؐ نے تمسے یہ شرط نہین لی تھی کہ امر خلافت
و حکومت مین اوس شخص کے ساتھ جو حقدار اوسکا ہی جھگڑا نکرنا سبھون نے آپ کے کلام کی

تصدیق کی پھر آپ نے سعد بن عبادہؓ سے فرمایا کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی کہ خلافت کے
والی قریش ہین آونھون نے کہا سچ ہی بعدہ زید بن ثابت انصاریؓ نے بھی آپ کے مثل کلام
کیا اور کہا کہ مہاجرین کے سوا دوسرا خلیفہ نہین ہوسکتا پس اونھین کی بیعت کروا ے انصار
حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا جزاک اللہ خیرا اور یا تھ عمرؓ اور ابو عبیدہ کا پکڑ کر کہا کہ مین ہر ایک کو ان
دونون سے خلافت کے لائق جانتا ہون حضرت عمرؓ نے فرمایا نہین بلکہ مین آپکو اس امر کا احق
سمجھتا ہون اور آپ کے فضائل مخصوصہ بیان کرکے ہاتھ بڑھا کر بیعت کی پھر ابو عبیدہؓ نے
پھر تمام صحابہ موجودین مہاجرین اور انصار نے اوس وقت بیعت کی اور دوسرے روز
بیعت عام بڑے زور شور سے ہوئی بعد ازان آپ نے خطبہ پڑھا اور بعد حمد وثنا کے
فرمایا اَمَّا بَعْدُ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ وُلِّیْتُ اَمْرَكُمْ وَلَسْتُ بِخَیْرِكُمْ وَاِنَّ اَقْوَاكُمْ
عِنْدِی الضَّعِیْفُ حَتّٰی اٰخُذَ لَهٗ بِحَقِّهٖ وَاِنَّ اَضْعَفَكُمْ عِنْدِی الْقَوِیُّ حَتّٰی
اٰخُذَ مِنْهُ اَیُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا اَنَا مُتَّبِعٌ وَلَسْتُ بِمُبْتَدِعٍ فَاِنْ اَحْسَنْتُ فَاَعِیْنُوْنِیْ
وَاِنْ اَسَأْتُ فَقَوِّمُوْنِیْ انتہی ای لوگو مین تمھارا سردار بنایا گیا ہون تمھارے امور مین اور مین
تمسے بہتر نہین ہون اور البتہ بہت قوی تمھارا میرے نزدیک ضعیف ہی اوسوقت تک کہ
دلا دون اوس سے حق دوسرے کا اور بیشک بہت کمزور تمھارا میرے اوپر زور آور ہی یہانتک
کہ پہونچا دون اوسکا حق اوسکو ای لوگو سوائے اسکے نہین کہ مین متبع امر حق کا ہون اور مبتدع
نہین ہون یعنی دین مین نئی بات ایجاد کرنے والا نہین ہون پس اگر کرون مین نیکی تو مدد کرو
میری اور اگر برائی کرون تو قائم کرو مجکو معالم التنزیل مین ہی کہ جب خبر انتقال سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مشہور ہوگئی عامۂ عرب دین سے پھر گئے مگر اہل مکہ ومدینہ وبحرین اور بعض نے زکوٰۃ دینا
بند کردیا تھا اوسوقت حضرت ابوبکرؓ نے ارادہ قتال کیا دیگر اصحاب نے اسکو اچھا نجانا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
عرض کیا کہ آپ کس وجہ سے ان لوگون پر جہاد کیجیے گا حالانکہ حضرتؐ نے فرمایا ہی اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ
النَّاسَ حَتّٰی یَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ

۹ تاریخ الخلفاء میں ہے ۱۲ منہ

مین حکم کیا گیا ہون کہ لوگون سے جہاد کرون یہانتک کہ کہین وہ لا اِلٰہ اِلّا اللہ پس جب وہ قائل
ہوے اس کلمہ کے بچایا اونھون نے مجھسے خون اپنا اور مال اپنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا حضرت صلعم
نے اِلّا بِحَقِّہَا کا لفظ نہین فرمایا ہی یعنی اوسکے حق ادا کرنے کے ساتھ سو منجملہ اس حق کے نماز پڑھنا
اور زکوۃ دینا ہی وَاللہِ لَوْ مَنَعُوْنِیْ عِقَالًا یُؤَدُّوْنَہٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
لَقَاتَلْتُھُمْ عَلٰی مَنْعِہٖ وَلَوْ خَذَلَنِیَ النَّاسُ کُلُّھُمْ لَجَاھَدْتُّھُمْ بِنَفْسِیْ یعنی قسم ہی اللہ کی اگر
نہ دینگے وہ مجکو عقال کہ ادا کرتے تھے طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے البتہ لڑونگا مین
اونسے بسبب نہ دینے اوسکے کے اگرچہ ذلیل کرین مجکو سب آدمی البتہ جہاد کرونگا مین اونسے اپنی
جان سے جب آپ نے یہ فرمایا تمام صحابہ رضی اللہ عنہم متفق الراے آپ کے ہوگئے اور مرتدین پر جہاد کیا
عادت شریف ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تھی کہ جب کوئی مقدمہ آپ کے حضور مین آتا اول قرآن شریف سے
فیصلہ فرماتے اگر اوسمین نہ ملتا تو حدیث شریف سے اور اگر اوسمین بھی پتہ نہ لگتا تو لوگون سے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے دریافت کرتے اگر مقصود حاصل ہوتا تو فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ
جَعَلَ فِیْنَا مَنْ یَّحْفَظُ عَنْ نَّبِیِّنَا سب تعریف اللہ کے واسطے ہی جسنے ہمارے درمیان ایسا شخص
مقرر کیا ہی جو ہمارے نبی کے حالات یاد رکھتا ہی اور اگر مبادا کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
فیصلہ کا بتانے والا نہ تھا تو اہل علم کو جمع کرتے اور مشورہ لیتے اور اتفاق راے پر فیصلہ فرما دیتے اور خلیفہ
ثانی حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کا بھی اسی پر عمل درآمد تھا خلافت آپکی اگرچہ مدت قلیل رہی مگر فتوحات کثیرہ وقوع مین آئے

فصل پنجم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے پند و نصایح کے بیان مین

امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے طبقات مین ملفوظات ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نقل کیے ہین لکھا ہی
کہ جس کسیکو آپ وعظ کرتے فرماتے اے بھائی اگر تو میری وصیت کو یاد رکھے تو لازم ہی کہ کوئی غائب موت سے
زیادہ تجکو محبوب نہو اور تجکو موت ضرور ہی آئیگی اور فرماتے تھے بندے کو جب زینت دنیا سے
کچھ بھی غرور آجاتا ہی تو اللہ تعالی اوسکو دشمن رکھتا ہی یہانتک کہ اوس زینت کو جدا کر دے اور
فرمایا اے گروہ مسلمانون کے شرماؤ اللہ سے جب مین قضاء حاجت کو جاتا ہون تو اپنے رب سے

شرما کر منھ پر کپڑا ڈال لیتا ہون اور روایت کیا حاکم نے معاذ بن جبلؓ سے کہ ابوبکر صدیقؓ ایک باغ مین
تشریف لے گئے وہان ایک دُبسی درخت کے سایہ مین دیکھی آہ سرد کھینچکر فرمایا طُوبیٰ لکَ
یا طَیرُ تاکُلُ مِنَ الشَّجَرِ وَتَستَظِلُّ بِہٖ وَتَصِیرُ اِلیٰ غَیرِ حِسَابٍ یَالَیتَ اَبَابَکرٍ مِثلُکَ ترجمہ
خوشی ہو تجکو ای پرند اس بات کی کہ درختون کے پھلون کو تو کھاتا ہی اور اونکے سایہ مین بیٹھتا ہی
اور بازگشت تیری بلاحساب و کتاب کے ہی ای کاشکے ابوبکر مثل تیرے ہوتا اور فرماتے تھے
لَیتَنِی کُنتُ شَجَرَۃً تُعضَدُ ثُمَّ تُوکَلُ ای کاشکے مین ایک درخت ہوتا کہ کاٹا جاتا ہی پھر
کھایا جاتا ہی اور فرماتے لَوَدِدتُّ اَنِّی شَعرَۃٌ فِی جَنبِ عَبدٍ مُّؤمِنٍ مُّجَاہِدٍ البتہ دوست
رکھتا ہون مین کہ ہوتا مین ایک بال پہلوے مومن مجاہد کا اور اگر کبھی اونٹنی کی باگ آپ کے
ہاتھ سے چھوٹ جاتی تو اوسکو بٹھا کر باگ کو اوٹھاتے لوگ عرض کرتے کہ ہم سے کیون
نہ حکم کیا فرماتے حضرتؐ نے مجکو حکم دیا ہی کہ مین لوگون سے کسی چیز کا سوال نکرون اور
اگر دھوکے سے کوئی چیز شبہہ کی کھا جاتے تو بعد معلوم ہونے کے قی کرتے اور پیٹ سے
اوسکو نکال ڈالتے اور جب کوئی شخص آپ کی مدح کرتا تو فرماتے ای اللہ تو خوب جاننے والا
ہی میرے نفس کی حقیقت کو مجھسے اور مین زیادہ جاننے والا ہون اپنے نفس کو تعریف کرنیوالون
سے ای اللہ کر دے مجکو بہتر اوس چیز سے کہ گمان کرتے ہین لوگ اور بخش دے میری وہ
خطائین جس سے یہ لوگ واقف نہین ہین اور نہ گرفت کر میری ساتھ اوس چیز کے کہ تعریف کیجاتی ہی
اور منبہات ابن حجر عسقلانی مین بھی آپ کے اقوال منقول ہین منجملہ اونکے چند لکھے
جاتے ہین فرمایا مَن دَخَلَ القَبرَ بِلَا زَادٍ فَکَاَنَّمَا رَکِبَ البَحرَ بِلَا سَفِینَۃٍ جو شخص قبر مین
بغیر زاد راہ یعنی اعمال نیک کے داخل ہوا اوسکی مثال اوس شخص کی ہی جو دریا مین بے
کشتی کے چلا اور فرمایا ثَلَاثٌ لَا یُدرَکُ بِثَلٰثٍ اَلغِنیٰ بِالتَّمَنِّی وَالشَّبَابُ بِالخِضَابِ
وَالصِّحَّۃُ بِالاَدوِیَۃِ تین چیزین تین چیزون سے حاصل نہین ہوتین تونگری خواہش
کرنے سے اور جوانی خضاب سے اور شفا دواؤن سے اور فرمایا اَلظُّلُمَاتُ خَمسٌ

وَالسِّرَاجُ لَهَا خَمْسٌ حُبُّ الدُّنْيَا ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهُ التَّقْوٰى وَالذَّنْبُ ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهُ التَّوْبَةُ وَالْقَبْرُ ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهَا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالْاٰخِرَةُ ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهَا الْعَمَلُ الصَّالِحُ وَالصِّرَاطُ ظُلْمَةٌ وَالسِّرَاجُ لَهُ الْيَقِيْنُ پانچ چیزیں تاریکیاں اور روشنی اونکی پانچ چیزوں سے ہے دنیا کی محبت اندھیری ہے روشنی اوسکی پرہیزگاری ہے گناہ کرنا ظلمت ہے نور اوسکا توبہ ہے قبر ایک تاریکی ہے نور اوسکا لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ ہے اور قیامت کا دن اندھیرا ہے اوجالا اوسکا عمل نیک ہے اور پل صراط ظلمت ہے چراغ اوسکا یقین ہے اور فرمایا آپ نے اِنَّ اِبْلِيْسَ قَائِمٌ اَمَامَكَ وَالنَّفْسُ عَنْ يَّمِيْنِكَ وَالْهَوٰى عَنْ يَّسَارِكَ وَالدُّنْيَا عَنْ خَلْفِكَ وَالْاَعْضَاءُ حَوْلَكَ وَالْجَبَّارُ فَوْقَكَ يَعْنِيْ بِالْقُدْرَةِ لَا بِالْمَكَانِ ن فَالْاِبْلِيْسُ لَعَنَهُ اللّٰهُ يَدْعُوْكَ اِلٰى تَرْكِ الدِّيْنِ وَالنَّفْسُ تَدْعُوْكَ اِلَى الْمَعْصِيَةِ وَالْهَوٰى يَدْعُوْكَ اِلَى الشَّهْوَةِ وَالدُّنْيَا تَدْعُوْكَ اِلٰى اِخْتِيَارِهَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَالْاَعْضَاءُ تَدْعُوْكَ اِلَى الذُّنُوْبِ وَالْجَبَّارُ يَدْعُوْكَ اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ فَمَنْ اَجَابَ اِبْلِيْسَ ذَهَبَ عَنْهُ الدِّيْنُ وَمَنْ اَجَابَ النَّفْسَ ذَهَبَ عَنْهُ الرُّوْحُ وَمَنْ اَجَابَ الْهَوٰى ذَهَبَ عَنْهُ الْعَقْلُ وَمَنْ اَجَابَ الدُّنْيَا ذَهَبَ عَنْهُ الْاٰخِرَةُ وَمَنْ اَجَابَ الْاَعْضَاءَ ذَهَبَتْ عَنْهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ اَجَابَ اللّٰهَ تَعَالٰى ذَهَبَتْ عَنْهُ السَّيِّئَاتُ وَنَالَ جَمِيْعَ الْخَيْرَاتِ بیشک شیطان تیرے سامنے کھڑا ہے اور نفس داہنی طرف اور خواہش نفسانی بائیں طرف اور دنیا پیچھے تیرے اور اعضا تیرے گرداگرد تیرے اور اللہ غفار جبار قہار تیرے اوپر اپنی قدرت سے نہ حیثیت مکانی سے پس ابلیس لعنت ہو اللہ کی اوسپر ترک دین کیطرف تجکو بلاتا ہے اور نفس خبیث تیرا گناہ کیجانب اور خواہش نفسانی شہوت کی طرف اور دنیا تجکو بلاتی ہے اسطرف کہ مجکو اختیار کرلے اور تمام اعضائے جسمانی تیرے گناہوں کی طرف اور اللہ تعالے جبار قہار غفار تجکو جنت کی طرف بلاتا ہے پس جسنے ابلیس کی بات قبول

له منبهات ابن حجر کے باب خمسہ میں [illegible] رحمۃ اللہ علیہ

کی اوسکا دین جاتا رہا اور جسنے نفس کا کہنا مانا روح اوسکی فنا ہوگئی یعنی لذات روحانی سے گئے
اور جسنے خواہش نفس کو قبول کیا عقل اوسکی جاتی رہی اور جسنے دنیا کی پکار کو قبول کیا
آخرت اوسکی تباہ ہوگئی اور جسنے اعضا کا کہنا مانا جنت اوس سے جاتی رہی اور جسنے
اللہ جل شانہ و عم نوالہ کی پکار کو سمع قبول سے سنا اور مانا تمام برائیان اوسکی دور ہوگئین
اور جمیع بھلائیان اوسکے قریب ہوگئین اور ارشاد فرمایا اَلْبَخِیْلُ لَا یَخْلُوْ مِنْ اِحْدَی السَّبْعِ
اِمَّا اَنْ یَّمُوْتَ فَیَرِثَهٗ مَنْ یُّبَذِّرُ مَالَهٗ وَیُنْفِقُهٗ اَغَیْرَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَوْ یُسَلِّطَ اللّٰهُ تعالیٰ
عَلَیْهِ سُلْطَانًا جَائِرًا فَیَاْخُذَهٗ مِنْهُ بَعْدَ تَذْلِیْلِ نَفْسِهٖ اَوْ یُهَیِّجَ لَهٗ شَهْوَةً تُفْسِدُ عَلَیْهِ
مَالَهٗ اَوْ یَبْدُوْ لَهٗ رَاْیٌ فِیْ بِنَاءٍ اَوْ عِمَارَةٍ فِیْ اَرْضٍ خَرَابٍ فَیَذْهَبُ فِیْهِ مَالُهٗ اَوْ
تُصِیْبَهٗ نَکْبَةٌ مِّنْ نَکَبَاتِ الدُّنْیَا مِنْ غَرَقٍ اَوْ حَرَقٍ اَوْ سَرَقَةٍ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ
اَوْ یُصِیْبَهٗ عِلَّةٌ دَائِمَةٌ فَیُنْفِقُ مَالَهٗ فِیْ مُدَاوَتِهَا اَوْ یَدْفِنَهٗ فِیْ مَوْضِعٍ مِّنَ الْمَوَاضِعِ
فَیَنْسَاهُ فَلَا یَجِدُهٗ بخیل آدمی ان سات حالتون سے کسی حالت مین ضرور گرفتار ہوتا
ہے ایک یہ کہ بعد مرنے اوسکے ایسا شخص وارث ہو جو اوسکے مال کو خلاف مرضی اللہ تعالیٰ
مین صرف کر ڈالے یا یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی حاکم ظالم کو اوسکے اوپر مقرر کرے پس وہ اوسکو ذلیل
کرکے اوسکا مال چھین لیوے یا یہ کہ اوسکی شہوت کو جوش مین لے آوے کہ برباد کر دیوے
اوسکا مال اوسکے اوپر یا یہ بات ہو کہ اوسکی راے مائل ہو بنانے عمارت کی طرف ویران
زمین پر پس برباد ہو جاوے وہ مال اوسکا یا کوئی تکلیف دنیا کی تکلیفون سے مثل غرق
ہو جانے یا آگ لگجانے یا چوری ہو جانے یا مثل اسکے اوسکو پہونچے یا دائم المرض ہو جاوے
ہمیشہ سخت بیماریون مین گرفتار رہے پھر وہ مال علاج معالجہ مین خرچ کر ڈالے یا اوس
مال کو کسی جگہ گاڑ دیوے پھر بھولجاوے اور مروی ہے آپ سے ثَمَانِیَةُ اَشْیَاءَ هُنَّ
زِیْنَةٌ لِّثَمَانِیَةِ اَشْیَاءَ اَلْعَفَافُ زِیْنَةُ الْفَقْرِ وَالشُّکْرُ زِیْنَةُ النِّعْمَةِ وَالصَّبْرُ
زِیْنَةُ الْبَلَاءِ وَالتَّوَاضُعُ زِیْنَةُ الْحَسَبِ وَالْحِلْمُ زِیْنَةُ الْعِلْمِ وَالتَّذَلُّلُ زِیْنَةٌ

اَلْمُتَعَلِّمِ وَ كَثْرَةُ الْبُكَاءِ زِيْنَةُ الْخَوْفِ وَتَرْكُ الْمِنَّةِ زِيْنَةُ الْاِحْسَانِ وَالْخُشُوْعُ زِيْنَةُ الصَّلٰوةِ

آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کی زینت ہیں پرہیزگاری فقر کی زینت ہی شکر کرنا نعمت کی زینت ہی صبر کرنا مصیبت کی زینت ہی اور خاکساری کرنا بزرگی کے لیے زینت ہی اور بردباری علم کی زینت ہی اور عاجزی وانکساری طالب علم کے واسطے زینت ہی اور بہت رونا اللہ تعالی کے خوف کے واسطے زینت ہی اور احسان کی زینت نہ جتلانا احسان کا ہی اور گڑگڑانا نماز کی زینت ہی اور آپ سے روایت ہی کہ فرمایا

مَا مِنْ عَبْدٍ رَزَقَهُ اللّٰهُ عَشْرَ خِصَالٍ اِلَّا وَقَدْ نَجَا مِنَ الْاٰفَاتِ وَالْعَاهَاتِ كُلِّهَا وَصَارَ فِيْ دَرَجَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَنَالَ دَرَجَةَ الْمُتَّقِيْنَ اَوَّلُهَا صِدْقٌ دَائِمٌ مَعَهٗ قَلْبٌ قَانِعٌ وَالثَّانِيْ صَبْرٌ كَامِلٌ مَعَهٗ شُكْرٌ دَائِمٌ وَالثَّالِثُ فَقْرٌ دَائِمٌ مَعَهٗ زُهْدٌ حَاضِرٌ وَالرَّابِعُ فِكْرٌ دَائِمٌ مَعَهٗ بَطْنٌ جَائِعٌ وَالْخَامِسُ حُزْنٌ دَائِمٌ مَعَهٗ خَوْفٌ مُتَّصِلٌ وَالسَّادِسُ جُهْدٌ دَائِمٌ مَعَهٗ بَدَنٌ مُتَوَاضِعٌ وَالسَّابِعُ رِفْقٌ دَائِمٌ مَعَهٗ رَحْمٌ حَاضِرٌ وَالثَّامِنُ حُبٌّ دَائِمٌ مَعَ حَيَاءٍ حَاضِرٍ وَالتَّاسِعُ عِلْمٌ نَافِعٌ مَعَهٗ حِلْمٌ دَائِمٌ وَالْعَاشِرُ اِيْمَانٌ دَائِمٌ مَعَهٗ عَقْلٌ ثَابِتٌ

جس بندے کو اللہ تعالی نے دس خصلتیں عنایت فرمائیں تو نجات پا گیا وہ تمام آفتوں اور مصیبتوں سے اور پہونچ گیا خاصان خدا کے درجے میں پہلی خصلت ہمیشہ سچ بولنا صبر دلی کے ساتھ دوسری خصلت پورا صبر کرنا شکر دائمی کے ساتھ تیسری خصلت فقر دائم دنیا کی بے رغبتی کے ساتھ چوتھی خصلت اللہ تعالی کی صفات میں ہمیشہ فکر کرنا خالی پیٹ کے ساتھ پانچویں خصلت ہمیشہ غمگین رہنا اللہ تعالی کے خوف کے ساتھ چھٹی خصلت ہمیشہ کوشش کرنا فروتنی کے ساتھ ساتویں خصلت ہمیشہ نرمی کرنا رحم کی موجودگی کے ساتھ آٹھویں خصلت ہمیشہ محبت کرنا حضوری شرم کے ساتھ نویں خصلت علم نفع دینے والا بردباری کے ساتھ دسویں خصلت ایمان دائمی عقل مستقیم کے ساتھ

فصل ششم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی وفات شریف کے بیان میں

مرض موت جناب صدیق میں ابن شہاب سے روایت ہی کہ ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اور حارث بن کلدہ ؓ ایک مرتبہ حریرہ تناول فرما رہے تھے اور یہ کہیں سے ہدیتہً آیا تھا دفعتًا حارث نے

کہا ای خلیفہ رسول اللہ اپنا ہاتھہ اوٹھائیے واللہ اس حریرہ مین زہر ملا ہی اور مین ایسا خیال کرتا
ہون کہ میرا اور آپکا ایک ہی دن انتقال ہوگا آپ نے ہاتھ اوس حریرہ سے کھینچ لیا پھر آپ اور
حارث ایک ہی دن علیل ہوے اور ایک ہی دن بعد ایک سال کے انتقال ہوا اور بعض روایت مین آیا
ہی کہ سبب مرض یہ ہوا کہ سردی کے دن مین غسل کیا تھا تپ آگئی تھی اور پندرہ روز بیمار رہے نماز
کو باہر نہ آسکتے تھے عمر بن الخطاب امامت کرتے تھے اور بعض کا قول ہی کہ سبب موت زہر اوس
سانپ کا تھا جسنے غار مین کاٹا تھا ابن عمر کا قول ہی کہ سبب وفات صدیق علیہ مفارقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا کہ روز انتقال سرور عالم سے دل ہی دل مین رنج کرتے تھے اور
اسی غم مین اونکا جسم گھلتا جاتا تھا یہانتک کہ وفات پائی ابن سعد سے روایت ہی کہ حالت مرض مین
لوگون نے عرض کیا کہ طبیب کو بلائین آپ نے فرمایا کہ طبیب نے مجکو ملاحظہ فرمالیا ہی عرض کیا
پھر اوسنے کیا حکم کیا فرمایا انی فعال لما یرید اوسنے یہی ارشاد فرمایا کہ مین کرتا ہون جو چاہتا
ہون جب بیماری آپ کی زیادہ ہوئی تو عبد الرحمن بن عوف کو بلایا اور فرمایا کہ عمر بن الخطاب کے
بارہ مین تمھاری کیا راے ہی عرض کیا آپ کی راے میری راے سے بہتر ہی آپ نے فرمایا نہین
تم اپنی راے بیان کرو عرض کیا قسم اللہ کی آپ کی راے اونکے حق مین بہتر ہی یعنی خلافت کی
نسبت پھر بلایا آپ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو اور اسیطرح اونسے دریافت فرمایا
اونھون کہا کہ اونکے حال سے آپکو زیادہ خبر ہی بہ نسبت میرے اور اللہ جانتا ہی اونکا باطن ظاہر
سے اچھا ہی اور اونکے مثل کوئی ہم مین نہین ہی یسار بن حمزہ سے روایت ہی کہ حضرت علی
کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ مین سواے عمر کے اور کی خلافت پسند نہین کرتا ہون پھر آپ نے
اسید بن حضیر اور سعید بن زید سے دریافت فرمایا اسید نے عرض کیا کہ اللہ تعالی جانتا ہی اس بات کو
کہ عمر آپ کے بعد بہتر ہین بعد اس مشورہ کے آپ نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ لکھو بسم اللہ الرحمن
الرحیم یہ آخر وقت ہی ابوبکر بن قحافہ کا دنیا سے اور وہ دنیا سے جانے والا ہی اور اول وقت ہی اوسکی
آخرت کا اور داخل ہونیوالا ہی وہ آخرت مین کہ جہان ایمان لائینگے کافر اور یقین کرینگے فاجر اور

تصدیق کرینگے کاذب بیشک مین نے خلیفہ کیا اپنے بعد عمرؓ بن الخطاب کو سو ایسے اکابر مسلمانون کے
پس سنو تم ای مسلمانون اوسکے قول کو اور اطاعت کرو تم اوسکی پس تحقیق نہین نے پروائی
کی مین نے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور اوسکے دین سے اور اپنے نفس سے اگر وہ
عدل کریگا تو یہ گمان میرا ہی اور علم میرا ہی اوسکی ذات مین اور جو اوسنے خلاف اسکے کیا پس واسطے
ہر شخص کے ہی جو اوسنے کمایا اور مین نے اسمین خیر کا ارادہ کیا ہی اور غیب کی مجکو خبر نہین ہی وَسَيَعْلَمُ
الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنْقَلَبٍ يَنْقَلِبُونَ یعنی قریب ہی کہ جان لینگے ظالم کہ کس کروٹ پلٹے کھا منگے
وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بعدہ اس خلافت نامہ پر مہر اپنی کر دی اور حکم کیا عثمانؓ
کو کہ لیجاؤ اسکو اور سناؤ تمام مسلمانون کو حضرت عثمانؓ لے گئے اور تمام لوگ اسکو سنکر راضی
اور خوش ہوے اور حضرت عمرؓ سے بیعت کی پھر بلایا حضرت ابوبکرؓ نے عمرؓ کو اور وصیت کی پھر آپنے
دونون ہاتھ اوٹھا کر دعا کی کہ خداوندا یہ کام جو مین نے کیا ہی صرف واسطے اصلاح حال مسلمانونکے
کہ خوف تھا مجکو فتنہ کا پس اپنے علم کے موافق مین نے ایسے شخص کو مقرر کیا ہی جو بہتر اور قوی
اونسے ہی اور بڑا حریص ہی نیکی پر اب یہ بندے تیرے ہین اور انکی پیشانی تیرے ہاتھ مین ہی اصلاح
کر تو ای اللہ انکی اور عمرؓ کو خلفاے راشدین مین کر دے روایت ہی امام حسن بن علی رضی اللہ
عنہما سے کہ قریب وفات ابوبکرؓ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ یہ بکری جسکا ہم دودھ پیتے تھے اور
یہ پیالہ اور چادر جو ہمارے مصرف مین تھا یہ بیت المال کا مال ہی جبتک مین نے مسلمانونکا
کام کیا اس سے فائدہ اوٹھایا اب بعد انتقال میرے اسکو عمرؓ کے پاس بھیجدینا حضرت عائشہؓ
نے حسب وصیت حضرت عمرؓ کے پاس بھیجدیا اوںھون نے اس بات کو دیکھکر فرمایا رحم
کرے تمپر اللہ ای ابوبکرؓ مشکل مین ڈالا تمنے اپنے بعد والونکو یعنی ایسا بڑا تقوی تمھارا دیکھکر ہمپر
مشکل ہوگی انتقال آپکا شب سہ شنبہ یا بروز جمعہ ۲۳ جمادی الاخری ۱۳ سنہ ہجری کو ہوا تریسٹھ
سال کی عمر آپ کی تھی آخر کلام آپکا تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَّأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِيْنَ ہوا لطیفہ
یہ دعا اصل مین یوسف صدیق کی ہی قرآن شریف مین اسکا ذکر ہی یوسف صدیق عزیز مصر

اور ابوبکر صدیق خلیفہ مدینہ تھے مناسبت باہمہا ظاہر ہے جس دن آپکا انتقال ہوا مدینہ شریف گریہ و زاری سے گونج اوٹھا اور قوم دہشت مین آگئی جسطرح بروز وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوا تھا اور وصیت کی تھی کہ غسل مجکو میری زوجہ اسماء بنت عمیس دین اور میرے جنازہ کو دروازہ مقبرۂ نبوی پر لیجانا اور دروازہ کھٹکھٹانا اگر دروازہ کھلجائے تو وہان دفن کر دینا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین ہم حسب وصیت دروازۂ قبر شریف پر لیگئے اور عرض کیا کہ ابوبکر صدیق ہین چاہتے ہین کہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن ہون دروازہ کھل گیا اور ہم نہین جانتے ہین کہ کس نے کھولدیا اور آواز آئی اُدْخِلُوا اَدفِنُوہ کَرَامَۃً داخل ہوا اور دفن کرو اوسکو بزرگی کے ساتھ اور ایک روایت ہے کہ ندا ہوئی ضُمُّوا الحَبِیبَ اِلَی الحَبِیبِ ملادو حبیب کو حبیب سے عمر بن الخطاب نے مسجد رسول خدا مین درمیان قبر و منبر کے نماز جنازہ پڑھی اور اوسی سریر پہ جنازہ رکھا جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رکھا تھا یہ سریر ساج کی دو لکڑیون سے بنا تھا اور چھال سے بنا ہوا تھا وہ میراث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا مین آیا اور چار ہزار درہم کو معاویہ رضی اللہ عنہ کے غلام نے اوسکو خرید کرکے مسلمانون کے واسطے وقف کر دیا کہتے ہین کہ وہ مدینہ شریف مین ہی تھی قبر مین عمر و عثمان و طلحہ و عبد الرحمن رضی اللہ تعالی عنہم نے آپکو اوتارا اور دفن کیا حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا مین پاس سید خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سر آپکا قریب دوش آنحضرت کے رکھا

فصل ششم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد کے بیان مین آپکے

تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیان تھین عبد اللہ بڑے صاحبزادے تھے انکی والدہ کا نام قتیلہ یا قتلہ تھا قبیلہ بنی عامر بن لوی سے تھین عبد اللہ فتح مکہ و حنین و طائف مین ہمسفر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر تھے اور طائف مین زخمی ہوے تھے پھر زمانۂ خلافت والد ماجد ماہ شوال سلہ مین وفات پائی اور بعد ظہر کے دفن ہوے آپ ہی نے اونپر نماز پڑھی اور اونکے بھائی عبد الرحمن و عمر و طلحہ و عبید اللہ نے قبر مین اوتارا دوسرے صاحبزادے عبد الرحمن تھے کنیت مین انکی اختلاف ہے ابو عبد اللہ یا ابو محمد یا اور کچھ تھی انکی ماں ام رومان بنت حارث

قبیلہ بنی فراس بن غنم بن کنانہ سے تھین اسلام لائین تھین اور ہجرت کی تھی اور یہ بدر اور احد
مین ہمراہ مشرکین کے تھے بڑے بہادر اور جری تھے مسلمانون سے جنگ بدر مین مبارزہ طلب
کیا والد آپ کے ابو بکر صدیقؓ انکے مقابلہ مین نکلے حضرتؐ نے فرمایا مَتِّعْنِي بِنَفْسِكَ یعنی
فائدہ دے تو مجکو اپنے نفس سے پھر اللہ تعالی نے عبد الرحمن کو مسلمان کر دیا پہلے انکا نام
عبد الکعبہ تھا حضرتؐ نے عبد الرحمن رکھا اور ہمراہ خالد بن ولید کے جنگ یمامہ مین حاضر تھے اور سات
آدمی اکابر یمامہ سے قتل کیے انکا انتقال مکہ معظمہ مین ۵۳ھ ہجری مین ہوا مرویات انکی کتب
حدیث مین آٹھ حدیثین ہین اور انکی نسل باقی ہے تیسرے صاحبزادے محمد ہین کنیت انکی
ابو القاسم ہے مان انکی اسماء بنت عمیس قبیلہ خثعمیہ سے تھین پہلے شوہر انکے جعفر بن
ابی طالب تھے ۲۵ ذی قعدہ سنہ ۱۰ ہجری مین مقام ذی الحلیفہ مین پیدا ہوے بعد انتقال
حضرت ابو بکر صدیقؓ حضرت علیؓ نے اسماء سے نکاح کر لیا اور محمد بن ابی بکر کا نشوونما
کنار مرتضویؓ مین ہوا اور عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین انکو والی مصر کر دیا تھا اور
عہد لکھدیا تھا یہی سبب ذی النورین کی شہادت کا ہوا اور حضرت علی نے انکو والی مصر
بجاے قیس بن سعد کے کر دیا تھا اور بمقابلہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ۳۸ھ مین مقتول ہوے
اور صاحبزادیون مین آپکی پہلی صاحبزادی حضرت عائشہؓ ام المومنین ہین دوسری صاحبزادی اسماء
اور یہی سب مین بڑی تھین انکو ذات النطاقین یعنی دو کمربند والی کہتے تھے بدین وجہ کہ انھون
نے اپنے کمربند کو پھاڑ کر توشہ دان کے منہ کو جسمین زاد ہجرت صلی اللہ علیہ وسلم تھا باندھا
تھا اس قصہ کا ذکر حضرت عائشہؓ نے حدیث ہجرت مین کیا ہے اہل سیر نے انسے روایت
کی ہے کہ ہجرت کرنا حضرت کا ہم پر مخفی تھا اور چند آدمی قریش کے جنمین ابی جہل بھی تھا
ہمارے پاس آئے اور پوچھا تیرا باپ کہان ہے ہمنے کہا واللہ ہم نہین جانتی اسماء فرماتی ہین
کہ اوسنے مجھے ایک ایسا طمانچہ مارا کہ میرا گوشوارہ گر گیا نکاح انکا مکہ معظمہ مین زبیر بن العوام
رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوا تھا اور چند اولاد بھی ہوئی تھین سو برس کی عمر کو پہونچ کر انتقال

ہوگیا تیسری صاحبزادی ام کلثوم تھین انکی مان ام حبیبہ بنت خارجہ بن زید تھین شوہر انکے طلحہ بن
عبید اللہ تھے ختم ہوا ذکر آپکی اولاد کا حکایت عجیبہ شیخ عبد الغفار قوصی نے کتاب الوحید
مین لکھا ہی کہ ایک شخص اکابر علما سے میرے دوست تھے اونکے انتقال کے بعد مینے اونکو
خواب مین دیکھا اور دین اسلام سے سوال کیا وہ جواب مین رکے مین نے کہا کیا یہ دین حق
نہین ہی کہا ہان حق ہی پھر مین نے اونکے چہرے کی طرف نظر کی وہ سیاہ مثل زفت کے تھا
حالانکہ زندگی مین وہ ایک مرد سفید رو تھے مین نے کہا تمہارا چہرہ سیاہ کیون ہوگیا ہی
اگر دین اسلام حق ہی پست آواز سے کہا كُنْتُ اُقَدِّمُ بَعْضَ الصَّحَابَةِ عَلٰى بَعْضٍ بِالْهَوٰى وَ
الْعَصَبِيَّةِ مین بعض صحابہ کو بعض پر فضیلت دیتا تھا بسبب تعصب اور ہوائے نفس کے
شیخ کا مقولہ ہی کہ یہ عالم اوس شہر کا رہنے والا تھا جو منسوب برفض تھا انتہی قرینہ سے
معلوم ہوتا ہی کہ یہ عالم علی مرتضیٰ کو ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ پر فضیلت دیتا تھا کیونکہ رافضیونکا یہی
عقیدہ ہی اب ختم کیا مین نے آپ کے ذکر کو اس حکایت خوفناک پر اللہ تعالیٰ جمیع اہل اسلام کو
تمامی صحابہؓ کی محبت نصیب کرے اور عداوت سے مثل شیعہ کے بچاوے آمین یارب العالمین

باب سوم مناقب صاحب رسول اللہ خلیفہ دوم امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین

فصل اول حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت اور اسم مبارک و کنیت

ذکر عمر
کنیت آپکی ابو حفص نام عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح بن عبد اللہ بن
قرط بن رزاح بن عدی بن کعب ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کعب مین
مل گئے ہین کعب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جد ہوتے ہین اسطور پر کہ انکے دو بیٹے
تھے ایک مرہؓ کہ وہ جد ہین حضرتؐ کے دوسرے عدی کہ وہ جد ہین عمر فاروق کے ماں آپکی
حنتمہ بنت ہاشم بن المغیرہ بن عبد اللہ بن عمرو بن مخزوم تھین پیدا ہوئے آپ کی حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے مولد شریف سے تیرہ سال بعد ہی نام آپکا جاہلیت اور اسلام مین

یہی عمرؓ ہا لیکن کنیت آپکی ابوحفص اور لقب فاروق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا ہی اور آپکے اسلام سے
چالیس کا عدد اہل اسلام کا پورا ہوا سنہ ہجری مین بعمر ۲۶ سال مسلمان ہوے مسلمانون کو کمال
خوشی حاصل ہوئی اور سب نے باہر نکلکر اظہار اسلام کیا اور اللہ تعالی نے آپکی وجہ سے حق کو باطل سے
جدا کر دیا جبرئیلؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت دی کہ عمرؓ کے اسلام سے اہل آسمان خوش
ہوے اس حدیث کو ابن ماجہ اور حاکم نے ابن عباسؓ سے روایت کی رسول اللہ نے آپ کے واسطے دعا
کی اللھم اعز عمر بالاسلام لان الاسلام یعز ولا یعز ای اللہ عزت دے عمرؓ کو بسبب اسلام کے
اسلیے کہ اسلام عزت دیتا ہی اور نہین عزت دیتا اوسکو کوئی روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے
عائشہؓ سے بعد اسلام لانے کے آپ نے عرض کیا ای رسول اللہ کیا ہم حق پر نہین ہین مرین یا جیین
فرمایا ہان قسم ہی اوسکی جسکے ہاتھ مین میری جان ہی تم حق پر ہو جیو یا مرو عرض کیا پھر یہ اخفا کیون
ہی دوسری روایت مین ہی عرض کیا ای رسول خدا ہم اپنے دین کو کیون پوشیدہ کرین کیونکہ ہم
حق پر ہین اور کفار باطل پر سوا ای عمرؓ ہم تھوڑے لوگ ہین اور تونے دیکھا جو تکلیف ہمنے پائی آپ نے
عرض کیا والذی بعثک بالحق لا یبقی مجلس جلست فیہ بالکفر الا جلست فیہ بالایمان
قسم ہی اوسکی جسنے بھیجا ہی آپکو ساتھ حق کے نہین باقی رہیگی وہ مجلس کہ جہان بیٹھا ہون مین
کفر کے ساتھ مگر بیٹھونگا وہان ساتھ ایمان کے اور عرض کیا کہ جھوٹے معبود تو ظاہر بندگی کیے
جائین اور پیدا کرنیوالا زمین و آسمان کا مخفی اور آپؓ سے منقول ہی کہ پسند کیا مین نے اس بات کو
کہ اسلام میرا خوب ظاہر ہو پس گیا مین اپنے مامون ابوجہل کے پاس اور کہا کہ مین نے اسلام قبول
کیا ہی اوسنے کہا ایسا نہو پھر گرا اور غصہ کر کے گھر مین چلا گیا پھر مین ایک بڑے سردار قریش کے پاس گیا
اور اظہار اسلام کیا اوسنے بھی ویسا ہی جواب دیا جب مین نے دیکھا کہ یہ لوگ میرے اسلام کو
ظاہر نہین ہونے دیتے اور خاموش کرتے ہین تو گھبرایا مین اسی حال مین ایک
شخص نے کہا کہ کل صبح کو جب سب لوگ حطیم مین جمع ہون تو تو فلان شخص سے کہیو کہ مین
مسلمان ہو گیا ہون وہ بھی کوئی بات نہین چھپاتا ہی اور اوس سے کوئی بات ہضم نہین ہوسکتی

عمر فاروقؓ کے اسلام سے اہل آسمان خوش ہوئے

عمر فاروقؓ نے اسلام کو ظاہر کیا

مین نے ایسا ہی کیا اُس شخص نے کہا کہ واقعی تو مسلمان ہوگیا ہی مین نے اقرار کیا پھر تو اوسنے
باواز بلند پکارنا شروع کیا کہ عمر بن خطاب مسلمان ہوگیا بس دوڑے وہ لوگ میری طرف اور مجکو
مارنا شروع کیا اور مین نے اونکو خوب مارا یہانتک کہ میرے ماموں نے حمایت کی اور پکار کر کہا
کہ ہٹ جاؤ تم سب مین نے پناہ دی اپنے بھانجے کو تب وہ لوگ میرے پاس سے دور ہوے مگر
مسلمانوں کو ایذا دیتے تھے مجکو یہ بات پسند نہ آئی پھر گیا مین ابوجہل کے پاس اور کہا کہ مین تیری امان
نہین چاہتا ہون تو اوسکو مجسے پھیر لے اور مین ہمیشہ مسلمانون کی طرف سے کفار سے لڑا کرتا تھا
یہانتک کہ اللہ نے اسلام کو غالب کیا آپ کے مناقب مین آیات و احادیث وارد ہین بعض خاص
اور بعض مشترک درمیان آپ کے اور خلیفہ اول کے پس جو فضائل کہ مشترک ہین اونکا ذکر فضائل
جناب ابوبکر صدیق رضی مین گذرا اب جو خاص ہین وہ بطور اختصار احاطۂ تحریر مین آتے ہین

فصل دوم اون آیات کریمہ مین جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب مین
نازل ہین اس سے زیادہ اور کیا فضیلت ہوگی کہ آپ کی رائے کے موافق آیات نازل ہوے
اور بعض مرتبہ بعینہ وہی الفاظ جناب باری نے نازل فرماے جو آپ کی زبان سے نکلے جیسا کہ یہ
آیت وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى **ترجمہ** اور بنالو تم مقام ابراہیم کو مصلی **شان
نزول** حضرت عمر رضی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا اگر مقام ابراہیم کو ہم مصلی
بنالین تو خوب بات ہو بس تھا یہ آیہ کریمہ اونھین الفاظ سے نازل ہوئی جو حضرت عمر کی زبان سے
نکلے اور **آیت** فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ **ترجمہ** پس بڑا برکت والا ہی اللہ جو سب سے
بہتر بنانے والا ہی **شان نزول** جب یہ آیات سورہ مومنون کے نازل ہوے وَلَقَدْ
خَلَقْنَا الْإِنْسَانَ مِنْ سُلَالَةٍ مِّنْ طِينٍ ۝ ثُمَّ جَعَلْنَاهُ نُطْفَةً فِي قَرَارٍ مَّكِينٍ ۝ ثُمَّ خَلَقْنَا النُّطْفَةَ
عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا فَكَسَوْنَا الْعِظَامَ لَحْمًا ثُمَّ
أَنْشَأْنَاهُ خَلْقًا آخَرَ **ترجمہ** اور ہمنے بنایا آدمی چنی ہوئی مٹی سے پھر رکھا اوسکو بوند کر کے
ایک جاے محفوظ یعنی رحم مین پھر بنائی اوس بوند سے پھٹکی پھر بنائی اوس پھٹکی سے بوٹی

پھر اوس نطفی سے ہڈیان پھر پہنایا اون ہڈیون پر گوشت پھر اوٹھا کھڑا کر دیا اوسکو ایک نئی صورت مین
سُنا ان آیات کے سنتے حضرت عمر کے منھ سے آیت مذکور یعنی فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ
نکلی اللہ تعالی نے بعینہ اونھین الفاظ کو بعد ان آیات کے نازل کر دیا اور آیت[له] مَنْ
كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰىلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ترجمہ جو کوئی ہوگا
دشمن اللہ کا اور اوسکے فرشتون کا اور رسولونکا اور جبریل و میکائیل کا تو اللہ دشمن ہے
اون کافرونکا شان نزول حضرت عمرؓ سے ایک یہودی ملا اور اوسنے کہا کہ تمھارے نبی کے
پاس جبرئیل کلام الٰہی لاتا ہے اور وہ ہمارا دشمن ہے کئی بار ہمارے دشمنونکو ہمپر غالب کر گیا
اگر کوئی اور فرشتہ آتا تو ہم مانتے حضرت عمرؓ نے اوسکے جواب مین یہی کلمات فرمائے یعنے
آیت مذکورہ پس اللہ تعالے نے بعینہ اونھین الفاظ کو نازل فرمایا جو حضرت عمرؓ کی زبان سے
نکلے سبحان اللہ کس درجہ کی موافقت تھی رائے الٰہی سے اور آیت کو لا کِتٰبٌ[له] مِّنَ اللّٰهِ
سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ترجمہ اگر نہوتی ایک بات کہ لکھ چکا تھا اللہ
پہلے سے تو تمپر آتا اس لینے مین بڑا عذاب شان نزول جب بدر کی لڑائی فتح ہوئی اور
مشرکین قید مین آئے تب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ ان قیدیونکو
کیا کرنا چاہیے حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا کہ فدیہ لیکر چھوڑ دیجیے حضرت عمرؓ نے عرض کیا
انکی گردنین مارنا چاہیے بلکہ جو جسکا رشتہ دار ہو وہی اپنے ہاتھ سے اوسکو قتل کرے اور خدا کی
محبت کے سامنے دوسرے کی محبت کا خیال نہ کرے لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے موافق
مشورے ابوبکر صدیق اور دیگر صحابہ کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا اوسپر یہ آیت نازل ہوئی جسمین
کسیقدر عتاب ہے یعنی نبیون کو جہاد سے مال سمیٹنا اچھا نہین بلکہ کافرون کی ضد توڑنی
چاہیے یعنے اونکو قتل کرنا چاہیے تاکہ خوف قتل سے کفر کی ضد چھوڑین ابن عباس رضی اللہ
عنہ نے فرمایا کہ قرآن شریف مین یہ حکم ہو چکا تھا کہ مال غنیمت اور قیدی تمکو حلال ہین اگر یہ
نہوتا تو عذاب آتا یہی قول ہے جماعت تابعین کا اس آیت سے بھی کمال فضیلت

[له] پارہ سورۂ بقرہ کے بارھوین رکوع مین ہے
[له] پارہ سورۂ انفال کے نوین رکوع مین ہے

حضرت عمرؓ کی ثابت ہی یہان بھی آپکی راے موافق راے خداوندی کے ہوئی اسی مقدمہ مین
رسول اللہ نے عمرؓ سے فرمایا ای عمرؓ مثال تیری مانند موسی علیہ السلام کے ہی کہ اونھون نے کہا تھا
رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْا حَتّٰى يَرَوُا الْعَذَابَ الْاَلِيْمَ
ترجمہ اے رب مٹادے اونکے مال اور سخت کر اونکے دل کہ نہ ایمان لاوین جبتک دیکھین
دکھ کی مار اور دوسری مثال تیری نوح علیہ السلام کی ہی کہ اونھون نے کہا تھا رَبِّ لَا تَذَرْ
عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكَافِرِيْنَ دَيَّارًا ترجمہ اے رب نہ چھوڑ زمین پر ایک گھر منکرونکا بسنے والا
ان دونون آیتون سے بھی کمال منقبت حضرت عمرؓ کی ثابت ہوئی یعنی دین مین آپ مثل ان
پیغمبرون کے سخت تھے اور کسی عزیز و قریب کا لحاظ نہ کرتے تھے اور آیت وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ
مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ترجمہ اور جسوقت مانگو تم نبی کی بیبیون سے کچھ چیز
کام کی تو مانگ لو پردے کے باہر سے **شان نزول** حضرت عمرؓ نے رسول اللہ سے عرض
کی کہ غیر مرد آپکے ازواج کے سامنے آکر بیٹھتے ہین بہتر ہوتا کہ آپ انکو پردے کا حکم فرماتے حق تعالیٰ
جل شانہ نے موافق راے حضرت عمرؓ کے حکم پردے کا نازل فرمایا مؤلف عفی عنہ عرض کرتا ہے
کہ ہمکو اس امر مین کمال شکریہ آپکا ادا کرنا چاہیے کہ اس پردے کیوجہ سے تمام قوم نیز ہماری
عورتونکو عزت اور عصمت حاصل ہوئی اور آیت فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ
الْمُؤْمِنِيْنَ ترجمہ پس بیشک اللہ وہی رفیق ہی اپنے نبی کا اور جبرئیل اور نیک لوگ **شان
نزول** جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ازواج سے بسبب اظہار ایک راز کے
مہاجرت اور کنارہ کیا اور آپ کو کمال رنج تھا حضرت عمرؓ اس بات کو سنکر اول حضرت عائشہؓ
اور اپنی بیٹی حفصہ کے پاس گئے اور اونکو تنبیہ کی کہ تم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو رنج دیتی
ہو بعد اوسکے حضرتؐ کی خدمت مین حاضر ہوے اور عرض کی کہ اگر طلاق دی ہی آپ نے
بیبیون کو تو اللہ تعالیٰ آپکا رفیق ہی اور جبرئیل اور تمام نیک لوگ پس آیت مذکور انھین
الفاظ سے جو عمرؓ کی زبان سے نکلے نازل ہوئی اور آیت عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ

اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ترجمہ ای نبی کی عورتون اگر نبی چھوڑ دے تمکو تو اوسکا رب تمھارے بدلے مین دے اوسکو وہ عورتین جو تمسے بہتر حکم بردار یقین رکھنے والیان نماز پڑھنے والیان توبہ کرنیوالیان بندگی کرنے والیان روزہ دار بیاہیان اور کنواریان ہین **شان نزول** ایک وقت حضرت کی بیبیون نے کچھ نان ونفقہ مین حضرت سے جھگڑا کیا اور زیادتی چاہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو کر ایک ماہ تک سب سے جدا ہو گئے عمرؓ نے سب کو زجر اور توبیخ کی اور کہا اگر تم رسول اللہ کو ایذا دوگی تو اللہ تعالے اپنے رسول کو ان صفات کی بیبیان عطا فرمائیگا جو آیت مین مذکور ہین پس معاً جناب باری نے آیہ کریمہ عَسٰى رَبُّهٗ آخر تک نازل فرمائی اور **آیت** وَلَا تُصَلِّ عَلٰۤى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ترجمہ اور نماز نہ پڑھ اوپر کسیکے اونمین سے جو مر جاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوسکی قبر پر وہ منکر ہوے اللہ سے اور اوسکے رسول سے اور تھے وہ فاسق **شان نزول** عبد اللہ بن ابی بن سلول جو بڑا منافق تھا جب مر گیا تو اوسکے بیٹے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے واسطے عرض کیا حضرت عمرؓ مانع ہوے اور عرض کیا کہ اوس منافق کی نماز جنازہ نہین پڑھنا چاہیے آنحضرت نے نہ مانا اور کھڑے ہو گئے حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مین اُچھل پڑا اور عبد اللہ کے کلام منافقانہ باواز بلند بیان کیا مگر رسول اللہ نے اسپر بھی مسکرا کر فرمایا کہ ای عمر ہٹ جا لیکن مین باز نہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز جنازہ پڑھنے کو تشریف لے گئے جب واپس آئے تو سورہ برات کی آیت مذکورہ نازل ہوئی حضرت عمرؓ کہتے ہین مین حیران تھا کہ اتنی جرأت اس وقت مجھے کیون ہوا اور شراب کی حرمت کا حکم بھی حضرت عمرؓ کی راے کے موافق نازل ہوا ہی آپ حرمت شراب کے نہایت خواہان تھے جب آیت نازل ہوئی يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَاۤ اِثْمٌ كَبِيْرٌ وَّمَنَافِعُ لِلنَّاسِ ترجمہ پوچھتے ہین تجھسے حکم شراب اور جوے کا تو کہ انمین گناہ بڑا ہی اور فائدے

بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر کو بلا کر اس آیت کو سنا دیا عمرؓ نے کہا اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا بَیَانًا
شَافِیًا ای اللہ بیان کر ہمارے واسطے بیان شافی او سپر سورہ نساء کی یہ آیت آئی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ ترجمہ ای ایمان والو نہ جاؤ
نماز کے نزدیک حالت نشہ میں یہانتک کہ سمجھ لو تم جو کچھ کہو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرؓ کو
بلا کر یہ آیہ کریمہ سنائی آپ نے پھر وہی کلمہ کیا جو پہلے کہا تھا یعنے ای اللہ بیان شافی شراب کے
مقدمہ میں نازل کر او سپر آیت سورہ مائدہ اوتری یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَ
الْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِلٰی آخر الآیہ مُنْتَھُوْنَ
ترجمہ ای ایمان والو یہ شراب اور جوا اور بت اور پانسے گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے
بچتے رہو جب اس آیت کو حضرت عمرؓ نے سنا کہا اِنْتَھَیْنَا اِنْتَھَیْنَا باز رہینگے ہم باز رہینگے ہم اور جب وقت
حضرت عائشہ صدیقہ پر تہمت لگائی گئی اور حضرت عمرؓ کو اسکی خبر ہوئی آپ نے کہا سُبْحٰنَکَ ھٰذَا
بُھْتَانٌ عَظِیْمٌ ترجمہ اللہ تو پاک ہے یہ بہتان عظیم ہے بعینہ انھیں الفاظ کو اللہ تعالے
نے برات حضرت صدیقہ میں شامل فرمایا اور آیت اُحِلَّ لَکُمْ لَیْلَۃَ الصِّیَامِ الرَّفَثُ
اِلٰی نِسَائِکُمْ ترجمہ حلال ہوا تمکو روزے کی رات میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے
شان نزول جب روزے فرض ہوئے تو مسلمان تمام رمضان عورتوں کے پاس
نجاتے اور پہلی امت کی طرح رات کو سو کر پھر نہ کھاتے حضرت عمر فاروق سے شب
رمضان میں جماع واقع ہو گیا کمال نادم او رشرمندہ ہو کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
عرض کی تب یہ آیت نازل ہوئی جسمیں حضرت عمر کی معافی اور جواز فعل مذکورہ و اکل
و شرب وغیرہ کا ہے سبحان اللہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی وجہ سے تمام امت پر
یہ آسانی قیامت تک ہو گئی کہ رمضان کی شبوں میں صبح تک کھاویں پیویں بیبیوں سے
صحبت کریں کچھ گناہ نہیں البتہ حالت اعتکاف میں صحبت کرنا حرام ہے آپ کی شان میں
آیات کثیرہ نازل ہیں اس مقام پر صرف تبرکا چند کریمہ کا ذکر ہوا اب بعض وہ مناقب

لکھتا ہون جو احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہین

فصل سوم اون احادیث مین جو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب مین ہین

حدیث اِنَّہٗ کَانَ فِیْمَا مَضٰی قَبْلَکُمْ مِنَ الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ وَاِنَّہٗ کَانَ فِیْ اُمَّتِیْ ھٰذِہٖ فَاِنَّہٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **ترجمہ** حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ البتہ تمسے اگلے جو لوگ ہو چکے ہین اونہین صحیح قیاس والے ہوتے تھے اور مقرر میری اس امت مین اگر کوئی ویسا ہوا تو عمر بن الخطاب ہی **ف** محدث اوسکو کہتے ہین جسکو خدا کی طرف سے الہام ہوا اور اوسکی اٹکل بہت ٹھیک ہو بعد پیغمبر کے کوئی ولی محدث کے برابر نہین اور جب حضرت سب پیغمبرون سے افضل ہوے تو حضرت کی امت سب امتون سے بیشک افضل ہی پس جبکہ امم سابقہ مین محدث گذرے ہین تو حضرت کی امت مین بھی ضرور ہونگے اس حدیث سے عمر فاروق کا بڑا کمال ثابت ہوا

حدیث لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْکَ مِنْ نَفْسِکَ **قَالَہٗ** لِعُمَرَ فَقَالَ عُمَرُ فَاِنَّہُ الْاٰنَ وَاللّٰہِ لَاَنْتَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ فَقَالَ الْاٰنَ یَا عُمَرُ **ترجمہ** حضرت نے فرمایا کہ قسم کھاتا ہون اوس ذات کی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ پکا ایمان نہین ہوئیگا یہانتک کہ مین تیرے نزدیک تیری جان سے بھی زیادہ پیارا ہو جاؤن یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر فاروق سے فرمایا پھر عمر فاروق نے عرض کیا کہ قسم خدا کی اب تو آپ یا رسول اللہ میرے نزدیک میری جان سے بھی زیادہ پیارے ہو گئے تب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے عمر اب تیرا ایمان پکا ہوا **ف** عبداللہ بن ہشام سے روایت ہی کہ ہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر فاروق کا ہاتھ پکڑے تھے عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ سوا اپنی جان کے مین ہر چیز سے آپکو زیادہ محبوب رکھتا ہون تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی معلوم ہوا کہ جبتک حضرت کو اپنی جورو اور اولاد اور ماں باپ اور آقا اور پیر بلکہ خود اپنی جان سے زیادہ تر دوست نہ رکھے گا اوسکا ایمان پکا نہین ہوا ہی اور حضرت کی محبت کا نشان یہ ہی کہ حضرت کے طریق پر چلے اور بدعت سے عداوت

حدیث عمر بن الخطاب کی بخاری و مسلم نے روایت کی

حضرت عمر کا ایمان کامل ہونا

رہنے اور شریعت محمدی کے خلاف کسیکا کہنا نمانے **حدیث** ابن عمرؓ بینا انا نائم اتیت بقدح لبن فشربت منه حتى اني لاری الري يخرج من اظفاري ثم اعطيت فضلي عمر بن الخطاب قالوا فما اولته قال العلم **ترجمہ** عبد اللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت نوم مین میرے آگے ایک پیالہ دودھ کا لایا گیا پس مین اوسمین سے پیا یہانتک کہ دیکھا مین نے کہ اوسکی تازگی اور سیری میرے ناخنون سے نکلنے لگی یعنی نہایت آسودہ ہوگیا پھر مین نے اپنا جھوٹا باقی دودھ عمر بن الخطاب کو دیا لوگون نے عرض کیا کہ اوس خواب کی آپ نے کیا تعبیر فرمائی فرمایا کہ اوسکی تعبیر علم اور سمجھ ہے **ف** یہ حدیث عمر فاروق کے کمال علم اور عقل پر دلیل ہے آپ کی خلافت مین علم دین بلاد کثیرہ مین پھیلا اور رونق اسلام ظاہر ہوگئی **حدیث** ابو سعیدؓ بینا انا نائم رایت الناس يعرضون علي وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدي ومنها ما يبلغ دون ذلك وعرض علي عمر بن الخطاب وعليه قميص يجره قالوا فما اولت ذلك يا رسول الله قال الدين **ترجمہ** ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت نوم مین دیکھا مین نے لوگون کو کہ میرے سامنے کیے گئے اور اونپر کرتے ہین بعض کرتا سینہ تک اور بعض اسکے نیچے اور عمر بن خطاب میرے سامنے کیا گیا اوسپر ایسا کرتا تھا کہ وہ اوسکو زمین پر گھسیٹا جاتا تھا یعنی بہت لنبا تھا اصحاب نے عرض کیا سو آپ نے اسکی کیا تعبیر کی یارسول اللہ حضرت نے فرمایا دین **ف** دین اور کرتے مین یہ مناسبت ہے کہ جیسے کرتا بدنکو چھپاتا ہے سردی گرمی سے بچاتا ہے ویسے ہی دین بھی روح اور دل کو محفوظ رکھتا ہے اور کفر اور گناہ سے بچاتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ عمرؓ فاروق کا دین نہایت کامل تھا

حدیث ابو ہریرہؓ بینا انا نائم رایتني على قليب عليها دلو فنزعت منها ما شاء الله ثم اخذها ابن ابي قحافة فنزع بها ذنوبا او ذنوبين وفي نزعه ضعف والله يغفر له ثم استحالت غربا فاخذها ابن الخطاب فلم ار عبقريا من الناس ينزع نزع

عمر حتی ضرب الناس بعطن ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حالت خواب مین مین نے اپنے تئین ایک کنوئین پر دیکھا کہ اوسپر ڈول پڑا ہی سو مین نے اوس ڈول سے پانی کھینچا جسقدر خدا نے چاہا پھر اوسکو ابن ابی قحافہ یعنے صدیق اکبرؓ نے لیا سو اوس سے ایک یا دو ڈول نکالے اور اوسکے کھینچنے مین کچھ سستی اور آہستگی تھی اور خدا اوسکو معاف کریگا پھر وہ ڈول بل ہو گیا پھر اوسکو عمر بن خطابؓ نے لیا سو مین نے تو آدمیون سے ایسا عجیب غریب زور آور کسیکو نہین دیکھا جو عمرؓ کی طرح پانی کھینچتا ہو یہانتک کہ اوسنے پانی کثرت سے نکالا کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو آسودہ کرکے اونکی نشستگاہ پہ بٹھلایا **ف** ڈول کھینچنے سے مراد دین کی سرداری ہی اس حدیث مین ترقی اسلام اور صدیقؓ و فاروقؓ کی خلافت کا اشارہ ہی یعنی حضرت کے بعد صدیقؓ خلیفہ ہونگے اور ایک دو ڈول آہستگی سے نکالینگے یعنی خلافت کی مدت کم ہوگی اونکے وقت مین اسلام عالم مین خوب نہین پھیلیگا چنانچہ حضرت صدیقؓ صرف دو برس خلیفہ رہے اس مین مسیلمہ کذاب اور مرتدون کو مار کے عرب کا اسلام مضبوط کرکے شام کا کچھ ملک فتح کیا تھا کہ اونکا انتقال ہوا پھر عمر فاروقؓ خلیفہ ہوے دس برس خلیفہ رہے آپ کے وقت مین عالم مین خوب اسلام ظاہر ہو گیا ملک شام اور مصر اور ایران اور عراق اور اکثر روم فتح ہوا چار ہزار بڑے بڑے شہر مع پرگنات فتح ہوے اور چار ہزار جامع مسجد طیار ہوئین اور چار ہزار بتخانے توڑے گئے اور بیشمار خزانے مسلمانون مین تقسیم ہوے **حدیث** ابو ہریرۃ بینا انا نائم رأیتنی فی الجنۃ فاذا امرأۃ تتوضأ الی جانب قصر فقلت لمن ہذا القصر قالوا لعمر فذکرت غیرتہ فولیت مدبرا ترجمہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حالت خواب مین مین نے اپنے تئین بہشت مین دیکھا پھر یکایک ایک عورت محل کیطرف وضو کرتی نظر پڑی سو مین نے دریافت کیا کہ یہ کسکا محل ہی فرشتون نے کہا کہ عمرؓ کا محل ہی پس مین عمرؓ کی غیرت یاد کرکے پیٹھ پھیر کر چلا آیا یعنی مرد کو

اپنی عورت کے پاس غیر مرد کے دیکھنے سے غیرت اور جوش آتا ہی اسواسطے مین اوس عورت پاس نہین گیا **ف** بخاری شریف مین پوری روایت یون ہی کہ عمر فاروقؓ نے جب حضرت صلعم سے یہ سنا تو رونے لگے اور عرض کی کہ یا حضرت کیا آپ ہی پر مجکو غیرت آئیگی یعنی یہ بات مجھسے ممکن نہین ہی اس حدیث مین حضرت عمرؓ کو بہشت کی بشارت ہی اور وہ عورت وضو کرنے والی حور تھی **حدیث** ابو هريرة قد كان قبلكم من بني اسرائيل رجال يكلمون من غير ان يكونوا انبياء فان تكن في امتي احد فعمر **ترجمہ** ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا مقرر پہلے تمسے بنی اسرائیل مین ایسے مرد ہوتے تھے جنسے کلام ہوتا تھا یعنے خدا کی طرف سے اونکے دل مین الہام ہوتا تھا یا فرشتے کلام کرتے تھے حال آنکہ وہ پیغمبر نہوتے تھے سو ویسا مرد میری امت مین ہوگا تو عمر فاروقؓ ہوگا **ف** بیشک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سب امتون سے افضل ہی تو جب اگلی امتون مین صاحب الہام اور کلام ہوے تو اس امت مین بطریق اولی ہونا چاہیے اس حدیث سے کمال مناقب جناب فاروقؓ اعظم کا ثابت ہی **حدیث** سعد بن ابي وقاص وابو هريرة والذي نفسي بيده ما لقيك الشيطان سالكا فجا قط الا سلك فجا غير فجك هذه رواية سعد وفي رواية ابي هريرة قط سالكا فجا **قاله** لعمر بن الخطاب رضي الله عنه **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بخاری اور مسلم مین روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم اوسکی جسکے قابو مین میری جان ہی کہ نہین ملتا تجھے شیطان کسی راہ مین چلتا ہوا ہرگز مگر چل کھڑا ہوتا ہی اوس راہ مین جو تیری راہ کے سوا ہی یہ روایت سعدؓ کی ہی اور ابوہریرہؓ کی روایت مین قط کا لفظ سالکا فجا کی لفظ پر مقدم ہی لیکن مطلب مین کچھ فرق نہین ہی یہ حدیث عمر فاروقؓ کے حق مین فرمائی **ف** مصابیح مین روایت ہی کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آنے کی اجازت مانگی اور حضرت کے پاس قریش کی عورتین چلا چلا کر باتین کر رہی تھین جب حضرت عمرؓ کے آنے کی خبر ہوئی تو

جنکو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے مسلم
ف بخاری و مسلم اعداء قوی

سب پردے مین ہوگئین جب عمر فاروق رضی اندر آئے تو حضرت کو ہنستا پایا عرض کیا اللہ
آپ کو خوش رکھے یا رسول اللہ کیا سبب ہے ہنسی کا حضرت صلعم نے فرمایا کہ مجکو عورتون سے
تعجب آیا کہ میرے پاس باتین کرتی تھین جب تمھاری آواز سنی تو سب پردے مین ہوگئین
عمر رضی اللہ عنہ نے عورتون سے کہا ای دشمن اپنی جانون کی تم مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلعم
سے نہین ڈرتین عورتون نے کہا کہ ہان ہم تمسے ڈرتے ہین کہ تم سخت مزاج ہو تب حضرت نے
یہ حدیث فرمائی یعنی تمھاری مضبوطی اور کڑے پن سے شیطانی کام تمھارے گرد بھٹک
نہین سکتے حرام کامون کا کیا ذکر ہے کہ تمھارے روبرو مباح کام کرنے سے بھی لوگ
ڈرتے ہین اس حدیث سے کمال پابندی دین اور امر حق مین شجاعت اور جوانمردی حضرت
عمر رضی کی ثابت ہوئی **حدیث** اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى لِسَانِ عُمَرَ ترجمہ بیشک اللہ
نے عمر کی زبان پر حق بات جاری کی ہے **حدیث** حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہین
ہم کچھ بعید نجانتے تھے اس بات کو کہ سکینہ زبان عمر پر ناطق ہو رہا ہے **ف** مراد سکینہ سے
وہ بات ہے جسپر نفوس مطمئن اور قلوب ساکن ہون اور یہ ایک امر غیبی ہے **حدیث** جابر رضی
کہتے ہین عمر فاروق رضی نے ابوبکر صدیق رضی سے کہا یَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ای بہتر تمام آدمیون مین بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ابوبکر رضی نے کہا سنو اگر تم ایسا
کہتے ہو تو مین نے بھی حضرت صلعم سے سنا ہے کہ فرماتے تھے مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ
مِّنْ عُمَرَ نہین طلوع ہوا شمس اوپر کسی آدمی کے جو بہتر ہو عمر رضی سے **حدیث** لَوْ كَانَ
بَعْدِيْ نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ ترجمہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر بعد میرے کوئی نبی
ہوتا تو البتہ عمر ہوتا **حدیث** بُرَيْدَہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین ایک جاریہ دف بجاتی
تھی اس درمیان مین ابوبکر رضی آئے پھر علی رضی پھر عثمان رضی اور وہ اوسی مین مشغول رہی
جسوقت عمر فاروق رضی آئے دف رکھکر اوسپر بیٹھ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
اِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ بیشک شیطان تجھسے ڈرتا ہے ای عمر رضی **حدیث**

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ ایک جاریہ حبشیہ ناچتی تھی اور گرد اوسکے کچھ لڑکے جمع تھے اور مین حضرت کے پس پشت آپ کے کندھے اور سر کے درمیان سے اوسکا تماشا دیکھتی تھی کہ اتنے مین عمرؓ آگئے لوگ چلدیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنِّي لَاَنْظُرُ اِلٰی شَیَاطِیْنِ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ یعنی مین دیکھتا ہون طرف شیاطین انس و جن کے کہ بھاگتے ہین عمرؓ سے **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمرؓ میرے ساتھ ہی اور مین عمرؓ کے ساتھ ہون اور حق عمرؓ کے ساتھ ہی جہان کہین وہ ہو **حدیث** فرمایا آپ نے نہین ملا شیطان عمرؓ سے لیکن منہ کے بل گرا اور نہین سنی اوسنے آہٹ عمرؓ کی مگر بھاگا **حدیث** فرمایا آپ نے رضا رب کی رضاے عمرؓ ہی **حدیث** اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عمرؓ تو صاحب اے رشید ہی اسلام مین **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے مصافحہ عمرؓ کا اللہ تعالی سے ہوگا اور اول سلام اللہ تعالی سے عمرؓ کا ہوگا اور اول اللہ تعالی عمرؓ کا ہاتھ پکڑکے جنت مین داخل کریگا

فصل چہارم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت کے بیان مین

بعد انتقال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بروز سہ شنبہ تمام مسلمانون نے بیعت کی ماہ جمادی الاول ۱۳ھ ہجری مین آٹھ دن باقی تھے پس آپ منبر پر چڑھے اور ایک درجہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کی جگہ سے نیچے بیٹھے اور قدم زمین پر رکھے لوگون نے عرض کیا کہ جہان حضرت ابوبکرؓ بیٹھتے تھے وہان آپ کیون نہین بیٹھتے فرمایا کہ اونکے پاؤن کی جگہ بیٹھنا میرے لیے فخر ہی پھر کھڑے ہوکر اللہ تعالی کی حمد و ثنا کی اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا اور یہ خطبہ باآواز بلند پڑھا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّي دَاعٍ فَامِنُوْا اَللّٰهُمَّ اِنِّي غَلِیْظٌ فَلَیِّنِّيْ لِاَهْلِ طَاعَتِكَ بِمُوَافَقَةِ الْحَقِّ اِبْتِغَاءَ وَجْهِكَ وَالدَّارِ الْاٰخِرَةِ وَارْزُقْنِي الْغِلْظَةَ وَالشِّدَّةَ عَلٰی اَعْدَائِكَ مِنْ غَیْرِ ظُلْمٍ وَلَا اعْتِدَاءٍ عَلَیْهِمْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ

تنجیح فسخنی فی نوائب المنونات قصداً من غیر سرف ولا تبذیرا ولا ریاء ولا سمعة ابتغی بذلک وجهک الکریم والدار الآخرة وارزقنی خفض الجناح ولین الجانب للمؤمنین فانی کثیر الغفلة والنسیان والهمنی ذکرک علی کل حال پھر فرمایا الا ورب الکعبة لاحملنهم علی الطریق ترجمہ ای لوگو بیشک مین چرواہا تمھارا ہون پس امن مین ہو تم کہ اللہ میرے مین سخت ہون پس میرے دل مین اپنی فرمانبرداری ڈال حق کی موافقت اور طلب رضامندی تیری ذات اور دار آخرت کے ساتھ اور نصیب کر مجکو سختی اور شدت اپنے دشمنون پر بغیر ظلم اور تعدی کے ای اللہ میرے مین بخیل ہون پس سخی کر مجکو مصائب زمانہ مین بغیر اسراف اور تبذیر اور ریا اور سمع کے طلب کرتا ہون مین ساتھ اسکے تیری ذات کریم اور دار آخرت کو اور نصیب کر مجکو جھکانا بازوون کا اور نرم کرنا پہلو ونکا مومنون کے لیے پس بیشک مین بہت غفلت کرنیوالا ہون اور بہولنے والا ہون اور میرے دل مین اپنی یاد ڈالدے ہر حال مین آگاہ ہو ای لوگو قسم ہی رب کعبہ کی البتہ چلاؤنگا مین اونکو راہ حق پر اور آپ کی خلافت مین بہت سے شہر فتح ہوے ازانجملہ دمشق ہے اسکو روم کے ہاتھ سے نکال لیا اور طبریہ قیساریہ فلسطین عسقلان اور خود شفس بیت المقدس کو صلحاً فتح کیا اور بعلبک حمص حلب قنسرین انطاکیہ جلولا اور رقہ حران موصل جزیرہ نصیبین آمد رہا قادسیہ مدائن کو فتح کیا ملک فارس زائل ہوگیا یزدجرد بھاگ گیا اور فرغانہ و ترک کے پاس پناہ پکڑی اور تستر کور دجلہ ابلہ کور اہواز جابیہ نہاوند اصطخر و اصفہان و بلاد فارس و تستر سوس ہمدان نوبہ تبریز آذربیجان اور بعض عمال خراسان فتح کیا اور نیز اسکندریہ طرابلس غرب سواحل متصلہ اوسکے مفتوح ہوے امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ نے ان فتوحات کا ذکر بقید سنہ کے تحریر کیا ہی اور لکھا ہی کہ سنہ ہجری مین مسجد نبوی کو بڑھایا اور اسی سال حجاز مین قحط پڑا اوسکو عام الرمادہ کہتے ہین اور آپ نے حضرت عباسؓ کو لیکر نماز استسقا پڑھی اوسوقت آپ کے دوش مبارک پر چادر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تھی اور آپ سے بہت کرامات ظاہر ہوے منجملہ اونکے چند مذکور ہوتے ہین کرامت حضرت عمرو بن العاصؓ نے جب مصر فتح کیا تو اہل مصر نے

آکر عرض کیا کہ دریائے نیل ہر سال ایک لڑکی باکرہ لیا کرتا ہے جو بہت خوبصورت ہوتی ہے ورنہ وہ جاری نہیں رہتا ہے اور شہر ویران ہو جاتے ہیں قحط آجاتا ہے عمرو بن العاص نے ایک قاصد پاس آپ کے بھیجا اور اس حال کی خبر کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عمرو عاص کو تحریر فرمایا کہ دین اسلام قاطع امور جاہلیت ہے اور ایک پرچہ کاغذ روانہ کیا اور فرمایا کہ اسکو نیل میں ڈالدو اوسپر تحریر تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِلٰی نِیْلِ مِصْرَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنْ کُنْتَ تَجْرِیْ مِنْ قِبَلِکَ فَلَا تَجْرِ وَاِنْ کَانَ اللّٰہُ الْوَاحِدُ الْقَھَّارُ ھُوَ الَّذِیْ یُجْرِیْکَ فَنَسْاَلُ اللّٰہَ الْوَاحِدَ الْقَھَّارَ اَنْ یُّجْرِیَکَ ترجمہ شروع ساتھ نام اللہ رحمن اور رحیم کے یہ خط ہے طرف سے بندہ اللہ امیر المومنین کے طرف نیل مصر کے اما بعد پس اگر جاری ہے تو اے نیل اپنی ذات سے سو تو نہ جاری ہو اور اگر اللہ واحد قہار نے تجکو جاری کیا ہے پس میں سوال کرتا ہوں اللہ واحد قہار سے یہ کہ جاری کرے تجکو عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے وہ پرچہ کاغذ دریا میں ڈال دیا اللہ تعالیٰ نے نیل کو سولہ گز بلند جاری کر دیا اور وہ طریقہ بد اہل مصر سے مٹ گیا سبحان اللہ تعالیٰ آپ کی اس کرامت سے ہزاروں جانیں لڑکیوں کی بچیں اور شہر بھی آباد رہا اور آجتک دریائے نیل خشک نہیں ہوا **کرامت** ابو القاسم بن بشران نے فوائد میں لکھا ہے کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک شخص سے پوچھا تیرا کیا نام ہے اوسنے کہا جمرہ فرمایا تو کس کا بیٹا ہے کہا شہاب کا فرمایا تو کس قبیلہ کا ہے کہا حرقہ کا فرمایا تیرا مسکن کہاں ہے عرض کیا حرہ فرمایا کونسا حرہ کہا ذات اللظی فرمایا آپ نے اَدْرِکْ اَھْلَکَ فَقَدِ احْتَرَقُوْا یعنی تو اپنے اہل و عیال سے جا کر مل وہ آگ میں جل گئے ہیں جسوقت وہ شخص اپنے مکان گیا دیکھا کہ واقعی سب جل گئے تھے **کرامت** ابو ہدبہ حمصی کہتے ہیں کہ آپکو خبر ہوئی کہ اہل عراق نے اپنے امیر کو سنگسار کیا آپ غضبناک ہو کر باہر آئے اور نماز پڑھی اور نماز میں سہو ہو گیا جب سلام پھیرا دعا کی اَللّٰھُمَّ اِنَّھُمْ قَدْ لَبَّسُوْا عَلَیَّ فَالْبِسْ عَلَیْھِمْ وَعَجِّلْ عَلَیْھِمْ بِالْغُلَامِ الثَّقَفِیِّ یَحْکُمُ فِیْھِمْ بِحُکْمِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَقْبَلُ مِنْ مُّحْسِنِھِمْ وَلَا یَتَجَاوَزُ عَنْ مُّسِیْئِھِمْ ترجمہ اے اللہ میرے بیشک شبہ میں ڈالا اونھوں نے مجکو پس تو

مین ڈال ونکو اور تعجیل کراو پراو نکے ساتھ ایک لڑکے ثقفی کے کہ حکومت کرے اونمین مثل حکومت
جاہلیت کے نہ قبول کرے اونکے اچھون سے اور نہ درگذر کرے اونکے برون سے سیوطیؒ نے
کہا یہ اشارہ طرف حجاج کے ہی اور ابن لہیعہ نے کہا اوس دن حجاج پیدا نہوا تھا یعنی قبل واقعہ کے
خبر دی **کرامت** عمرو بن الحارثؓ کہتے ہین حضرت عمر فاروقؓ ایک مرتبہ جمعہ کے دن خطبہ پڑھ
رہے تھے کہ دو بار یا تین بار با آواز بلند آپ نے فرمایا یاساریۃ الجبل یعنی ای ساریہ پہاڑ پر چڑھ جا
پھر بدستور خطبہ پڑھنے لگے کچھ لوگون نے خیال کیا کہ یہ کیا مجنون ہو گئے ہین کہ خطبہ چھوڑ کر
کہتے ہین کہ ای ساریہ پہاڑ پر چلا جا حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ آپ سے خوش طبعی کرتے تھے
اونھون نے عرض کیا ای امیرالمومنین تم لوگون کو اپنے حق مین گفتگو کی جگہ دیتے ہو خطبے
کے اندر ساریۃ الجبل کہنے لگے یہ کیا بات ہی آپ نے فرمایا واللہ مین نے ساریہ اور اوسکے
اصحاب کو دیکھا کہ پہاڑ کے پاس ہین اور دشمن اونکے سامنے اور پیچھے ہین تو مجھسے نرہا گیا مین نے
پکار کر کہا کہ ای ساریہ پہاڑ پر چڑھ جا تھوڑے دن گذرے کہ ساریہ کا قاصد آیا اور خط لایا
کہ دن جمعے کے دشمن ہمارے سامنے آئے اور ہمنے نماز صبح سے جمعے کی نماز تک اونسے مقابلہ کیا
یہانتک کہ آفتاب جھکا اور دشمن ہمپر غالب ہو گئے پس یک منادی کی ندا سنائی دی
کہ وہ کہتا تھا یا ساریۃ الجبل اور بار بار اس آواز کو سنا پس ہم پہاڑ پر چڑھ گئے اور اللہ تعالی نے ہمکو غالب کیا

فصل پنجم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے اخلاق و عادات و پند و نصائح مین

آپکی عادت شریف تھی کہ قصابخانہ مین جایا کرتے جس شخص کو دیکھتے کہ دو روز برابر اسنے
گوشت خرید کیا ہی اوسکو دُرّے سے مارتے اور خود بھی کبھی دو سالن یکجا نکھاتے آپکی قمیص
مین چار پیوند لگے تھے اور ازار مین ایک پیوند چمڑے کا تھا ایک دن نماز جمعہ مین دیر کو
تشریف لائے اور عذر کیا کہ میرے کپڑے میلے تھے مین اونکو دھوتا تھا اور دوسرا کپڑا نہ تھا ایک
مرتبہ مدینہ منورہ سے حج کے لیے گئے بالکل بے تکلفی کے ساتھ نہ ڈیرہ تھا نہ خیمہ کوئی کمل وغیرہ
آپ کے اوپر تان دیا جاتا تھا اور اسیطرح واپس تشریف لائے سبحان اللہ امیرالمومنین کی

یہ حالت تھی جائے غور ہے **حکایت** عبید اللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عباسؓ کے مکانکا
پرنالہ حضرت عمرؓ کے راستہ میں تھا روز جمعہ ایکدن حضرت عمرؓ کپڑے پہنے ہوئے جارہے تھے
اور حضرت عباسؓ کے واسطے اس روز دو چوزے ذبح کیے گئے تھے حضرت عمر جب پرنالے کے نیچے
سے گذرے تو خون ملا ہوا پانی اونکے کپڑون پر گرا آپکو گھر آکر کپڑے بدلنا پڑے پھر آکر نماز پڑھی اور
اوس پرنالے کے اوکھیڑ دینے کا حکم دیا اسکے بعد حضرت عباسؓ اونکے پاس آئے اور کہنے لگے
کہ یہ پرنالہ اس جگہہ پر ہے جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو لگایا تھا آپ اسبات کو سنکر
کانپ اوٹھے اور حضرت عباسؓ کو کہا تمھین خدا کی قسم ہے جبتک اس پرنالہ کو وہین نرکھدو
اور کوئی کام نکرنا چنانچہ وہ وہین رکھا گیا سبحان اللہ کیا اتباع ہے فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا **حکایت** ایک شخص آپ کے پاس اپنی زوجہ کا شکوہ لیکر آیا اور دروازہ پر انتظار مین
بیٹھا دفعتًا اوسنے سنا کہ آپکی بی بی آپ سے گفتگوے سخت کر رہی ہین اور آپ خاموش ہین
کچھ جواب نہین دیتے ہین وہ وہانسے اوٹھکر چلا اور دل مین خیال کیا کہ جب امیر المومنین کا یہ
حال ہے تو پھر مین کیا چیز ہون اتنے مین آپ باہر تشریف لائے اور اوس شخص کو پکارا اور
دریافت کیا ای بھائی تیرا کیا کام ہے عرض کیا مین اپنی عورت کی بدخلقی کا شکوہ لایا تھا لیکن جب مین نے
سنا کہ خود حضور کے یہان وہی معاملہ درپیش ہے واپس چلا آپ نے جواب دیا میرے تحمل کی وجہ
یہ ہے کہ بی بی کے حقوق مجھپر ہین میری روٹی پکاتی ہے میرے کپڑے دھوتی ہے میری اولاد کو
دودھ پلاتی ہے اور یہ امور کچھ اوسپر واجب نہین ہین اور اوسکے سبب سے میرا دل حرام سے
بچا رہتا ہے بس مین بھی اوسکی سخت گوئی کا تحمل کرتا ہون اوس شخص نے کہا میری جورو کا
بھی یہی حال ہے فرمایا بھائی تو بھی تحمل کر یہ چند روز کی باربرداری ہے آپکے حال شریف مین
لکھا ہے کہ آگ کے قریب ہاتھ لیجاتے اور فرماتے یا ابن الخطاب ھل لک علیٰ ھذا صبر
ای بیٹے خطاب کے کیا تو اس آگ پر صبر کرسکتا ہے یہ کہتے اور زار زار روتے یہانتک کہ چہرہ سیاہ
خطوط ہو گئے تھے اور فرماتے ہے کوئی جو اس خلافت کو لے لے کاش مین پیدا نہوا ہوتا

میری ماں نے مجکو نہ جنا ہوتا کاش مین کچھ چیز نہوتا مین نسیًا منسیًا ہوتا سبحان اللہ یہ حال ہو اوس
شخص کا جو دوزخ سے آزاد جنت کا مستحق ہو افسوس ہی ہمارے حال پر کہ باوجود لاعلمی کے کہ نہین
جانتے ہین کہ کس درجہ مین دوزخ کے ہمارا ٹھکانا ہی اللہ تعالی کے معاصی کا کچھ بھی خوف نہین
ہی حسانؓ ایکدن مسجد نبوی مین شعر پڑھ رہے تھے اور حضرت عمرؓ جا پہونچے فرمایا کہ رسول اللہؐ کی مسجد مین
تم شعر پڑھتے ہو اونھون نے جواب دیا مین اوسوقت پڑھتا تھا جب آپ سے بہتر اس مسجد مین
موجود تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ یہ جواب سنکر خاموش ہوگئے زید بن وہب
کہتے ہین کہ مین نے حضرت عمر کو بازار مین جاتے ہوے دیکھا آپ کے اوپر ایک چادر تھی جسمین چودہ
پیوند لگے ہوے تھے اور بعض اونمین چمڑے کے تھے زید بن ثابت کا قول ہی کہ مین نے حضرت
عمرؓ کو ایک چادر اوڑھے ہوے دیکھا جسمین سترہ پیوند لگے ہوے تھے مین یہ دیکھکر رو پڑا
اور روتا ہوا گھر چلا گیا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے حضرت عمر کو اونکے زمانہ خلافت مین
دیکھا کہ آپ کے کندھون کے درمیان کرتے مین تین یا چار پیوند تلے اوپر لگے ہوے تھے
انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہین کہ حضرت عمرؓ کے واسطے خشک کھجورون کا ایک صاع رکھا جاتا
تھا آپ اوسکو ردی کھجورون تک کھا لیتے تھے ایک دفعہ بسبب قحط کے غلہ وغیرہ گران ہوگیا تو
حضرت فاروقؓ نے جو کی روٹی کھانی شروع کی مگر وہ آپ کے معدے کے موافق نہ آئی اور تکلیف
دینے لگی اس حال مین وہ اپنے پیٹ پہ ہاتھ پھیر کر کہا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اسکے سوا اور کچھ نہین
ملیگا جبتک خدا مسلمانون کو ارزانی نہ بخشے آپ دعا کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً
فِي سَبِيلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِي فِي بَلَدِ رَسُولِكَ اے اللہ نصیب کر مجکو شہادت اپنی راہ مین
اور موت دے مجکو اپنے حبیب کے مدینے مین اور فرماتے تھے اگر خوف حساب کا نہوتا تو
حکم کرتا کہ ایک بکری میرے واسطے تنور مین بریان کرو ایکدفعہ عراق سے کچھ لوگ آپکی
خدمت مین حاضر ہوے جب وقت کھانے کا ہوا تو وہی لوگ آپ کے ہمراہ کھانے لگے آپ نے
اون لوگون کی طرف نظر کی اور معلوم فرمایا کہ وہ بخوشی خاطر نہین کھاتے ہین فرمایا اے اہل عراق

اگر مین چاہتا تو میرے واسطے پر تکلف کھانا تیار ہو سکتا تھا لیکن ہم بعوض نعمائے دنیا کے ذخیرہ آخرت کرتے ہین اور یہ آیت پڑھی اَذْهَبْتُمْ طَیِّبٰتِكُمْ فِیْ حَیَاتِكُمُ الدُّنْیَا وَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهَا یعنی لیگئے تم عمدہ چیزین اپنی زندگی دنیا مین اور فائدہ اوٹھالیا ساتھ اوسکے **حکایت** ایک روز آپ مسجد سے باہر نکلے اور جارود عبدی آپ کے ساتھ تھے راہ مین ایک عورت ملی آپنے اوسکو سلام کیا اوسنے بعد جواب سلام کے کہا رُوَیْدَكَ یَا عُمَرُ حَتّٰی اُكَلِّمَكَ كَلِمَاتٍ قَلِیْلَةٍ یعنی ای عمر ٹھہر و مین آپ سے ذراسی بات کہونگی فرمایا کہو کہا ای عمر مجھے وہ وقت یاد ہی کہ تمہارا نام عمیر تھا اور تم سوق عکاظ مین لڑکون سے کشتی کیا کرتے تھے بعد اوسکے کچھ زیادہ زمانہ نگذرا کہ آپکا نام عمر ہوا پھر زیادہ زمانہ نہ گذرا کہ امیر المومنین کہلائے سو تم اللہ سے حق مین رعیت کے ڈرا کرو اور جان لو کہ مَنْ خَافَ الْمَوْتَ خَشِیَ الْفَوْتَ جو ڈرا موت سے ڈرا فوت سے آپ یہ سنکر رو دیے جارود نے کہا تحقیق تو نے جرات کی امیر المومنین پر اور رولایا اونکو حضرت عمر فاروق نے فرمایا ای جارود کہنے دو اسکو جو کچھ کہے یہ خولہ بنت حکیم ہی اللہ تعالی نے اسکی بات سات آسمانون کے اوپر سے سنی پس عمر کو ضرور ہی کہ اسکی بات سنے مراد اللہ تعالی کے سننے سے یہ آیت ہی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْۤ اِلَی اللّٰهِ **حکایت** اعمش سے روایت ہی کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بائیس ہزار درہم آئے وہ اوس مجلس سے نہ اوٹھے یہانتک کہ کل درہم تقسیم کر دیے اور آپکی عادت تھی کہ جب کوئی شی اپنے مال مین سے اچھی معلوم ہوتی اوسکو خیرات کر دیتے اس امر سے پابندی اللہ تعالی کے اس حکم کی پائی گئی لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اکثر شکر صدقہ مین دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے مین اسکو دوست رکھتا ہون آپنے ایک ہزار غلام اپنے غلامون سے آزاد کر دیے اور جب کسی غلام کو پابند نماز پاتے آزاد کر دیتے اور اس قسم کی کئی ایک روایتین ہین کہ اصحاب رسول اللہ اور اور لوگون نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بقاے دولت اور اظہار عزت و شوکت وغیرہ کے

خیال سے اس طرز زندگی کو بدلنے اور خوراک اور پوشاک بہتر استعمال کرنے کے واسطے کہا مگر حضرت
عمرؓ نے ایسی صلاحون کو کبھی قبول نکیا چنانچہ ایک روایت اونمین سے یہہ ہے کہ ایک دن اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پچاس آدمیون کے قریب جمع ہوے اور آپسمین باتین کرنے لگے کہ
حضرت فاروق اعظم کے زہد اور جبہ کو تم دیکھتے ہو کہ کس قسم کا ہے اللہ نے اونکے ہاتھ پر قیصر اور
کسریٰ کی ولایتین اور مشرق و مغرب کے اطراف فتح کر دیے عرب اور عجم کے قاصد انکے پاس آتے ہین
اور اس جبہ کو جسمین بارہ پیوند لگے ہوے ہین دیکھتے ہین کاش تم لوگ اونکو صلاح دیتے
کہ بجاے اس جبہ کے عمدہ نرم کپڑا پہنتے جس سے اونکی شان و شوکت ظاہر ہوتی اور اون کا
دسترخوان ایسا وسیع ہوتا کہ صبح و شام انصار و مہاجرین اونکے ساتھ کھانا کھاتے سب نے تجویز کی
کہ حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ سے اونکو کہلوایا جاے حضرت علیؓ سے جب گفتگو ہوئی تو اونھون
نے فرمایا کہ ازواج النبیؐ سے کہو وہ امہات المومنین ہین اونسے کہلوانا اچھا ہوگا پس حضرت عائشہؓ
اور حضرت حفصہؓ سے درخواست کی گئی کہ وہ کہین حضرت حفصہؓ نے کہا کہ مین نہین خیال کرتی
ہون کہ وہ اوسکو مانینگے مگر کہنے مین کچھ حرج نہین آخر یہ دونون آپ کے پاس گئین اور یہ ذکر کرنا
شروع کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا تو اسطرح گذر گیا کہ
اونھون نے دنیا کا ارادہ کیا اور نہ دنیا نے انکا لیکن تمھارے ہاتھ پر اللہ تعالے نے قیصر اور کسریٰ کے
خزانے کھولدیے ہین اور ملک فتح ہوگئے ہین عرب اور عجم کے قاصد تمھارے پاس آتے ہین
اور یہ جبہ جسمین بارہ پیوند لگے ہین تمھارے اوپر دیکھتے ہین اچھا ہوتا کہ آپ اسکو بدل دیتے اور
باریک کپڑا پہنتے اور دسترخوان کو وسیع کرتے حضرت عمرؓ یہ باتین سنکر رونے لگے اور پھر اونسے مخاطب
ہو کر فرمایا کہ تم بتاؤ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات مین گیہون کی روٹی دس دن یا
پانچ دن یا تین دن بھی شکم سیر ہو کر کھائی ہے یا ہمیشہ دونون وقت کھانا میسر آیا ہے اونھون نے
جواب دیا کہ نہین پھر فرمایا کہ تم رسول اللہ کی ازواج اور امہات المومنین ہو اور تمھارا سب مومنون
اور خاصکر مجھپر حق ہے تم میرے پاس آئین لیکن تمنے مجھے دنیا کی رغبت دی اور مین جانتا ہون

کہ رسول اللہ اون کا جبہ پہنا کرتے تھے جسکی سختی سے کئی دفعہ آپکا جسم مبارک چھل گیا کیا تم اسکو
نہیں جانتی ہو اونھوں نے جواب دیا ہاں پھر حضرت عمرؓ فرمایا کہ رسول اللہ کبھی نرم بستر پر نہیں سوئے
کیا تمھارے گھروں میں کوئی فرش یا بچھونا بچھانے کے واسطے تھا کیا چٹائی کے نشان اونکے
پہلووں میں نہیں پڑ جاتے تھے اے حفصہؓ کیا تو نے ایک دفعہ نہیں بیان کیا تھا کہ میں نے
ایکدن ایک کپڑا یکو دوتہ کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے بچھا دیا تھا اور آپ اوسکی نرمی
کے سبب ایسے سو گئے کہ بلالؓ کی اذان سے قبل نہ اوٹھے اور مجھکو فرمانے لگے کہ اے حفصہؓ تو نے
آج کیا کیا کہ کپڑا تہ کرکے بچھا دیا جسکے سبب میں صبح تک سوتا رہا اور فرمایا کہ میرا اور دنیا کا کیا
علاقہ ہی اور نرم بستروں سے میرا کیا کام ہی کیا تم نہیں جانتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اگلے پچھلے سب گناہ مغفور تھے لیکن ہمیشہ بھوک اور بیداری اور رکوع وسجود اور گریہ و
زاری اور عجز و نیاز بدرگاہ باری اور بیقراری میں رات دن گذارتے تھے یہانتک کہ خدا نے
اونکو اپنی رحمت اور رضوان کی طرف بلا لیا عمرؓ نہ کھاویگا اور نہ پہنے گا اوسکی حالت اوسکے دونوں
صاحبوں کے مانند رہیگی وہ ترکاریوں میں سوائے زیتون کے جمع نکریگا اور مہینے میں ایکبار
سے زیادہ گوشت نہ کھائیگا غرض وہ دونوں بیبیاں یہ سنکر چلی آئیں اور اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو یہ ماجرا سنا دیا یہ ذکر ازالۃ الخفا باب تصوف وسلوک میں ہی آپ کی طبیعت سے گو ابتدائی
سختی اور درشتی جاتی رہی تھی مگر اسکا یہ مطلب نہیں ہی کہ سوائے نرمی کے کچھ بھی درشتی
نہیں کرتے تھے بلکہ جہاں سختی مناسب ہوتی تھی سختی اور جہاں نرمی واجب ہوتی تھی وہاں
نرمی کرتے تھے آپکا رعب جیسا کہ بادشاہ اور معلم وغیرہ کا ہونا چاہیے دلوں میں موجود تھا یہ مشہور
ہی کہ لوگ اوروں کی تلوار سے ایسا نہ ڈرتے تھے جیسا آپ کے دُرّے سے ڈرتے تھے جسکو خود
ہی دست مبارک سے بنایا تھا لکھا ہی کہ حضرت عمر فاروقؓ دُرّہ ہاتھ میں لیے مدینہ کے کوچوں
اور بازاروں میں پھرتے تھے اور عین موقع پر مجرم کو سزا دیتے تھے اور یہ بات ضرب المثل ہو گئی
کہ حضرت عمر کا دُرّہ دوسروں کی تلوار سے زیادہ خوفناک ہی مگر باایں ہمہ وہ رحم دل تھے اور یتیموں اور

بیواؤنکی مدد کرنے اور حاجت روائی کرنے کے بیشمار حالات بیان کیے گئے ہین اصل یہ ہی کہ آپکا
رعب اور جلال کچھ مصنوعی نہ تھا کہ بدلنے سے بدل سکتا یہ رعب آپکا قدرتی طور پر نمایان تھا چنانچہ
سفر شام مین جب آپ اسقف پادری کے گھر مین ٹھہرنے کے واسطے جاتے تھے تو اوسنے دیکھکر
حضرت عمرؓ کو پہچان لیا کہ یہی امیر المومنین ہین حضرت عمرؓ نے پوچھا کہ تونے مجکو کیونکر پہچانا حالانکہ کبھی
مجکو دیکھا نہ تھا اسنے جواب دیا کہ اس ہیبت سے جو آپ کے چہرے سے ظاہر ہوتی ہی **حکایت**
قیصر روم نے ایکدفعہ آپ کے پاس ایک سفیر بھیجا اور بعض روایات مین ہی کہ آپ کے قتل کرنے کی
غرض سے ایک شخص کو بھیجا وہ سمجھا کہ ایسے رعب کا شخص ہی تو اوسکی کوئی بڑی بارگاہ ہوگی
یہان مدینے مین آکر دیکھا تو رہنے کا جھونپڑا تک ٹھیک نہین ہی اور امیر المومنین ہین کہ اونکا
کہین پتہ نہین ملتا آخر ایک بڑھیا نے بتایا کہ ابھی تھوڑی دیر ہوئی فلان نخلستان مین اونکو چھوڑے
چلی آتی ہون سفیر نے جا کر دیکھا تو واقعی ایک درخت کے تلے پڑے سوتے ہین جب بیدار ہوے
تو سفیر نے اپنا مطلب عرض کرنا چاہا مگر مارے ہیبت کے نہ قدم آگے کو اوٹھتا تھا اور نہ بات
منھ سے نکلتی تھی سر سے پانون تک تھر تھر کانپ رہا تھا **شعر** ہیبت حق است این از
خلق نیست ٭ ہیبت این مرد صاحب دلق نیست ٭ آپ ہنستے کم تھے اور تعریف کو پسند
نہ کرتے تھے ایکدن ایک شخص نے آپکی تعریف کی فرمایا کہ کیا تو مجھے اور اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے
سعیدؓ بن مسیب کہتے ہین کہ حضرت عمرؓ رات کو حسب قدر ہو سکتا تھا نماز پڑھتے تھے جب
آخر رات ہوتی تو اپنے اہل کو بھی نماز کے لیے جگاتے اور الصّلوٰۃ الصّلوٰۃ کہکر اونکو پکارتے اور یہ آیت
پڑھتے وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَ
الْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوٰى **ترجمہ** اور حکم کر اپنے اہل کو نماز کا اور طلب صبر کر اوپر اوسکے نہین مانگتے ہم
تجھسے رزق بلکہ تجکو دیتے ہین اور عاقبت واسطے پرہیزگارون کے ہی آپکی عادت تھی کہ جب مال
تقسیم کرتے اول حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے تقسیم شروع کرتے ایکبار آپکے صاحبزادے
عبداللہؓ نے عرض کیا کہ اولیت کا مین مستحق ہون اسلیے کہ آپ خلیفہ ہین اور مین آپکا لڑکا

ہون آپ نے فرمایا ھَاتِ لَکَ اَبًا کَاَبِیْھِمَا وَجَدًّا کَجَدِّھِمَا حَتّٰی اُقَدِّمَکَ بِالْعَطِیَّۃِ
یعنی لے آ اپنا باپ مثل باپ اون دونون کے اور اپنا نانا مثل اونکے نانا کے یہانتک کہ مقدم
کرون مین تجکو ساتھ عطیہ کے حضرات حسنین رضی اللہ تعالی عنہما نے آکر یہ قصہ حضرت علی کرم اللہ
تعالی وجہہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تم فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس جاکر اونکو
خوش کرو اور کہو کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے عمرؓ اہل جنت کا چراغ
ہی حضرات حسنینؓ نے آکر یہ حدیث آپکو سنائی حضرت عمر فاروق کو کمال خوشی حاصل ہوئی فرمایا
اپنے باپ سے یہ حدیث لکھوا لاؤ وہ جاکر لکھوا لائے وقت انتقال اپنے فرزند سے فرمایا کہ اسکو
میرے ساتھ دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی کیا **حکایت** اوزاعیؒ کہتے ہین ایک رات تاریکی
شب مین عمر بن خطابؓ باہر نکلے حضرت طلحہؓ نے اونکو دیکھا وہ ایک گھر مین گئے پھر دوسرے
گھر مین جب صبح ہوئی حضرت طلحہؓ اوس گھر مین گئے دیکھا ایک اندھی بڑھیا اپاہج ہی اوس سے
کہا یہ آدمی یعنی عمر فاروقؓ تیرے پاس آتا ہی اسکا کیا حال ہی اوس بڑھیا نے کہا یہ اتنے دنون سے
میری خبر گیری کرتا ہی اور میرا کام کاج کرتا ہی اور میرا پاخانہ باہر لیجاتا ہی یہ سنکر حضرت طلحہؓ نے
اپنی جانب خطاب کیا اور کہا ای طلحہؓ رو نے تجکو تیری مان تو عمرؓ کی لغزشین تلاش کرتا ہی
سبحان اللہ اس حکایت سے کتنی بڑی کسر نفس اور عاجزی آپ کی ثابت ہی مناقب حسنہ
و سیرت مستحسنہ اور زہد اور شجاعت و ہیبت آپکی فوق الوصف ہی بلکہ اسی قدر کافی ہی کہ آپ
وزیر اور نائب تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ مین نے ہمراہ عمر فاروقؓ کے گیارہ حج کیے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین تین
عمرہ کیے کاتب آپ کے عبد الرحمن بن خلف خزاعی و زید بن ثابت و زید بن ارقم تھے اور
قاضی آپ کے مدینے مین زید بن ابی النمر اور ابو امیہ شریح بن الحارث کندی کوفہ مین
اور قیس بن العاص سہمی مصر مین تھے بعد اونکے کعب بن یسار ہوئے اور حاجب آپ کے برقی یا شہر
غلام آزاد آپ کے تھے اور حاکم آپکی طرف سے مصر مین عمرو بن العاص سہمی تھے پھر اونکو صعید

بدلکر بجاے اونکے عبد اللہ بن ابی سرح عامری مقرر کیا اور شام مین حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالی عنہ تھے

حلیہ شریف

آپ دراز قد جسیم رنگ سپید مائل بسرخی سرخ چشم خفیف العارضین تھے اور اضبط تھے یعنی دونون ہاتھون سے برابر کام کرتے تھے آپکی صفت توریت مین یہ ہے جو وہب نے ذکر کی قرن من حدید امین شدید یعنی ایک پہار خورد سخت امانت دار تھے

فصل ششم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی شہادت کے بیان مین

ہجرت کا تیسوان سال تھا اور دسوان سال آپکی خلافت کا بعد فراغت حج آپ مکہ معظمہ مین آئے اور چت لیٹے ہوے تھے ناگھان دونون ہاتھ طرف آسمان کے بلند کیے اور دعا کی کہ خداوندا قوت میری ضعیف ہوگئی اور بوڑھا ہوگیا مین اور رعیت میری منتشر ہوگئی پس قبض کر روح میری اپنی جانب پھر نہ ختم ہوا وہ مہینہ ذالحجہ کا کہ آپ شہید ہوگئے معدان بن ابو طلحہ سے روایت ہے کہ آپ نے درمیان خطبہ کے فرمایا کہ مجھے خواب مین مرغ نے ایک یا دو ٹھونگ ماری ہین مین نے اسکی تعبیر یہ کی ہے کہ اجل میری قریب ہے اور تم لوگ ارادہ کروگے کہ مین خلیفہ اپنا کسیکو کرون پس اللہ تعالی اپنے دین اور اپنے رسول کی خلافت کو ضایع نہین کریگا اگر موت نے میری عجلت کی تو شوری خلافت کا چھ شخصون کے درمیان مین ہے جنسے راضی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر آپ سے لوگون نے عرض کیا کہ وہ چھ شخص کون ہین فرمایا عثمان علی سعد طلحہ زبیر عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین زہری نے کہا عمر فاروق کسی مشرک بالغ کو مدینے مین نہ آنے دیتے تھے مغیرہ بن شعبہ جو والی کوفہ تھے اونھون نے آپکی خدمت مین تحریر کیا کہ یہان ایک لڑکا کاریگر فیروز نام ہے کنیت اوسکی ابولولو ہے اور وہ بہت سے کامون مین وقفیت رکھتا ہے مثل نجاری و نقاشی و سوداگری وغیرہ کے اگر آپ اوسکو بلا لیجئے تو لوگون کو بہت نفع ہوگا آپ نے اوسکو آنیکا اذن دیا مغیرہ نے فی ماہ سو درہم ٹکس مقرر کیا اسوجہ سے کہ یہ مغیرہ کا غلام تھا فیروز نے اسکی شکایت حضرت عمر سے کی آپ نے

فرمایا اَحْسِنْ اِلٰی مَوْلَاکَ وَاتَّقِ اللّٰہَ احسان کر اپنے مالک کے ساتھ اور ڈر اللہ سے تو اتنے
کام جانتا ہی بلکس کچھ زائد نہین ہی ابولؤلؤہ کو اس جواب سے کمال غصہ ہوا اور دل مین کہا کہ انکا
عدل سوائے میرے سبکو شامل ہی کیا وجہ ہی کہ میرے ساتھ انصاف نہین کرتے پس ارادہ آپکے
قتل کا کیا اور ایک خنجر دو سرا بنایا پھر اوسکو زہر مین بجھایا اور ہرمزان کو دیکھایا کہ دیکھ یہ کیسا ہی
اوسنے کہا تو جسکو اس خنجر سے ماریگا وہ زندہ نہ رہیگا ایکدن حضرت عمرؓ نے اوسکو بلوا کر فرمایا
کہ ایک ہوا چکی تیار کر جس سے تمام شہر کو آرام ہو اوسنے جواب دیا کہ آپ کے واسطے ایسی چکی بناؤنگا
کہ مشرق سے مغرب تک اوسکا ذکر ہو آپ نے فرمایا کہ یہ غلام میرے قتل کی خبر دیتا ہی طبری
کہتے ہین کعب احبار نے آکر کہا ای امیر المومنین تم وصیت کرو تین روز کے بعد تمہارا انتقال
ہوگا فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا عرض کیا مین آپکی صفت و حلیہ توریت مین پاتا ہون اب
اجل آپکی موجود ہوگئی ہی اس واقعہ کے بیان کے وقت آپ نہایت صحیح و تندرست تھے
پھر دوسرے دن کعب احبار آئے اور کہا ای امیر المومنین دو یوم گذر گئے اب صرف ایکدن
آپکی حیات کا باقی ہی صبح کو جب حضرت عمر فاروقؓ نماز کے واسطے برآمد ہوے فرمایا کہ جو
شخص نماز کو ترک کرے اوسکو اسلام سے کچھ حظ حاصل نہین ہی اور حسب عادت صفونکو
برابر کرا کے خود بھی بلاحظہ کرنے لگے ناگہان صف مین ابولؤلؤہ بھی تھا اوس شقی نے آپکو
اوسی خنجر مذکور سے تین ضربین لگائین اور ایک روایت مین چھ ضرب کا ذکر ہی منجملہ اوسکے
ایک ضرب زیر ناف لگائی اور اوسی سے آپکو قتل کیا آپ کے ہمراہ کلیب بن نصر بھی شہید
ہوے اور ایک روایت مین آیا ہی کہ ابولؤلؤہ نے سات آدمیون کو مسجد مین شہید کیا اور
ایک جماعت کو زخمی تب عبدالرحمن بن عوف نے ایک خود اوسپر کھینچ مارا پھر اوسکو پکڑ لیا
جب اوسنے اپنے تئین گرفتار پایا اپنی چھری سے اپنا گلا کاٹ لیا حضرت عمر فاروقؓ کو
جب گرمی لوہے کی معلوم ہوئی زمین پر گرے اور فرمایا لوگون مین عبدالرحمن بن عوف
ہین عرض کیا ہان ای امیر المومنین فرمایا کہو کہ لوگونکو آگے بڑھکر نماز پڑھائین پس ابن عوف نے

نماز پڑھائی اور عمر رضی اللہ عنہ زمین پر پڑے تھے پھر اونکو اوٹھا کر گھر مین لے گئے اپنے فرزند
عبد اللہؓ یا ابن عباسؓ سے فرمایا کہ باہر جا کر دیکھو مجھکو کس نے قتل کیا ہی عرض کیا ای
امیر المومنین ابو لولو غلام مغیرہ نے فرمایا اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ لَمۡ یَجۡعَلۡ قَتۡلِیۡ اِلَّا عَلٰی یَدِ
رَجُلٍ لَمۡ یَسۡجُدۡ لِلّٰہِ سَجۡدَۃً وَّاحِدَۃً سب تعریف ہی واسطے اوس اللہ کے جسنے نہین مقرر
کیا میرا قتل لیکن ہاتھہ پر اوس مرد کے جسنے ایک سجدہ بھی اوسکا نہین کیا مطلب یہ
ہی کہ مسلمانکو میرے مظلمہ سے بچایا اور فرمایا ای عبد اللہ عائیشہ رضی اللہ عنہا سے جا کر کہہ کہ آپ
مجھکو اجازت دیتی ہین کہ مین ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دفن
ہون حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اب صرف ایک قبر کی جگہ ہی وہ مین نے اپنے واسطے
رکھی تھی لیکن عمر پر سے قربان کرتی ہون آپ اس بات کو سنکر بہت خوش ہوے فرمایا جب
جنازہ تیار ہو تو وہان لیجا کر پھر اذن طلب کرنا اگر اجازت دین تو سبحان اللہ ورنہ مقابر مسلمانان
مین دفن کر دینا ای عبد اللہ اگر قوم اختلاف کرے تو تو ہمراہ اکثر کے ہونا اگرچہ تین ہی آدمی ہون
اور لوگون سے کہدے کہ لاوین آپ مہاجرین و انصار آتے تھے اور روتے اور آپکی صفت بیان کر کے اوٹھ جاتے تھے شکم مبارک سیاہ
چادر سے بندھا ہوا تھا اور خون ٹپکتا تھا لوگون نے وصیت طلب کی فرمایا کتاب اللہ پر عمل کرنا اگر اسکا
اتباع نہ کروگے گمراہ ہو جاوگے اور مہاجرین کیواسطے تمکو وصیت کرتا ہون کہ وہ لوگ تھوڑے ہین اور دوسرے بہت اور
انصار کی بھی وصیت کرتا ہون کہ وہ دین کے گھر ہین اور اعراب کی بھی وصیت کرتا ہون کہ تمھارا اصل اور مادہ
ہین اور اہل ذمہ کی وصیت کرتا ہون کہ وہ تمھارے طریق اور تمھارے کنبون کا رزق ہے اور وصیت
فرمائی کہ کفن مین اسراف نہ کرنا اگر اللہ تعالی کو منظور ہے تو وہان مجھکو بہتر کفن پہنایا
جائیگا ورنہ یہ بھی چھین لیا جائیگا اور میرے جنازہ مین عجلت کرنا اگر مجھکو اللہ کے نزدیک
کچھ مرتبہ ہی تو وہ جلد میسر ہوگا ورنہ تمھارے کندھون سے بوجھ اوتریگا بعد اسکے سکرات
موت لاحق ہوئے اور تیئیسوین سال ہجرت کے بروز پنجشنبہ اٹھائیس تاریخ ماہ ذی الحجہ کو
آپ کی روح مقدس نے جنت الفردوس کو پرواز کیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ آپؓ کے

حضرت عمر فاروقؓ کا ... اجازت حضرت عائشہؓ سے طلب کرنا

حضرت عمر فاروقؓ کا وصیت فرمانا

صاحبزادے عبداللہ کہتے ہین کہ آپ نے اپنی وفات سے پہلے دو سال پے در پے روزے رکھے عمر شریف
ترسٹھ برس کی تھی اور بعض روایت مین پینسٹھ برس کی خلافت آپ کی دس سال چھ ماہ ایکدن
کم ہوئی صہیب بن سنان رومی نے نماز جنازہ پڑھی اور حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہ مین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب دفن ہوے مرویات آپ کے کتب احادیث مین پانچ سو انتیس
حدیثین ہین نقش خاتم آپکا یہ تھا کفی بالموت واعظا یعنی نصیحت کے واسطے موت
کافی ہی آپ کے انتقال کے روز آفتاب کو گہن لگا

فصل ہفتم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد کے بیان مین نو پسر چار لڑکیان
تھین اول حضرت عبداللہ جنکی کنیت ابو عبدالرحمن تھی بچپن مین بمقام مکہ مکرمہ ہمراہ آپکے
اسلام لاے اور وقت ہجرت تیرہ برس کے تھے بدر اور احد کے سوا سب لڑائیون مین حاضر
رہے چوراسی سال کی عمر مین بمقام مکہ مکرمہ انتقال ہوگیا اور موضع فخ مین دفن ہوے
اور آپکی نسل بھی باقی ہی اور مرویات آپ کے ایک ہزار چھ سو تیس احادیث ہین اتباع سنت
مین ضرب المثل تھے مصفی شرح موطا مین آپ کے فضائل مرقوم ہین دوم عبدالرحمن اکبر
برادر عبداللہ ہین ان دونو صاحبزادون کی مان زینب بنت مظعون جمحی تھین انھون نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت پائی ہی لیکن کوئی روایت نہین کی سوم زید اکبر ان کی
مان حضرت ام کلثوم بنت علی مرتضی بنت حضرت فاطمہ زہرا ہین لکھا ہی کہ انکو ایک پتھر دو
قبیلون کی لڑائی مین لگا تھا اسی کے صدمہ سے انتقال ہوگیا انکی نسل باقی نہین ہی چہارم
حضرت عاصم انکی مان ام کلثوم جمیلہ بنت عاصم بن ثابت تھین یہ وہی عاصم ہین جنھون نے
اوس عورت کی لڑکی سے نکاح کیا تھا جو دودھ مین پانی ملاتی تھی اور اوسکی حکایت یون
ہی ابو وائل نے ذکر کیا کہ حضرت عمر فاروق کا گذر ایک بڑھیا پر ہوا وہ شیر فروش تھی سوق لیل مین
اوس سے فرمایا اے بڑھیا تو مسلمانون اور زائران بیت اللہ کو دھوکا نہ دیا کر اور دودھ مین پانی
ملاکر فروخت نکیا کر اوسنے کہا بہت اچھا پھر جب دوبارہ ادہر گذر ہوا فرمایا اے بڑھیا مین نے

اور روتا تھا محب طبری کہتے ہین کہ ایک شخص اوسکے بیٹے سے ناقل ہے کہ وہ مرد محکو بھی شیخین رضی
کے برا کہنے پر حکم کرتا تھا اور مارتا تھا لیکن مین نے یہ کام نہین کیا نعوذ باللہ من ذلک ای اللہ برتر
توہمکو توفیق عنایت فرما اپنے رسول مقبول اور اوسکے اصحاب کبار کی اطاعت اور محبت کی
اور بچا ہمکو اونکی نافرمانی او بغض و عداوت سے

باب چہارم مناقب صاحب رسول اللہ خلیفہ سوم امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ مین

فصل اول حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت اور اسم مبارک و کنیت واسلام وغیرہ مین آپ قریش مین عالی نسب ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عبد مناف مین اسطور سے مل گئے ہین کہ عفان بیٹے ابو العاص کے وہ بیٹے امیہ کے وہ عبد شمس کے وہ بیٹے عبد مناف کے آپ کے اور عبد مناف کے درمیان چار پشتین ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عبد مناف کے درمیان تین پشتہ ہین اس بنا پر آپ اقرب برسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہین ہر چہار مین والدہ آپکی اروی بنت کریز ہین وہ بیٹے ہین ربیعہ کے وہ بیٹے حبیب کے وہ بیٹے عبد شمس کے وہ بیٹے عبد مناف کے اور نانی آپکی ام حکیم عبد المطلب کی بیٹی ہیں یہ قدیمًا اسلام لائین اور دوم شہر ہجرت کی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بمقام طائف مین بعد چھ سال عام الفیل کے پیدا ہوے مسلمان ہونے سے پیشتر آپ بڑے مالدار اور قریش مین معزز و ممتاز بڑے سخی بڑے شرم و حیا والے تھے بڑے سلیم الطبع افعال جاہلیت سے بہت محفوظ رہتے تھے اسی سبب سے آپکو تشبیہ ساتھ انبیا علیہم السلام کے دی گئی ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر آپ مسلمان ہوے اوسوقت عمر آپکی اونتیس یا چھتیس سال کی تھی آپ کے اسلام کی خبر آپ کے چچا حکم بن العاص کو ہوئی وہ بہت ناراض ہوے اور آپکو رسی سے باندھا اور کہا کہ تو نے باپ دادا کا دین چھوڑ دیا اور نیا دین اختیار کیا جبتک اس نئے دین کو نہ چھوڑیگا ہرگز اس قید سے رہا نکرونگا آپ تو سچے دل سے پکے مسلمان ہو چکے تھے

کیا سمجھتے تھے اوس سختی کو اگر جان بھی جاتی رہتی ایمان نہ جاتا فرمایا قسم ہے اوسی اللہ کی جسکا دین حق
مین نے اختیار کیا ہے ہرگز نہ پھرونگا اس دین متین سے جب اس درجہ مضبوطی آپکی دیکھی عاجز
آکر چھوڑ دیا اور آپ بعد حضرت ابوبکر و علی و زید بن حارثہ رضی اللہ عنہم کے اول شخص ہین
اسلام لانے والون مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی صاحبزادی حضرت رقیہ
رضی اللہ عنہا کی شادی آپ کے ساتھ کردی پھر جب اون بی بی صاحبہ کا انتقال ہوگیا آپ نے
دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کو بھی آپ کے ساتھ بیاہ دیا حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے منقول ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ام کلثوم کو عثمانؓ
کے ساتھ بیاہ دیا فرمایا اے ام کلثوم تیرا شوہر یعنی عثمانؓ بہت مشابہ ہے تیرے دادا حضرت ابراہیم
علیہ السلام اور تیرے باپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بزرگی تمام اولاد آدم مین سوائے حضرت
عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کے کسیکو میسر نہین ہوئی کہ کسی پیغمبر علیہ السلام کی دو لڑکیان اوسکے
نکاح مین آئی ہون چونکہ دو صاحبزادیان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل دو نور کے تھین
اور وہ آپ کے نکاح مین آئین اسی واسطے آپکا لقب ذوالنورین یعنی دو نور والے ہوا پھر
جب ام کلثوم رضی اللہ تعالی عنہا کا بھی انتقال ہوگیا اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اپنی بیٹیان عثمانؓ کے نکاح مین دو وَلَوْ اَنَّ لِیْ اَرْبَعِیْنَ
اِبْنَةً لَزَوَّجْتُكَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ حَتّٰى لَا يَبْقٰى مِنْهُنَّ وَاحِدَةٌ اگر میری چالیس
بیٹیان ہوتین تو یکے بعد دیگرے اے عثمانؓ تیرے نکاح مین دیدیتا یہانتک کہ ایک بھی باقی
نہ رہتی اور ملا علی قاری رح نے شرح فقہ اکبر مین تحریر کیا ہے رُوِيَ اَنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ وَالَّذِيْ
نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ عِنْدِيْ مِائَةَ بِنْتٍ يَمُتْنَ وَاحِدَةً بَعْدَ وَاحِدَةٍ زَوَّجْتُكَ اُخْرٰى
یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہ اگر میری سو لڑکیان
ہوتین اور یکے بعد دیگرے انتقال کرتی جاتین تو مین سبکو یکے بعد دیگرے تمہارے نکاح مین دیتا

فصل دوم اون آیات کریمہ مین جو حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے

فا: حضرت عثمانؓ کے تکالیف اٹھانے کا بیان

فا: [illegible]

مناقب مین وارد ہین **آیت** الَّذِینَ یُنفِقُونَ اَموَالَهُم فِی سَبِیلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتبِعُونَ مَا
اَنفَقُوا مَنًّا وَّلَا اَذًی لَّهُم اَجرُهُم عِندَ رَبِّهِم وَلَا خَوفٌ عَلَیهِم وَلَا هُم یَحزَنُونَ
ترجمہ جو لوگ کہ خرچ کرتے ہین اپنے مال اللہ کی راہ مین پھر بعد خرچ کرنے کے احسان نہین رکھتے
ہین ایذا نہین دیتے ہین واسطے اونکے اجر اونکا ہی اونکے رب کے پاس اور نہ اونپر ڈر ہی نہ وہ غم
کھاوینگے **ف** کلبی مفسر نے کہا یہ آیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حق مین نازل ہوئی ہی
روایت ہی کہ جب غزوہ تبوک مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نقد اور مال سے بخوشی خاطر و رضائے الٰہی
مدد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے واسطے ایک شب صبح تک دعا کی یا رب رَضِیتُ
عُثمَانَ فَارضَ عَنهُ ای رب مین عثمان سے راضی ہون پس تو بھی راضی ہو پس آیہ کریمہ مذکورہ نازل ہوئی اور
آیت یَا اَیُّهَا الَّذِینَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوا اِن کُنتُم مُؤمِنِینَ
ترجمہ ای ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو باقی ہی سود سے اگر تم مومن ہو **ف** عطاء
بن ابی رباح اور عکرمہ نے فرمایا یہ آیت حضرت عثمان اور عباس رضی اللہ تعالی عنہما کی شان مین
نازل ہوئی ہی اور قصہ اسکا یہ ہی کہ ایک مرتبہ ان دونون صاحبون نے ایک شخص سے بطریق بیع سلم
کچھ کھجورین خریدکین جب وقت کھجور توڑنیکا آیا صاحب کھجور نے بمنت عرض کیا کہ نصف حق
اپنا اسوقت لے لیجیے اور بقیہ فلان وقت مع زیادتی کے ادا کرونگا اسوجہ سے کہ اگر کل قرضہ
آپکا اسوقت مین دیدونگا تو میرے اہل و عیال کو اسقدر نہ بچیگا کہ اونکے خرچ کو کفایت کرے
اونھون نے اس بات کو قبول فرمایا اور جب وقت ادائی کا آیا اوس زیادتی کو طلب کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر ہوئی آپ نے اونکو سود سے منع فرمایا اور آیہ مذکورہ نازل ہوئی
اور یہ **آیت** وَمَن یُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَاُولٰئِكَ مَعَ الَّذِینَ اَنعَمَ اللّٰهُ عَلَیهِم مِّنَ
النَّبِیِّینَ وَالصِّدِّیقِینَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصّٰلِحِینَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِیقًا **ترجمہ**
اور جو لوگ تابعداری اللہ اور رسول کی کرتے ہین پس یہی لوگ اون لوگون کے ساتھ ہین جنپر
اللہ نے انعام کیا نبی اور صدیق اور شہید اور نیکبخت اور اچھی ہی انکی رفاقت **ف**

عکرمہ نے کہا مراد شہداء سے حضرت عثمان و عمر رضی اللہ تعالی عنہما ہین اور یہ آیت وَاِذَا جَاءَكَ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِنَا فَقُلْ سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ ترجمہ اور جسوقت آوین تیرے پاس ہماری آیتین ماننے والے پس کہہ تو سلام ہی تمپر ف عطا ابن ابی رباح نے کہا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اونھین لوگون سے ہین اور یہ آیت وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلَیْنِ اَحَدُهُمَاۤ اَبْكَمُ لَا یَقْدِرُ عَلٰی شَیْءٍ وَّهُوَ كَلٌّ عَلٰی مَوْلٰىهُ اَیْنَمَا یُوَجِّهْهُّ لَا یَاْتِ بِخَیْرٍ هَلْ یَسْتَوِیْ هُوَ وَمَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَهُوَ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ترجمہ اور بتائی اللہ نے ایک مثال دو مرد ہین ایک گونگا کچھ کام نہین کر سکتا اور وہ بوجھ ہی اپنے صاحب پر جسطرف اوسکو بھیجے کچھ بھلا نہ کر لاوے کہین برابر ہی وہ اور ایک شخص جو حکم کرتا ہی انصاف پر اور ہی سیدھی راہ پر ف ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ مَنْ یَّاْمُرُ بِالْعَدْلِ سے مراد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہین کہ اونکا ایک غلام تھا او وہ غلام اسلام کو مکروہ رکھتا تھا اور حضرت عثمان کو صدقات اور نفقات سے منع کرتا تھا اور یہ آیت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ ترجمہ فرمایا اللہ تعالی نے محمد رسول ہی اللہ کا اور جو لوگ اوسکے ساتھ ہین زیادہ سخت ہین کافرون پر رحم دل ہین آپسمین ف حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ سے عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ مراد ہین اور یہ آیت وَرَبُّكَ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ وَیَخْتَارُ ترجمہ اور رب تیرا پیدا کرتا ہی جو چاہتا ہی اور جو پسند کرتا ہی ف جابر بن عبد اللہ انصاری کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے نے میرے اصحاب کو لوگون مین سے چن لیا ہے اور صحابہ سے میرے واسطے چار شخص کو پسند فرمایا اور اونھین چارون مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شمار کیا اور یہ آیت وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ترجمہ قسم اوترتے دن کی بیشک انسان بیچ نقصان کے ہی مگر جو یقین لائے اور بھلے کام کیے اور آپسمین وصیت کی دین حق کی اور وصیت کی صبر کی ف بعض

مفسرین نے فرمایا ہی کہ مراد تَوَاصَوْا بِالْحَقِّ سے عثمان رضی اللہ عنہ ہین اور یہ آیت وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصِّدِّیْقُوْنَ وَالشُّھَدَآءُ عِنْدَ رَبِّھِمْ لَھُمْ اَجْرُھُمْ وَنُوْرُھُمْ ترجمہ اور جو لوگ یقین لائے اللہ پر اور اوسکے رسولون پر وہی ہین سچے ایمان والے اور گواہ اپنے رب کے پاس واسطے اونکے مزدوری ہی اونکی اور نور اونکا ف ضحاک مفسر نے فرمایا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ انھین لوگون سے ہین اور یہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَھُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰٓی اُولٰٓئِکَ عَنْھَا مُبْعَدُوْنَ ترجمہ بیشک وہ لوگ کہ سبقت کر گئی ہی اونکے واسطے ہمارے نزدیک نیکی اونکی یہی لوگ دوزخ سے دور رہینگے ف حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ فرماتے ہین عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ انھین لوگون سے ہین

فصل سوم

اون احادیث مین جو حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کے مناقب مین ثابت ہین آپکے فضائل و مناقب بکثرت وارد ہین سو وہ فضائل آپ کے جو شامل حضرات خلفاے راشدین تھے اونکا ذکر مناقب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مین گذرا اب جو مخصوص آپکی ذات مجمع الصفات کو ہین لکھے جاتے ہین حدیث عثمان مَنْ جَھَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَلَہُ الْجَنَّۃُ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ حضرت نے فرمایا کہ جو تنگی لشکر کا سامان درست کردیگا تو اوسکے لیے بہشت ہی ف تبوک ایک مقام تھا شام کے ملک مین مدینہ منورہ سے سولہ دن کی راہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہانکی لڑائی کا ارادہ فرمایا ستر ہزار لشکر جمع ہوا سامان کچھ نہ تھا تنگی اور تکلیف بہت تھی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لشکر کے سامان کرنے والے کو بہشت کا وعدہ کیا اوسوقت حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے آدھے لشکر کا سامان کردیا چار سو اونٹ اور دو ہزار اشرفیان راہ خدا مین حاضر کین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت راضی ہوے اشرفیون کو دامن مین اوچھالتے تھے اور فرماتے تھے کہ عثمان کو اب کوئی کام ضرر نکرسکیگا کمال فضیلت آپکی اس حدیث سے ثابت ہوئی حدیث عثمان مَنْ حَفَرَ بِئْرَ رُوْمَۃَ فَلَہُ الْجَنَّۃُ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے

روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو رومہ کا کنوان کھدوا کر درست کردے اوسکے
لیے بہشت ہی **ف** رومہ ایک کنوان تھا مدینہ منورہ مین حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب وہان
تشریف لائے تو میٹھا پانی سواے اوس کنوین کے کہین نہ تھا اور وہ کنوان بگڑ گیا تھا تو آپ نے اوسکے
درست کردینے والے کو بہشت کا وعدہ فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکو بنوا
دیا اور مستحق جنت کے ہوگئے اسی مضمون کی یہ دوسری حدیث ہی **حدیث** عثمان من یشتری
بئر رومۃ فیکون دلوہ فیہا کدلاء المسلمین حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت
ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ کون ہی کہ رومہ کے کنوین کو مول لیوے پھر اوسکا
ڈول اوس کنوین مین ایسا ہو جیسے اور مسلمانون کے ڈول یعنی مول لیکر اوسکو خدا کی راہ مین وقف کردے
اپنی ملکیت مین نرکھے **ف** حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ مین
تشریف لائے تو وہان سواے ایک کنوین کے میٹھا پانی نہ تھا سو وہ کنوان بگڑ گیا تھا حضرت نے
فرمایا کہ جو اس کنوین کو صاف کرادے اوسکو بہشت ملیگی حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ
نے اپنا مال لگاکر اوسکو صاف کروایا پھر جب تیار ہوا تو کافرون نے مسلمانون کو پانی بھرنے سے
روکا تب حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکے مول لینے کو فرمایا تو حضرت عثمان نے آٹھ ہزار
اور ایک روایت مین پچیس ہزار کو مول لیا اور خدا کی راہ مین وقف کردیا تاریخ الخلفاء مین ہی
اخرجہ ابن عساکر عن عبد الرحمن بن مھدی قال خصلتان لعثمان لیستا لابی بکر و
لا لعمر رضی اللہ عنہما صبر نفسہ حتی قتل وجمع الناس علی المصحف یعنی عبد الرحمن
بن مہدی سے روایت ہی کہ دو صفت حسنہ حضرت عثمان مین ایسی تھین کہ وہ حضرت ابو بکر و
عمر مین بھی پائی نہین گئین ایک صبر کرنا آپکا اپنے نفس پر یہانتک کہ شہید ہوے دوسرے
جمع کرنا لوگونکا اوپر ایک قرآن کے **حدیث** عثمان و عائشۃ ان عثمان رجل حیی وانی خشیت
ان اذنت لہ علی تلک الحال ان لا یبلغ الی فی حاجتہ حضرت عثمان اور حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالے عنہما سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ عثمان نہایت

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرم کا بیان

شرم والا مرد ہی اور میں اس حالت میں ڈرا کہ اوسکو بلاؤں شاید وہ اپنے مطلب کو مجھ تک نہ پہونچا سکے
ف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن گھر میں
دونوں پنڈلیاں کھولے لیٹے تھے اتنے میں صدیق اکبر دروازے پر آئے حضرت نے اونکو بلایا
اور ویسے ہی لیٹے رہے پھر عمر فاروق آئے اونکو بھی اوسی حال میں بلایا پھر حضرت عثمان آئے
تو حضرت نے اوٹھکر اپنے کپڑے پہن کے اونکو بلایا جب وے سب باہر گئے تو میں نے پوچھا یا
حضرت صدیق اکبر آئے آپ ویسے ہی لیٹے رہے عمر فاروق آئے تو بھی ویسے ہی لیٹے رہے
عثمان کے آتے ہی کپڑے پہنے اسکا کیا سبب ہی تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث
فرمائی یعنے عثمان حیا کے سبب اتنا بدن نہیں کھولتا ہی مبادا میرا کھلا بدن دیکھکر اپنا مطلب
حیا سے نہ کہہ سکے اس حدیث سے کمال حیا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ثابت ہوئی **حدیث**
ابن عمر اِنَّ لَكَ اَجْرَ رَجُلٍ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ **قَالَهُ** لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ عبد اللہ
بن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ مقرر تجھکو ایک مرد کے برابر ثواب اور حصہ ہی غنیمت کے مال کا اون
لوگوں سے جو جنگ بدر میں تھے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر کو چلے
تو حضرت عثمان کی بی بی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بیمار تھیں تب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان سے فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ نہ چلو بلکہ اپنی زوجہ کی تیمارداری
کرو جو لوگ لڑائی کو جاتے ہیں اون میں سے ایک مرد کے برابر تمکو ثواب آخرت میں اور حصہ
مال کا دنیا میں ملیگا اور اوسی معرکہ میں جب بیعت رضوان تمام صحابہ نے کی تو آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ پر عثمان کی بیعت کی اور اپنے دست مبارک کو فرمایا کہ یہ ہاتھ عثمان کا ہے
اس حدیث سے کمال درجہ بزرگی آپ کی پائی گئی **حدیث** عائشۃ اَلَا اَسْتَحْيِي مِمَّنْ
تَسْتَحْيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ یعنی عثمان بن عفان عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیوں نہ شرم کروں میں جس سے فرشتے شرماتے ہیں

یعنی عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ **ف** یہ حدیث امام مسلم کی روایت سے اوپر
گذر چکی ہی **حدیث** جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ ایک مرد کا جنازہ آیا حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر نماز نپڑھی لوگون نے عرض کیا کہ آپ تو کبھی کسی جنازہ کی نماز ترک
نہین کرتے ہین آپ نے فرمایا اِنَّهُ كَانَ يَبْغَضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ یعنی یہ
شخص عثمان رض سے بغض رکھتا تھا پس بغض رکھا اوس سے اللہ عز وجل نے **حدیث** عبد الرحمن
بن خباب سے روایت ہی کہ جب عثمان رضی اللہ عنہ نے جیش عسرت کا سامان تیار کر دیا اور
تین سو اونٹ مع اونکے سامان کے اور ایک ہزار اشرفیان نذر کین تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مَا عَلٰى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هٰذِهٖ یعنی اب کوئی چیز عثمان کو بعد اس عمل کے
ضرر نکریگی **حدیث** ایک مرتبہ کوہ ثبیر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت ابوبکر و
عمر و عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کے تھے ناگہان اوس پہاڑ نے جنبش کی حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اُسْكُنْ ثَبِيْرُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَ صِدِّيْقٌ وَ شَهِيْدَانِ یعنی ای
ثبیر ساکن ہو جا تیرے اوپر سوا نبی اور صدیق اور دو شہیدون کے اور کوئی نہین ہے
حدیث مرہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فتنون کا ذکر کیا جو آپ کے بعد ہونیوالے تھے اتنے مین اوس طرف سے عثمان رض کا گذر ہوا حضرت نے
اشارہ انکی طرف کر کے فرمایا هٰذَا يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدٰى یعنی عثمان اوس روز اوپر حق کے
ہونگے **حدیث** عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
عثمان رضی اللہ عنہ سے فرمایا لَعَلَّ اللهَ يُقَمِّصُكَ قَمِيْصًا فَاِنْ اَرَادُوْكَ عَلٰى خَلْعِهٖ
فَلَا تَخْلَعْهُ شاید کہ اللہ تعالے پہناویگا تجکو ایک قمیص پس اگر ارادہ کرین لوگ تجسے
اوسکے اوتارنے کا پس نہ اوتارنا تو اوسکو **ف** یہ حدیث اشارہ ہی طرف خلافت
حضرت عثمان رض کے **حدیث** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا ذکر کیا پھر عثمان رضی اللہ تعالے عنہ کے حق مین فرمایا کہ يُقْتَلُ

ھٰکذا فیہا مظلوماً یعنی عثمانؓ مظلوم شہید ہونگے **حدیث** ابو سہلہ مولی حضرت عثمان رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمانؓ کے کان مین بات کہی
پس عثمانؓ کا رنگ متغیر ہوگیا جس روز حضرت عثمانؓ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا ہم لوگون نے باغیون سے
مقاتلہ کا ارادہ کیا آپ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے عہد لیا ہے مین اوسپر صبر کرونگا
ف معلوم ہوا کہ وہ سرگوشی حضرتؐ کی خبر تھی عثمانؓ کی شہادت کی **حدیث** حضرت انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ تمام مسلمانون سے اول حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مع اہل وعیال کے
حبشہ کی طرف ہجرت کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اِنَّ عُثْمَانَ لَاَوَّلُ مَنْ ھَاجَرَ اِلَی اللّٰہِ بِاَھْلِہٖ
بَعْدَ لُوْطٍ یعنی عثمانؓ پہلے شخص ہین جنھون نے ہجرت مع اپنے اہل کے کی بعد حضرت لوط علیہ السلام کے
اور آپ کے حالات مین لکھا ہے کہ جب زیارت قبور کو جاتے موت کو یاد کرکے اسقدر روتے کہ ریش مبارک
آنسوون سے تر ہوجاتی لوگ عرض کرتے کہ آپ ذکر جنت و نار سے اتنا نہین روتے ہین جتنا اس مقام پر
فرماتے کہ قبر اول منزل آخرت کی ہے اگر یہان خیریت ہے تو بعد اسکے بھی آسانی ہے اور اگر یہان تکلیف ہوئی
تو پھر مصیبت ہی مصیبت درپیش ہے صبر کا اس درجہ تھا کہ مظلوم شہید ہوے اور اف نکیا حیا
اور شرم اس مقدار تھی کہ تنہا مکان مین دروازہ بند کرکے بھی غسل کرتے شرم آتی تھی حسن بصری سے
روایت ہے کہ شدت حیا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مرتبہ تھی کہ تنہا مکان مین جاکر دروازہ بند کر دیتے
تھے اور کپڑون کو بھی بدن سے نہ اوتارتے تھے بلکہ کپڑون کے ساتھ ہی غسل کرتے تھے آپکی شان مین
کہا گیا ہے **ع** حیا بجز بیت کا نزا یاد مرتبت + ولی در وہی بجز عثمان گر نیست + ابی امامہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بڑا حیا والا اس امت مین بعد انبیاء علیہم السلام
کے عثمانؓ بن عفان ہے اور فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر نبی کے واسطے جنت مین ایک
رفیق ہوگا اور میرا رفیق عثمان بن عفان ہے حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہین
کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عثمانؓ کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی داخل جنت ہونگے

فصل چہارم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بیان مین

بعد وفات حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے بروز شنبہ ۲۳ ماہ ذوالحجہ مین حضرت عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ سے باالاتفاق تمام صحابہ اور مسلمانون نے بیعت کی اور یہ شروع سال ۲۴ کا
بعض روایات مین روز شنبہ غرہ محرم ۲۴ کو یہ بیعت ہوئی ہی مختصر مین لکھا ہی کہ جب وفات حضرت
فاروق اعظم کو تین دن گذر گئے تب حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ تلوار حمائل کیے
ہوے اور وہ عمامہ باندھے ہوے تھے جو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے باندھا تھا مکان سے باہر
تشریف لائے اور منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا ای لوگو مین نے تمسے تمہارے امام کو مکرر اوچھا اور دریافت
کیا لیکن نہین پایا تمکو کہ برابر کرو تم کسی شخص کو ان دو مردون سے یعنی علی یا عثمان رضی اللہ تعالی
عنہما سے پھر فرمایا ای علیؓ اوٹھو پس حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ اوٹھکر نیچے منبر کے کھڑے
ہوے اور عبدالرحمن رضی اللہ تعالی عنہ نے اونکا ہاتھ پکڑا اور کہا کیا تم مجھسے بیعت کرو گے
اللہ تعالی کی کتاب اور رسول کی سنت اور ابوبکرؓ و عمرؓ کے فعل پر حضرت علیؓ نے فرمایا اَللّٰھُمَّ
لَا وَلٰکِنْ عَلٰی جَھْدِیْ مِنْ ذٰلِکَ وَطَاقَتِیْ یعنی اتنی قوت مین نہین رکھتا ہون ولیکن جسقدر میری کوشش
اور طاقت ہوگی کرونگا عبدالرحمنؓ نے ہاتھ علیؓ کا چھوڑ دیا پھر کہا اوٹھو ای عثمانؓ وہ اوٹھے اونکا
ہاتھ پکڑ کے کہا مین تمسے بیعت لیتا ہون سو کیا تم میری بیعت کرو گے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ
اور فعل ابی بکرؓ و عمرؓ پر حضرت عثمانؓ نے کہا اَللّٰھُمَّ نَعَمْ یعنی ہان مین مستعد ہون تب عبدالرحمنؓ نے
سر اپنا مسجد کی چھت کیطرف اوٹھا کر کہا اَللّٰھُمَّ اِسْمَعْ قَدْ خَلَعْتُ مَا فِیْ رَقَبَتِیْ مِنْ ذٰلِکَ
فِیْ رَقَبَةِ عُثْمَانَ یعنی ای اللہ تو سنتا ہی کہ تحقیق پہنا دیا ہمنے جو ہماری گردن پر تھا یعنی امر خلافت
سے عثمانؓ کی گردن مین پھر تمام لوگ ازدحام کر کے حضرت عثمانؓ سے بیعت کرنے لگے اور
عبدالرحمنؓ منبر پر اوس جگہ تھے جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے اور حضرت
عثمانؓ اونکے نیچے کے درجہ مین تھے اور لوگ بیعت کرتے جاتے تھے اور عبدالرحمنؓ جسوقت
بیعت کرنے کو اوٹھے تو اللہ تعالے کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَاَیْتُ النَّاسَ یَاْبَوْنَ اِلَّا عُثْمَانَ
یعنی دیکھتا ہون مین آدمیونکو کہ انکار کرتے ہین بیعت سے سوائے عثمانؓ کے اوہو اہل سے

عبد الرحمن بن عوفؓ سے کہا کہ تمنے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے بعیت کی اور علی کرم اللہ وجہہ کو چھوڑ دیا کہا میرا کیا قصور ہے میں نے تو علیؓ ہی سے ابتدا کی تھی اور کہا تھا اُبَایِعُكَ عَلٰى كِتَابِ اللّٰهِ وَ سُنَّةِ رَسُوْلِهٖ وَسِيْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ یعنی بعیت کرتا ہون مین تمسے ای علیؓ اوپر اللہ کی کتاب اور سنت رسول اور سیرت ابی بکرؓ اور عمر رضی اللہ تعالے عنہما پر لیکن حضرت علیؓ نے فرمایا فِيْمَا اسْتَطَعْتُ یعنی جسقدر ہو سکے مجکو قوت ہو گی پھر مین نے اسیطرح حضرت عثمانؓ سے کہا اونھون نے اس بات کو قبول کیا طبقات شعرانی مین ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ دن کو روزہ رکھتے شب کو قیام کرتے تھے اور تھوڑا سا اول رات مین سو رہتے تھے اور اکثر اوقات ایک رکعت مین ایک قرآن شریف ختم کرتے تھے اور لوگونکو وعظ اور نصیحت کیا کرتے تھے ایک ازار عدنی موٹی قیمتی چار یا پانچ درہم کی پہنے رہتے تھے اور لوگون کو عمدہ کھانے کھلاتے تھے خود گھر مین جاکر سرکہ و تیل کھاتے تھے آپنے غلام کو اپنے پیچھے سوار کیا کرتے تھے اور اسکو عیب نجانتے تھے آپکے ایام خلافت مین بہت فتوح ہوے جلال الدین سیوطیؒ نے اونکا ذکر رسالہ میں کیا ہے مثل سابور افریقیہ سواحل اردن سواحل روم اصطخر اخری فارس اولی طبرستان سجستان اساورہ ری قبرس ارض خراسان نیشاپور طوس سرخس مرو بیہق جب اسقدر فتوحات ہوے تو خراج کثیر اور مال غنیمت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس آیا پھر خزانے مقرر فرمائے لوگون کے وظیفے جاری کیے گئے ایک ایک آدمی کو ایک ایک لاکھ بدرہ مرحمت فرماتے ہر بدرہ مین چار ہزار اوقیہ ہوتے تھے پھر خوب غنا پھیلی یہانتک حضرت عثمانؓ غنی کی خلافت نے مسلمانون کو غنی کر دیا یہ صاحب زکوۃ ہو گئے اسّی اسّی ہزار درم زکوۃ کے نکالنے لگے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو بھی ایسی وسعت اور فراخی ہوئی کہ بہت سے باغات اور عمارات اور زمین مزروعہ کے مالک ہو گئے اور بسبب فتوحات مذکورہ کے اللہ تعالی کا دین مصداق يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ کا ہو گیا اور اطراف عالم کو گھیر لیا اور یہ تمام واقعات خلافت کے چھٹے سال تک ختم ہو گئے جیسا کہ تاریخ الخلفا مین لکھا ہے قَالَ الزُّهْرِيُّ وَلِيَ عُثْمَانُ اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً يَّعْمَلُ سِتَّ سِنِيْنَ لَا يَنْقِمُ النَّاسُ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عبادت اور زہد کا بیان

فتوحات عہد خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بیان

عَلَيْهِ شَيْئًا وَاَنَّهٗ لَاَحَبُّ اِلٰى قُرَيْشٍ مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لِاَنَّ عُمَرَ كَانَ شَدِيْدًا عَلَيْهِمْ فَلَمَّا وَلِيَهُمْ عُثْمَانُ لَانَ لَهُمْ وَوَصَلَهُمْ یعنی زہری کہتے ہین کہ بارہ سال تک خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کی چھ برس تک کسی نے اونکی خلافت پر حرف نرکھا اور قریش حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے عنہ سے زیادہ اونکو محبوب رکھتے تھے بدینوجہ کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سخت اونکے اوپر تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ نے نرمی او صلہ رحم فرمایا اونکے ساتھ انتہی

حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کا قرآن شریف کو لغت قریش پر جمع کرنا

تفسیر اتقان اور شرح بخاری مین آپ کے کلام مجید جمع کرنیکے وجوہات طول اور بسط کے ساتھ مذکور ہین جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ابتدا مین قرآن شریف قریش کے لغت مین نازل ہوا بعد ازان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال فرمایا کہ دوسری قومون کو اس لغت مین پڑھنا مشکل ہی جناب باری مین وسعت کی دعا کی یعنی حصر قرارت لغت قریش مین باقی نرہے وحی نازل ہوئی کہ ہر شخص موافق اپنے لغت کے تلاوت کرے پھر یہی حکم خلافت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ تک باقی رہا لیکن جسوقت عثمان رضی اللہ عنہ کو معلوم ہوا کہ اہل شام و عراق اختلاف قرارت پر جھگڑتے ہین اور نوبت فتنہ و فساد کی یہانتک پہونچی ہی کہ ایک دوسرے کی تکفیر کرتاہی اور ہر گروہ اپنی قرأت کو دوسرے سے بہتر اور صحیح کہتا ہی پس آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ قرآن شریف اوسی لغت قریش پر جسپر نازل ہوا تھا ایک جگہ جمع کردیا جاوے اور اوسی لغت مین تمام لوگ پڑھین کیونکہ صرف بوجہ تکلف اور دشواری کے یہ صورت اختیار کیگئی تھی اور اب وہ تکلیف باقی نہین ہی ہر شخص کو لغت قریش کے ساتھ مناسبت ہو گئی ہے اور اب اوس صورت کے باقی رکھنے مین یعنی ہر شخص اپنے لغت مین پڑھے فتنہ و فساد درپیش ہی اس ارادے کو آپ نے حضرت علی رضی اور دیگر صحابہ کبار مہاجرین و انصار پر ظاہر کیا سبھون نے اس راے کو پسند اور قبول کیا تب آپ نے وہ قرآن شریف جو حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں بکوشش وسعی حضرت عمر فاروق جمع کیا گیا تھا اور حضرت حفصہ
رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھا طلب فرمایا اور زید بن ثابت انصاری و عبداللہ بن
زبیر و سعد بن العاص و عبدالرحمن بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حکم کیا کہ جو کچھ تمام مصاحف
میں آیات قرآنیہ ہیں ایک مصحف میں جمع کرو لغت قریش پر اور گروہ ثلثہ قرشیین سے فرمایا کہ اگر
درمیان تمھارے اور زید بن ثابت کے خلاف پڑے تو موافق لغت قریش کی کرنا کیونکہ نزول
قرآن لغت قریش میں ہوا ہے تاکہ جمع کامل طور پر ہو جاوے اور تفرق صحائف اور تفرق لغات
کچھ بھی باقی نہ رہے اور ماورا اوسکے جو آیات قرآنیہ متفرق اور بلغات مختلفہ جابجا پراگندہ تھیں
سبکے جلا دینے کا حکم کیا اسواسطے کہ سد باب خلاف و رفع منازعت ہو جاوے اور
قیامت تک اسکا نشان نہ ملے اگرچہ سوا جلا دینے کے اور بھی صورتیں مثل غرق اور دفن
کر دینے کے تھیں لیکن ان دونوں صورتوں میں ممکن تھا کہ کسیوقت کوئی جزو اوسکا برآمد ہو جاتا
اور پھر مسلمانوں میں وہی تفرقہ پڑتا بعدہ پانچ نسخہ اوس قرآن شریف کے یا چار اور ایک روایت میں
سات نقل کراکے ایک مکہ مکرمہ اور ایک یمن اور ایک شام اور ایک بحرین ایک بصرہ ایک
کوفہ کو روانہ فرمائے اور ایک نسخہ مدینہ منورہ میں پس اس صورت کی جمع سے معلوم ہوا کہ
حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جمع کر لینے کے یہ معنی ہیں کہ تمام سورتوں کو ایک صحیفہ
میں بلغت قریش جمع کر دیا نہ یہ طرح ہے کہ متفرق سورتوں کو اکٹھا کیا اور نہ یہ کہ ابتدا سے کتابت کرائی
اسی وجہ سے علماء نے تحریر کیا ہے کہ فرق جمع صدیقی رض اور جمع عثمانی رض میں یہی ہے کہ حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے باندیشہ فوت جمع کرایا تھا کہ آپ کے عہد میں سورۃ و
آیات یکجا نہ تھے بلکہ لوگونکو زبانی یاد تھی یا چمڑے کی چھال و پتھر اور پوست وغیرہ پر متفرق لکھے
ہوئے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالے عنہ نے بہ نیت رفع منازعت فی القرأت یعنی
جھگڑے اور فساد دور کرنے کے لیے کہ ہر شخص اپنے لغت کو بہتر سمجھنے لگا تھا امر جمع کرنیکا فرمایا

فصل پنجم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالے عنہ کے پند و نصائح کے بیان میں

فرمایا حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تَاجِرُوا اللّٰہَ تُرْبِحُوا سوداگری کرو اللہ کے ساتھ فائدہ دیئے جاؤگے یعنی ساتھ تلاوت قرآن و اداے نماز و صدقات کے اور فرمایا آپ نے یَکْفِیْکَ مِنَ الْحَاسِدِ اَنْ یَغْتَمَّ وَقْتَ سُرُوْرِکَ کفایت کرتا ہے تجکو حاسد سے یہی کہ غم کرتا ہے تیری خوشی کے وقت میں یعنی جو شخص تجپر حسد کرتا ہے تو اوسکی ایذا کی کچھ فکر نکر اوسکو خود تجکو تیری خوشی کے وقت تکلیف پہونچتی ہے اور کلمات فصاحت آیات سے آپ کے یہ ہے اَلْعُبُوْدِیَّۃُ مُحَافَظَۃُ الْحُدُوْدِ وَالْوَفَاءُ بِالْعُهُوْدِ وَالرِّضَا بِالْمَوْجُوْدِ وَالصَّبْرُ عَنِ الْمَفْقُوْدِ بندگی حفاظت کرنا ہے اللہ تعالےٰ کی حدون کا اور پورا کرنا اقرار کا اور راضی ہونا موجود کے ساتھ اور صبر کرنا غیر موجود پر اور آپ کے مواعظ مرغوبہ سے ہے بَادِرُوا اٰجَالَکُمْ بِخَیْرِ مَا تَقْدِرُوْنَ عَلَیْہِ سبقت کرو اپنی موتون پر نیکی کے ساتھ جو کچھ قدرت رکھتے ہو تم ؎ بکوش امروز تا گندم بپاشی ٭ کہ فردا بر جوے قادر نباشی ٭ تو خود بفرست برگ رفتن از پیش ٭ کہ خویشان را نباشد جز غم خویش ٭ اور فرمایا آپ نے اَلَا اِنَّمَا الدُّنْیَا طُوِیَتْ عَلَی الْغُرُوْرِ فَلَا یَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ جانو اور آگاہ ہو کہ دنیا زیب پر لپیٹی گئی ہے پس نہ فریب میں ڈالے تمکو دنیا اور نہ فریفتہ کرے تمکو فریب دینے والا یعنی شیطان اور کلمات بابرکات آپ کے سے یہ ہے ہَمُّ الدُّنْیَا ظُلْمَۃٌ فِی الْقَلْبِ وَهَمُّ الْاٰخِرَۃِ نُوْرٌ فِیْہِ غم دنیا کے دون کا دلکو سیاہ کرتا ہے اور غم آخرت کا دلکو روشن کرتا ہے ولنعم ما قیل ؎ غم دین خور کہ غم غم دین است ٭ ہمہ غم ہا فروتر از این است ٭ اور فرمایا آپ نے اَلْهَدِیَّۃُ مِنَ الْعَامِلِ اِذَا اعْتَزَلَ کَالْهَدِیَّۃِ مِنْہُ اِذَا عَمِلَ ہدیہ لینا عامل سے حالت معزولی مین مثل ہدیہ غیر معزولی اوسکی کے ہے یعنی شبہہ حرمت سے خالی نہیں ہے اور آپ سے منقول ہے خَیْرُ النَّاسِ مَنْ عَصَمَ وَاعْتَصَمَ بِکِتَابِ اللّٰہِ بہترین مردم وہ ہے کہ معصیت سے بچے اور مضبوطی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرے اور نصائح فصیحہ و مواعظ بلیغہ آپ کے سے ہے عَلَامَاتُ الْعَارِفِ ثَمَانِیَۃُ اَشْیَاءَ قَلْبُہٗ مَعَ الْخَوْفِ وَالرَّجَاءِ وَلِسَانُہٗ مَعَ الْحَمْدِ وَالثَّنَاءِ وَعَیْنَاہُ مَعَ الْحَیَاءِ وَالْبُکَاءِ وَاِرَادَتُہٗ مَعَ التَّرْکِ وَالرِّضَاءِ

عارف کی آٹھ نشانیاں ہیں دل میں اوسکے ڈر اور امید ہو اور زبان اوسکی حمد و ثناء الٰہی کے ساتھ جاری ہو اور آنکھوں میں اوسکی شرم اور گریہ ہو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اور ارادہ ترک دنیا اور رضائے مولا ہو اور فرمایا آپ نے مَنْ حَفِظَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ لِوَقْتِهَا وَدَوَامَ عَلَيْهَا أَكْرَمَهُ اللّٰهُ بِتِسْعِ كَرَامَاتٍ أَوَّلُهَا أَنْ يُحِبَّهُ اللّٰهُ وَيَكُوْنُ بَدَنُهُ صَحِيْحًا وَتَحْرُسُهُ الْمَلَائِكَةُ وَتَنْزِلُ الْبَرَكَةُ فِيْ دَارِهٖ وَيَظْهَرُ عَلٰى وَجْهِهٖ سِيْمَاءُ الصّٰلِحِيْنَ وَيُلَيِّنُ اللّٰهُ قَلْبَهٗ وَيَمُرُّ عَلَى الصِّرَاطِ كَالْبَرْقِ اللَّامِعِ وَيُنَجِّيْهِ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ وَيُنْزِلُهُ اللّٰهُ فِيْ جِوَارِ الَّذِيْنَ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ جو کوئی نماز پنجوقتہ کی حفاظت کرے یعنی اونکے وقت پر پڑھے اور مداومت کرے اوسپر اللہ تعالیٰ اوسکو نو کرامتیں عنایت فرماویگا اول یہ کہ اوسکو دوست رکھتا ہے اللہ دوم صحت جسمانی عطا ہوتی ہے سوم فرشتے اوسکی نگہبانی کرتے ہیں چہارم اوسکے گھر میں برکت اوترتی ہے پنجم اوسکے چہرے سے نشانی صالحین کی ظاہر ہوتی ہے ششم اللہ تعالیٰ دل اوسکا نرم کر دیتا ہے ہفتم پل صراط سے مثل برق کے اوتر جاویگا ہشتم اللہ تعالیٰ دوزخ سے اوسکو نجات دیگا نہم رکھے گا اوسکو اللہ تعالیٰ ہمسائگی میں اون لوگوں کی کہ نہیں خوف ہے اونپر اور نہ وہ غم کرینگے یعنی صالحین اور متقین اور فرمایا آپ نے أَضْيَعُ الْأَشْيَاءِ عَشَرَةٌ عَالِمٌ لَا يُسْئَلُ عَنْهُ وَعِلْمٌ لَا يُعْمَلُ بِهٖ وَرَأْيٌ صَوَابٌ لَا يُقْبَلُ وَسِلَاحٌ لَا يُسْتَعْمَلُ وَمَسْجِدٌ لَا يُصَلّٰى فِيْهِ وَمُصْحَفٌ لَا يُقْرَأُ عَنْهُ وَمَالٌ لَا يُنْفَقُ مِنْهُ وَخَيْلٌ لَا يُرْكَبُ وَعِلْمُ الزُّهْدِ فِيْ بَطْنِ مَنْ يُرِيْدُ الدُّنْيَا وَعُمْرٌ طَوِيْلٌ لَا يَتَزَوَّدُ فِيْهِ لِسَفَرِهٖ بہت رائیگان دس چیزیں ہیں اول وہ عالم جس سے مسئلہ نہ پوچھا جاوے دوم وہ علم جسپر عمل نہ ہووے سوم وہ اچھی عقل جو قبول نکیجاوے چہارم وہ ہتھیار جس سے کام نہ لیں پنجم وہ مسجد جسمیں نماز نہ پڑھیں ششم وہ قرآن شریف جو نہ پڑھا جاوے ہفتم وہ مال جسکو خرچ نکریں ہشتم وہ گھوڑا جسپر سوار نہوں نہم وہ علم زہد جو دنیا طلب کے شکم میں ہو دہم وہ عمر دراز جسمیں زاد آخرت نہ جمع کیا جاوے اور فرمایا مَنْ تَرَكَ الدُّنْيَا أَحَبَّهُ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ تَرَكَ الذُّنُوْبَ أَحَبَّهُ الْمَلَائِكَةُ وَمَنْ حَسَمَ

له منبہات ابن حجر کے باب [illegible]

ے منبہات ابن حجر کے باب [illegible]

سه منبہات کے باب [illegible] صفحہ ۱۲

الطمع عن المسلمین احبہ المسلمون جسنے دنیا کو چھوڑا محبت کرتا ہے اوس سے اللہ برتر اور جو گناہوں سے بچا محبوب فرشتوں کا ہوتا ہے اور جسنے مسلمانوں سے طمع کو منقطع کیا دوست رکھتے ہیں اوسکو مسلمان اور فرمایا حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلٰثٌ اِشْبَاعُ الْجِیْعَانِ وَکِسْوَۃُ الْعُرْیَانِ وَتِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ تین چیزیں دنیا کی مجھکو محبوب ہیں بھوکوں کو شکم سیر کرنا اور ننگوں کو کپڑا پہنانا اور قرآن شریف کی تلاوت کرنا اور فرمایا خَمْسٌ هُنَّ عَلَامَةُ الْمُتَّقِیْنَ اَوَّلُهَا اَنْ لَّا یَجْلِسَ اِلَّا مَعَ مَنْ یُّصْلِحُ الدِّیْنَ مَعَہٗ وَیَغْلِبُ الْفَرْجَ وَاللِّسَانَ وَاِذَا اَصَابَہٗ شَیْءٌ عَظِیْمٌ مِّنَ الدُّنْیَا یَرَاہُ وَبَالًا وَاِذَا اَصَابَہٗ شَیْءٌ قَلِیْلٌ مِّنَ الدِّیْنِ اِغْتَنَمَ ذٰلِکَ وَلَا یَمْلَاُ بَطْنَہٗ مِنَ الْحَلَالِ خَوْفًا مِّنْ اَنْ یُّخَالِطَہٗ حَرَامٌ وَیَرَی النَّاسَ کُلَّهُمْ قَدْ نَجَوْا وَیَرٰی نَفْسَہٗ قَدْ هَلَکَتْ پرہیزگاروں کی پانچ نشانیاں ہیں اول یہ کہ نہ بیٹھے مگر اوسکے پاس جو اوسکے دین کے کام سنوارتا ہو دوم اپنی شرمگاہ اور زبان پر غالب ہو یعنی زنا نکرے خلاف شرع کلام نکرے سوم جب کوئی بڑی چیز دنیا کی اوسکو ملجاوے اوسکو وبال جان سمجھے اور جب کوئی تھوڑی سی چیز دین کی ملے اوسکو غنیمت جانے چہارم پیٹ بھرکر حلال چیز سے نکھاوے اس خوف سے کہ کہیں اسمین حرام نہ مل گیا ہو پنجم تمام آدمیوں کو نجات پانے والا دیکھتا ہو اور اپنے نفس کو ہلاک ہونے والا اور فرمایا اِنَّ الْمُؤْمِنَ فِیْ سِتَّۃِ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْخَوْفِ اَحَدُهَا مِنْ قِبَلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَنْ یَّاْخُذَ مِنْہُ الْاِیْمَانَ وَالثَّانِیْ مِنْ قِبَلِ الْحَفَظَۃِ اَنْ یَّکْتُبُوْا عَلَیْہِ مَا یَفْتَضِحُ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَالثَّالِثُ مِنْ قِبَلِ الشَّیْطَانِ اَنْ یُّبْطِلَ عَمَلَہٗ وَالرَّابِعُ مِنْ قِبَلِ مَلَکِ الْمَوْتِ اَنْ یَّاْخُذَہٗ فِیْ غَفْلَۃٍ بَغْتَۃً وَالْخَامِسُ مِنْ قِبَلِ الدُّنْیَا اَنْ یَّغْتَرَّ بِهَا وَتَشْغَلَہٗ عَنِ الْاٰخِرَۃِ وَالسَّادِسُ مِنْ قِبَلِ الْاَهْلِ وَالْعِیَالِ اَنْ یَّشْتَغِلَ بِهِمْ فَیَشْغَلُوْنَہٗ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی مرد مومن چھ طرح کے خوف میں ہے ایک تو اللہ تعالی کی طرف سے اس بات کا کہ سلب کرلیوے اوسکا ایمان اور دوسرا کراما کاتبین کی جانب سے اس بات کا کہ لکھ لیوین اوسکے نامۂ اعمال میں وہ چیز جو اوسکو رسوا کرے قیامت کے دن اور تیسرا خوف شیطان کی جانب سے اس بات کا ہے کہ اسکے

اعمال باطل کر دے اور چوتھا ملک الموت کی طرف سے یہ کہ ناگہان غفلت مین جان نکال
لیوین اور پانچوان خوف دنیا کی طرف سے اس بات کا ہی کہ اپنے اوپر اسکو فریفتہ کر لیوے
آخرت سے باز رکھے اور چھٹا اوسکے اہل و عیال کی طرف سے ہی کہ اونکے ساتھ مشغول ہو جاوے
پھر وہ اوسکو روک رکھین اللہ تعالی کے ذکر سے اور آپ نے اس آیۂ کریمہ کی تفسیر مین فرمایا
وَكَانَ تَحْتَهُ كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا قَالَ الْكَنْزُ لَوْحٌ مِنْ ذَهَبٍ وَعَلَيْهِ سَبْعَةُ
أَسْطُرٍ مَكْتُوبٌ فِي إِحْدٰهَا عَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الْمَوْتَ وَهُوَ يَضْحَكُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ
عَرَفَ الدُّنْيَا فَانِيَةً وَهُوَ يَرْغَبُ فِيهَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ أَنَّ الْأُمُورَ بِقَدَرٍ وَهُوَ
يَغْتَمُّ لِلْفَوَاتِ وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الْحِسَابَ وَهُوَ يَجْمَعُ الْمَالَ وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ النَّارَ وَهُوَ يُذْنِبُ وَعَجِبْتُ
لِمَنْ عَرَفَ اللّٰهَ يَقِينًا وَهُوَ يَذْكُرُ غَيْرَهُ وَعَجِبْتُ لِمَنْ عَرَفَ الْجَنَّةَ يَقِينًا وَهُوَ يَسْتَرِيحُ بِالدُّنْيَا وَعَجِبْتُ لِمَنْ
عَرَفَ الشَّيْطَانَ عَدُوًّا وَأَطَاعَهُ ترجمہ آیت کا اور تھا نیچے اوس دیوار کے ایک خزانہ اون
لڑکونکے واسطے اور باپ اون دونون کا مرد صالح تھا ترجمہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے قول کا
وہ کنز ایک تختی سونے کی ہی اوسپر سات سطرین تحریر ہین پہلی سطر مین لکھا ہی
تعجب کرتا ہون مین اوس شخص سے جسنے موت کو پہچانا اور ہنستا ہی اور تعجب کرتا ہون مین
اوس شخص سے کہ جسنے پہچانا دنیا کو کہ فانی ہی اور پھر اسمین رغبت کرتا ہی اور تعجب کرتا ہون مین
اوس سے جسنے یہ بات پہچان لی کہ تمام امور تقدیری ہین اور پھر غم کرتا ہی اوس چیز کا جو
فوت ہو گئی اور تعجب آتا ہی مجکو اوسپر جسنے محاسبۂ قیامت کو جان لیا اور وہ جمع کرتا ہی مال کو
اور تعجب آتا ہی اوس شخص پر جسنے دوزخ کو پہچان لیا اور پھر گناہ کرتا ہی اور تعجب آتا ہے
مجکو اوس شخص پر جسنے اللہ تعالی کو پہچانا اور وہ اوسکے غیر کو یاد کرتا ہی اور تعجب کرتا ہون مین
اوس شخص سے جسنے بہشت کو یقینی پہچان لیا اور وہ دنیا مین راحت کے ساتھ بسر
کرتا ہی اور تعجب کرتا ہون اوس شخص پر جسنے شیطان کو دشمن سمجھا اور پھر اوسکی پیروی
کی یزید بن عثمان سے روایت ہی کہ آخری خطبہ ایکا یہ تھا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللّٰهَ إِنَّمَا

اَعْطَاکُمُ الدُّنْیَا لِتَطْلُبُوْا بِهَا الْاٰخِرَةَ فَلَمْ یُعْطِکُمُوْهَا لِتَرْکَنُوْا اِلَیْهَا اِنَّ الدُّنْیَا تَفْنٰی وَالْاٰخِرَةَ تَبْقٰی لَا تُبْطِرَنَّکُمُ الْفَانِیَةُ وَلَا تَشْغَلَکُمْ عَنِ الْبَاقِیَةِ اٰثِرُوْا مَا یَبْقٰی عَلٰی مَا یَفْنٰی فَاِنَّ الدُّنْیَا مُنْقَطِعَةٌ وَاِنَّ الْمَصِیْرَ اِلَی اللّٰهِ اتَّقُوا اللّٰهَ فَاِنَّ تَقْوَاهُ جُنَّةٌ مِّنْ بَاْسِهٖ وَوَسِیْلَةٌ عِنْدَهٗ وَاحْذَرُوْا مِنَ اللّٰهِ الْغِیَرَةَ وَالْزَمُوْا جَمَاعَتَکُمْ وَاذْکُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖ اِخْوَانًا انتہی یعنی ای لوگو بیشک اللہ تعالی نے تمکو دنیا اسواسطے دی ہی کہ اوسکی وجہ سے آخرت کو طلب کرو پھر نہین نصیحت کی تمکو اوسی دنیا کی کہ اوسکی طرف مائل ہوجاؤ تم بیشک دنیا فنا ہونے والی ہی اور آخرت کو بقا ہی نہین بہت خوشی میں ڈالدے تمکو یہ فنا ہونے والی اور نہ روک لیوے تمکو باقی رہنے والی یعنی آخرت سے اختیار کرو مٹ جانے والی چیز پر قائم رہنے والی کو پس تحقیق جان لو کہ دنیا ای منقطع ہوجاویگی اور بیشک اللہ کیطرف پھر جانا ہی ڈرو تم اللہ سے بیشک اللہ کا ڈر ڈھال ہی اوسکے عذاب سے اور وسیلہ نجات ہی نزدیک اوسکے اور ڈرو تم اللہ سے شرم کرکے اور لازم کرو اپنے اوپر جماعت کو اور یاد کرو اللہ تعالی کی نعمتون کو اپنے اوپر جسوقت کہ تم دشمن تھے پھر الفت تمہارے دلون مین ڈالدی پس ہوگئے تم اللہ تعالی کی نعمت سے سب آپسمین بھائی

حلیہ شریف

آپ میانہ قد سفید رنگ اور ایک روایت مین گندم گون تھے چہرہ مبارک پر چند داغ چیچک کے تھے ریش مبارک گھنی ہوئی دراز تھی سر مبارک کلان تھا بازو طویل پنڈلیان پرگوشت تھین عبد اللہ بن حزم مازنی کہتے ہین مین نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ سے خوبصورت زیادہ کسی مرد وعورت کو نہین دیکھا روضۃ الاحباب مین ہی کہ جبرئیل علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ چاہین ایسے شخص کو دیکھنا جو مشابہ یوسف علیہ السلام کے ہو تو عثمانؓ کی طرف نظر کیجیے ؎ یوسف ثانی بقول مصطفا + بحر احسان وجہان وفا + اسامہؓ بن زید کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھکو عثمان رضی اللہ

تعالیٰ عنہ کو گھر واسطے بھیجنے ایک رکابی کے جسمین گوشت تھا بھیجا حضرت عثمانؓ اور آپکی
بی بی رقیہ رضی اللہ عنہا بھی تھیں مین بار بار دونون کی جانب نظر کرتا تھا جب مین واپس آیا تو حضرت نے
فرمایا تو دونون کے پاس گیا تھا مین نے عرض کیا ہان فرمایا ھل رایت زوجا احسن منہما
کیا دیکھے ہین تو نے کوئی میان بی بی خوبصورت زیادہ ان دونون سے مین نے عرض کیا نہین اے رسول خدا

فصل ششم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بیان مین بعد گذرنے چھٹے سال
خلافت کے بمشیت ایزدی طرح طرح کے فتنہ و فساد ظاہر ہوئے منجملہ اون فسادات کے ایک
فساد عظیم عبداللہ ابن سبا یہودی یمنی نے قائم کیا جسکا بہت مختصر حال یہ ہے کہ زمانہ خلافت
حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مین منافقانہ اسلام لایا اور بعد اسلام کے
یمن سے حجاز مین آیا اور وہان سے بصرہ گیا پھر کوفہ بعد شام مین داخل ہوا اور ارادہ کیا
کہ دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین فتنہ اور فساد عظیم برپا کر کے مسلمانون کو راہ حق سے
گمراہ کر دے مگر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اوسکی حالت دریافت کر کے ملک شام سے
اخراج فرمایا اوسوقت وہ مصر مین آیا اور اہل مصر کے دلون مین مسئلہ رجعت کو قائم کیا
اور یہ لوگ اوسکے مطیع اور منقاد ہو گئے بعد اسکے اہل مصر کے قلوب کو حضرت عثمانؓ کی طرف سے
پھیر دیا اور یہ عقیدہ فاسدہ انکے دلون مین جمایا کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مستحق
خلافت حضرت علی رضی اللہ عنہ تھے اور خلفاء ثلثہ نے بغیر حق کے خلافت کو لے لیا اور حضرت عثمانؓ کے
عمال اور حکام کی نسبت زبان طعن دراز کی اور وہ لوگ سب و شتم کرتے تھے مختصر یہ کہ اہل مصر چونکہ
حاکم مصر عبداللہ بن سعد بن ابی السرح سے قبل اس فتنہ کے کسیقدر آزردہ تھے ہی اب منافق کے ورغلانے
سے اور بھی بددل ہو گئے اور قریب نو سو آدمیون کے متفق ہو کر مصر سے روانہ ہوئے اور مدینہ طیبہ مین آکر
اونکی شکایت بیان کی اور تبدیلی چاہی اوسوقت حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ جس شخص کو تم پسند کرو مین اوسکو
تمہارا حاکم کر دون ان لوگون نے محمد بن ابی بکرؓ کو پسند کیا آپ نے اونکے نام ولایت نامہ مصر کا تحریر کر دیا جب
محمد بن ابی بکر اہل مصر کو لیکر روانہ ہوئے تیسری منزل مین ایک غلام حبشی اونٹ پر سوار مصر کیجانب جلد

جاتا ہوا نظر آیا ان لوگون نے اوسکی حقیقت دریافت کی اوس غلام نے بیان کیا کہ امیر المومنین عثمان رضی کا غلام ہون اور عامل مصر کے پاس جاتا ہون انھون نے کہا کہ یہ عامل مصر محمد بن ابی بکر رضی ہمارے ساتھ ہین غلام بولا کہ عامل سابق ابن ابی سرح کے پاس جاؤنگا جب وسنے ایسا کہا تو پکڑ لائے اوسکو محمد بن ابی بکر کے پاس ونھون نے دریافت کیا کہ توکسکا غلام ہے تب تو وہ جواب مذبذب دینے لگا کبھی حضرت عثمان رضی کا نام لیتا کبھی مروان کا حوالہ کرتا پھر پوچھا اوس سے کوئی خط تیرے پاس ہے انکار کیا بعد تلاشی کے اوسکی چھاگل مین ایک خط بنام ابن ابی سرح برآمد ہوا محمد بن ابی بکر نے مجمع مہاجرین وانصار مین جو اونکے ساتھ تھے اوس خط کو پڑھا لکھا تھا کہ محمد بن ابی بکر اور فلان فلان آدمی جب تمھارے پاس پہونچین اونکو قتل کرنا اور اپنے منصب پر قائم رہنا سنتے ہی اس مضمون کے تمام لوگ مع اوس غلام کے مدینہ مکرمہ واپس آئے اور حضرت علی رضی اور طلحہ و زبیر رضی اور سعد رضی و دیگر اصحاب کو جمع کیا اور وہ خط پیش کیا اور اوس غلام کے قصے سے خبر دی پس ان صحابہ کرام نے اوس خط کو پڑھا اور رنجیدہ خاطر ہوکر اپنے اپنے مکانون پر واپس گئے اور مصریون نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے گھر کو گھیر لیا اور محمد بن ابی بکر رضی نے مع اپنی قوم کے حملہ کیا جسوقت حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے یہ کیفیت دیکھی اپنے ہمراہ حضرت طلحہ رضی زبیر رضی سعد رضی عمار اور ایک گروہ صحابہ بدر مع غلام حبشی اور اوس خط کے حضرت عثمان رضی کے پاس آئے اور مخاطب ہوکر کہا یہ غلام آپکا ہے امیر المومنین نے فرمایا ہان کہا یہ اونٹ آپکا ہے فرمایا ہان کہا آپ نے یہ خط لکھا تھا حضرت عثمان رضی نے فرمایا قسم ہے خدا کی نہین لکھا مین نے یہ خط اور نہ اسکے لکھنے کا حکم دیا اور نہ علم اسکا مجکو ہے پھر کہا حضرت علی رضی نے یہ مہر آپکی ہے فرمایا ہان کہا پھر کیونکر یہ غلام آپکا مع خط اور اس خط کے جسپر آپکی مہر ہے روانہ ہوا اوسوقت امیر المومنین نے قسم کھا کے فرمایا ہرگز نہین لکھا مین نے یہ خط اور نہ امر کیا لکھنے کا اور نہ بھیجا مین نے اس غلام کو مصر کی طرف کبھی جب آپ نے ایسا فرمایا تو لوگون کو یقین ہوا کہ یہ خط مروان کا ہے

عرض کی کہ مروان کو آپ ہمین دیدیجئے حضرت عثمانؓ نے مروان کے دینے سے انکار کیا اور مروان
آپ کے مکان مین تھا اور فرمایا کہ اگر مروان کو مین تمہارے سپرد کر دون تو تم ابھی بلا تحقیق اسکو
قتل کروگے اور ممکن ہی کہ یہ خط مروان نے نہ لکھا ہو بلکہ کسی دوسرے نے عداوتاً اس فعل کو کیا
ہو اور میرے غیب مین مہر میری ثبت کر دی ہو اور اس غلام کو فریب دیکر شتر پر سوار کر کے روانہ کیا ہو
اس صورت مین بغیر ثبوت مروان کو نہ دونگا اور اسکی تحقیق میرے ذمہ ہی نہ تمہارے ذمہ اور مروان کا
یہ مقولہ تھا کہ اگر مین یہ مکتوب لکھتا تو براہ دریا روانہ کرتا تاکہ جلد پہونچتا اور غلام و شتر نشان دار حضرت
عثمانؓ کا کیون بھیجتا یہ ایک امر ہی کہ دشمنون نے ہمارے درمیان قائم کیا ہی پس صحابہ رضی اللہ
عنہم آپ کے پاس سے غصہ کھا کر چلے آئے اور شکایت کی آپ کے امر کی مگر یہ تو ضرور جان لیا کہ
امیر المومنین کی شان نہیں ہی کہ جھوٹی قسم کھاوین اور ایک گروہ نے کہا کہ امیر المومنین کیطرف سے
ہمارے دل صاف نہونگے یہانتک کہ مروان کو ہمین دیدین پھر جب یہ خبر فتنہ پردازان کوفہ و بصرہ
کو ہوئی سنتے ہی مدینہ منورہ کو آئے اور قبیلہ بنو زہرہ بنو مخزوم ہذیل وغیرہ کو اپنے ساتھ لیکر
آمادہ فساد ہوے اور محمد بن ابی بکر نے بھی قبیلہ بنی تمیم سے مدد طلب کی اور ایک جماعت اوس
قبیلہ سے اونکی شریک ہوئی اور ایک گروہ اہل مدینہ سے بھی انکے ساتھ ہوا اور سب نے اتفاق
کر کے چالیس شبانہ روز یا ایک ماہ اونتیس یوم یا دو ماہ اور آٹھ یوم یا چھ ماہ علی اختلاف الروایات
محاصرہ حضرت عثمانؓ کے مکان کا کیا اور اتنی مہلت بھی نہ دی کہ مسجد نبوی مین آپ نماز پڑھتے
جب موذن آپ کے دروازہ پر آتا اور کہتا الصلوۃ یا امیر المومنین آپ بسبب معذور ہونے
کے عہدہ امامت کو کبھی ابوہریرہؓ اور کبھی عبد اللہؓ ابن عباسؓ کے سپرد کر دیتے اور وہ نماز پڑھا دیتے
اور باغیون نے آب شیرین آپ کے مکان مین جانے سے روکا علی مرتضیٰؓ نے مفسدین کو
اس بات سے منع کیا اور فرمایا کہ جو کام تم لوگ کرتے ہو کفار بھی اس سے حذر کرتے ہین چنانچہ
کافران روم اگر کسیکو مقید کرتے ہین آب و دانہ اوسپر بند نہین کرتے ہین اور خلاف مروت سمجھتے
ہین مگر اون فتنہ پردازون نے آپکی بات کو ہرگز پذیرا نکیا اوسوقت آپ نے اپنے صاحبزادے

امام حسنؓ کو ایک جماعت کے ساتھ حضرت عثمانؓ کے دروازہ پر نگاہبان مقرر کیا اور فرمایا کہ
کسی مفسد کو مکان کے اندر داخل ہونے دینا منقول ہی کہ اونھین ایام محاصرہ مین ایک روز
حضرت عثمانؓ اپنے کوٹھے پر چڑھے اور باغیون کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا واللہ اللہ جل شانہ
اور اوسکے رسول مقبول صلعم نے ہرگز میرے قتل کو مباح نہین کیا ہی اور ایک روایت مین ہی کہ آپ نے
محاصرین کو سلام علیکم فرمایا کسی نے جواب نہ دیا پھر آپ نے فرمایا کہ تم لوگون سے مین سوال
کرتا ہون مجھے جواب باصواب دینا جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تشریف
لائے اور آپ شیرین یہان سوائے بیر رومہ کے نہ تھا پھر فقرائے مہاجرین نے بے آبی کی شکایت
رسول اللہ صلعم سے کی آپ نے فرمایا کون ہی کہ چاہ رومہ کو اپنے خالص مال سے خرید کرے پھر اوسکا
ڈول اس کنوین مین مثل دوسرے مسلمانون کے ہو یعنی وقف کر دے اور اوسکے تئین اسکے
بدلے مین بہشت ملے پھر مین نے موجب اس حکم شریف کے اس کنوین کو اپنے خالص مال سے
خرید کر کے وقف مسلمانان کر دیا پس کیا اوسکا بدلہ یہی ہی کہ آج کے دن اوس کنوین کا پانی مجھپر
تمنے بند کر دیا ہی اوس جماعت نے اس بات کا انکار نہ کیا اور تصدیق کی پھر آپ نے فرمایا کہ
جانتے ہو کہ مسجد نبوی صلعم تنگ تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کون ہی کہ فلان شخص کی
زمین کو خرید کر کے مسجد مین داخل کر دے اور اوسکے عوض مین اوسکے واسطے بہتر اس مین سے
جنت مین ایک مکان بلند بنایا جائے پس خریدی مین نے وہ زمین پچیس ہزار درم کو اور مسجد نبوی
ملادی اور صحن مسجد وسیع کر دیا اور آج کے دن تم لوگ اوسی مسجد سے مجکو نماز سے روکتے
ہو قوم نے اس بات کو بھی قبول کیا پھر فرمایا کہ جانتے ہو کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے ہمراہ مع ابی بکرؓ و عمرؓ کے جبل ثبیر پر کھڑا تھا ناگاہ اوس پہاڑ نے حرکت کی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے قدم مبارک اوسپر مارا اور فرمایا اُسْکُنْ یَا ثَبِیرُ فَاِنَّمَا عَلَیْکَ نَبِیُّ اللّٰہِ وَصِدِّیْقٌ
وَشَہِیْدَانِ یعنی متحرک ہو اے ثبیر سوائے اسکے نہین کہ تیرے اوپر اللہ کا نبی اور صدیق
اور دو شہید ہین قوم نے کہا سچ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ اکبر قسم رب کعبہ کی

کہ گواہی میری شہادت کی تم نے دی اور تین مرتبہ اسی کلمہ کو فرمایا ابی امامہ بن سہیل کہتے ہین
کہ حضرت عثمانؓ نے فرمایا قتل مسلم کے تین سبب ہوتے ہین اول یہ کہ مرتد ہوجاوے دوم زنا
کرے سوم کسیکو قتل کیا ہو پس مجھمین کوئی سبب ان اسباب سے نہین ہی کبھی مین نے زنا نہین
کیا قتل ناحق بھی نہین کیا پھر کیون مجکو قتل کرتے ہو اور تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مجھسے ایک عہد لیا ہی مین اوس اقرار پہ ثابت ہون پھر جب کلام آپکا حضرت علی
رضی اللہ تعالی عنہ نے سنا کمال رقت ہوئی اور تین مشک آب شیرین کی ایک جماعت خدام کے
ہمراہ آپ کے مکان کی جانب روانہ کین مفسدین اوسکے روکنے پہ مستعد ہوے یہانتک کے
چند شخص موالی بنی ہاشم اور بنی امیہ سے بسبب اوسکے زخمی ہوے اور وہ پانی بمشکل حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ تک پہونچا منقول ہی کہ ایک جماعت اہل مدینہ نے خفیہ حضرت عثمانؓ
سے اذن چاہا کہ اگر آپ فرماوین تو ہم باغیون سے مقاتلہ کرین آپ نے اونکے جواب مین
دعا خیر دی اور فرمایا کہ تمھاری نصرت میرے اوپر ایک نعمت عظیم ہی ولیکن مین قتال ہر بن
سبب نہین پسند کرتا ہون کہ میرے واسطے مسلمانون کے مال اور جانین تلف اور ہلاک ہون
اور روایت ہی کہ اوس روز آپ کے مکان مین سات سو غلام آپ کے اور حسن بن علیؓ
اور عبد اللہ بن زبیرؓ اور ایک جماعت صحابہ اور اشراف مدینہ موجود تھے اور متفق الصفات یہ
تھے کہ اگر آپ امر فرماوین تو ہم باغیونکو مار کر مدینہ سے اخراج کردیوین مگر آپ نے رخصت
مقاتلہ کی نہ دی اور سب کو قسم دیکر فرمایا کہ جو لوگ میرے تابع ہین اونکو چاہیے کہ ہرگز میری
جانب سے مقاتلہ نکرین اور مجکو میرے حال پر چھوڑ دین یہانتک کہ حق تعالی جو میرے ساتھ
کرے جو کچھ مقدر کیا ہی یہ بات ثبوت کو پہونچی کہ عبد اللہ بن سلام نے ایام محاصرہ مین اہل
مدینہ سے کہا اے گروہ اسلام ہرگز قتل عثمانؓ کے درپے نہو اور ابواب فتن اپنے اوپر کشادہ
نکرو قسم خدا کی شمشیر فتنہ تم لوگون سے شریعت محمدیؐ کے غلاف مین ہی اور قصد قتل امام
زمان کا خلاف طریق ہدایت ہی بموجب قول سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ملائکہ مدینہ کے

دروازون پر جراءت کرتے ہین اور فتنون کو نہین داخل ہونے دیتے تم لوگ قتل سے خلیفہ وقت کے
اون ملائکہ کو رنجیدہ نکرو اور ان افعال ناپسندیدہ سے اپنے شہر سے اونکو دفع نکرو اور شمشیر
فتنہ کو غلاف سے نہ نکالو اور اختلاف کے زہر کو جام تفریق اہل اسلام سے نہ چکھو اور
دوسری روایت مین ہے کہ عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے کہا کہ امم سابقہ مین اللہ تعالی کی عادت
یون جاری تھی کہ جو امت اپنے پیغمبر کو قتل کرتی اللہ تعالی اوسکے قصاص مین ستر ہزار
آدمیون کو اوس امت سے قتل فرماتا اور اگر خلیفہ پیغمبر کو قتل کرتے تو اوسکے بدلے مین
پینتیس ہزار کو قتل کرتا پس تم لوگ اس مرد یعنی امیر المومنین خلیفہ وقت کے قتل سے باز رہو
ورنہ دروازے فتنون کے تمہارے اوپر کھل جاوینگے اور ذلت کے ساتھہ تم لوگونکا خون
زمین پر گرایا جاویگا اور قسم خدا کی جسکے ہاتھہ مین میری جان ہے کہ جو شخص آپ کے قتل مین
شریک ہوگا قیامت کے روز اوسکا ہاتھہ کٹا ہوا ہوگا اور ایسی حالت مین اللہ تعالے سے
ملاقات کریگا اور خوب جان لو کہ حقوق اس شیخ یعنی امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے تمہارے اوپر مثل
حقوق تمہارے باپون کے ہین پس اونکی حق تلفی مثل فرزند ناخلف کے نکرو جماعت اوباش
نے اس کلام کو سنکر عبد اللہ بن سلام کو گالیان دینا شروع کین اور کہا تو دروغ کہتا ہے
اور یہودیت اور نفاق کے ساتھہ اونکو منسوب کیا حاصل کلام یہ کہ ان تمام نصائح و پند نے
اون سنگدلون کے دل مین کچھہ اثر نکیا اور آخر کو پشت مکان سے پتھر پھینکنا شروع کیے اور
مکان کی چھت پر چڑھکر اندر داخل ہوگئے حضرت عثمان مظلوم رضی اللہ تعالی عنہ نے اس
بلوے اور اژدحام کو دیکھکر فرمایا اللہ تعالی نے جو امر میرے ساتھہ مقدر کیا ہے مین اوس سے ضرور
ملونگا اور اوسکے ساتھہ راضی اور خوشنود ہون پھر مصداق اس قول کے ؎ پیوستہ
رضاے دوست میدارم دوست ٭ من صبر و بلاے دوست میدارم دوست ٭ گر جان
طلبد زمن چہ تقصیر کنم ٭ من جان ز برائے دوست میدارم دوست ٭ ہو کر کلام مجید اوٹھا لیا
اور تلاوت شروع کی آپکی زوجہ نائلہ بنت فرافصہ سے منقول ہے کہ ایام محاصرہ مین لیالی و ایام

آپ روزہ رکھتے تھے اور حالت یہ تھی کہ آب شیرین بند کیا گیا تھا کوئی شخص ایسا نہ تھا کہ افطار کے
لیے تو قدرے پانی آپکو پہونچاتا روز پنجشنبہ جسکے دوسرے روز آپ شہید ہوگئے روزہ دار تھے
افطار کے واسطے آب شیرین اون بے مروتون سے طلب کیا گیا نہ دیا اور بطور استہزا جواب دیا
کہ گھر مین تو کنوان پانی کا ہی حالانکہ اوسکا پانی ایسا شور تھا کہ کوئی پی نہ سکتا تھا پھر بغیر افطار
آپ سو گئے قریب طلوع صبح مین کوٹھے کی راہ سے ایک ہمسایہ کے مکان مین گئی اور ایک
کوزہ آب شیرین کا آپ کے واسطے لائی اور آپکو بیدار کیا تاکہ تھوڑا سا پانی نوش کرین
آپ نے مطلع صبح کی طرف نظر کرکے فرمایا کہ فجر ہوگئی ہی اور مین نے نیت روزہ کی
کرلی ہی اب یہ پانی نہین پی سکتا اور دوسری روایت مین انھین بی بی صاحبہ سے
ہی کہ مین نے عرض کیا شب کو آپ نے کچھ کھایا پیا نہین ہی روزہ پر روزہ رکھنے کی قوت
کیونکر ہوگی حضرت عثمان غنیؓ نے جواب دیا کہ آج کی شب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اس چھت کے اوپر رونق افروز ہوے اور آپ کے پاس ایک ڈول آب شیرین کا تھا اور مجھسے
فرمایا کہ ای عثمان پانی پی لے مین نے وہ پانی پیا پھر آپ نے تین مرتبہ اسیطرح مجھسے فرمایا
اور مین نے پیا یہانتک کہ سیراب ہوگیا بعد ازان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا
ای عثمان کل کے روز یہ لوگ تیرے اوپر ہجوم کرینگے پس اگر انکے ساتھ تو مقاتلہ کریگا اللہ تعالی
تجکو ظفر ونصرت دیگا اور اگر ترک مقاتلہ کرکے اس بلا کے اوپر صبر کریگا تو کل شب کو
میرے نزدیک تیرا روزہ افطار ہوگا پس مین نے اسی دوسری بات کو قبول کیا ہی انتہی کلامہ
بی بی صاحبہ فرماتی ہین کہ حضرت عثمانؓ حالت تلاوت مین تھے اور سورہ بقر پڑھ رہے تھے
پس اول جو شخص آپ کے اوپر داخل ہوا محمد بن ابی بکرؓ تھے اور اونھون نے آکر آپ کی
داڑھی پکڑلی آپ نے فرمایا واللہ اگر تیرا باپ ابوبکرؓ تجکو میرے ساتھ اس حالت پر دیکھتا
تو کیا کہتا محمد کے دل مین اس بات سے رقت پیدا ہوئی اور پھر گئے بعدہ ایک دوسرا
شخص آپ کے سامنے آیا آپ نے فرمایا میرے اور تیرے درمیان اللہ کی کتاب ہے

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھنا

اس بات کو سنکر وہ بھی چلا گیا پھر بسیار بن عیاض اور سودان بن حمران آئے اور اونھون نے آپ کو
شہید کیا اور نکل کر بھاگ گئے اور ایک روایت مین ہی کہ قاتل آپکا کنانہ بن بشر تھا دوسری روایت مین
ہی کہ عمرو بن حمق آپ کے سینہ مبارک پر بیٹھا اور تلوار سے ذبح کیا اور عمیر بن صابی نے شکم
کچلا یہانتک کہ دو پسلیان ٹوٹ گئین تعیین قاتل مین اسکے سوا اور بھی اقوال ہین سر مبارک
شق ہو گیا قطرات خون آیت فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پر بھی پھر باآواز بلند
آپکی بی بی نے پکارا لیکن کسی نے اونکی آواز کو نہ سنا پھر بی بی صاحبہ بام خانہ پر چڑھین اور
فریاد کی کہ امیر المومنین عثمان مقتول ہو گئے پس حسنین رضی اللہ تعالی عنہما اور ایک جماعت
صحابہ کی اس خبر کو سنکر مکان مین داخل ہوے اور آپکو مذبوح پایا سبھون نے اِنَّا لِلّٰهِ
وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا حضرت علی نے حسنین سے فرمایا کیونکر قتل ہو گئے امیر المومنین
حالانکہ تم دونون دروازے پر تھے اور ایک طمانچہ حسن اور ایک مکا حسین کے سینہ پر مارا
اور محمد بن طلحہ و عبد اللہ ابن زبیر کو جھڑکا اور نہایت رنج اور غصہ کے ساتھ اپنے مکان پر
تشریف لائے اور کلمہ استرجاع کو پڑھا اور کہا یا خدایا عثمان کے قاتل سے مین بیزار ہون اور
اوسکو مستحق تیرے عذاب اور غضب کا جانتا ہون مروی ہی کہ جب آپکی روح پرفتوح نے
اس عالم فانی سے طرف عالم جاودانی کے انتقال فرمایا آپ کی دولتسرا کے چہار جانب سے
چار آوازین سنی گئین ندای اول یَا ابْنَ عَفَّانَ اَبْشِرْ بِجِنَانٍ ذَاتِ الْاَبْوَابِ
دوم یَا ابْنَ عَفَّانَ اَبْشِرْ بِرَوْحٍ وَّرَيْحَانٍ سوم یَا ابْنَ عَفَّانَ اَبْشِرْ بِعَفْوٍ وَّغُفْرَانٍ
چہارم یَا ابْنَ عَفَّانَ اَبْشِرْ بِرَبٍّ غَيْرِ غَضْبَانَ یعنی ای بیٹے عفان کے بشارت
دیتا ہون تجکو باغون رنگارنگ کی اور خوشی سناتا ہون مین تیرے تئین فرحت اور بو
خوش کی اور ای عثمان خوشخبری دیتا ہون تجکو اوس نعمت کی جو فنا نہو گی اور ای ابن عفان
خوشی سناتا ہون تجکو ملاقات رب تیرے کی ایسی حالت مین کہ وہ تجھسے خوش ہوگا
سیوطی رح نے تاریخ الخلفاء مین لکھا ہی کہ یہ واقعہ اوسط ایام تشریق مین جمعہ کے دن

تاریخ ۱۸ ذیحجہ کو ہوا اور شب شنبہ کو درمیان مغرب وعشا کے بمقام حش کوکب جنت البقیع
مین مدفون ہوے اور ایک روایت مین بروز چہار شنبہ یا دوشنبہ ۲۶ ذیحجہ کو شہید ہوے
عمر آپکی ۸۲ سال یا ۸۱ یا ۸۴ یا ۸۶ یا ۸۹ یا ۹۰ سال کی تھی علی اختلاف الروایات حضرت زبیرؓ
نے نماز جنازہ پڑھی اور اونھین خون آلودہ کپڑون کے ساتھ مدفون ہوے اور آپ کے جنازے پر
ملائکہ حاضر ہوے جن لوگون نے آپ پر چڑھائی کی تھی اکثر اونمین سے مجنون ہوگئے حذیفہ
رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ فتنہ اول تھا اور فتنہ آخر خروج دجال ہوگا جسکے دل مین رائی کے دانہ برابر
حضرت عثمانؓ کے قتل کی خوشی ہوگی وہ دجال کا تابع ہوگا اور اگر خروج دجال سے پیشتر مرگیا تو قبر مین
اوسپر ایمان لاویگا آپؓ کے خزانے مین ایک صندوق مقفل پایا گیا اوسکے اندر ایک ڈبیا نکلی
اوسمین ایک کاغذ تھا اور یہ عبارت تحریر تھی هٰذِهٖ وَصِيَّةُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ
إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَأَنَّ
اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ عَلَيْهَا نَحْيَا وَعَلَيْهَا نَمُوْتُ
وَعَلَيْهَا نُبْعَثُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنَ الْآمِنِيْنَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ ترجمہ یہ وصیت ہے
عثمان بن عفان کی گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ کوئی معبود سوا اللہ کے نہین ہے اکیلا ہے وہ
کوئی اوسکا شریک نہین اور محمد بندہ اور رسول اوسکے ہین اور بیشک جنت دوزخ حق ہین اور
بیشک اللہ مردونکو قبرون سے اوٹھاویگا قیامت کے دن جسکے ہونے مین کچھ شک نہین بیشک
اللہ تعالی وعدہ خلافی نہین کرتا ہے اسی عقیدہ پر زندہ ہون اور اسی پر مرونگا اور اسی پر قبر سے
اوٹھونگا انشاء اللہ تعالے اور اون لوگون سے ہونگا جو امن پانے والے ہین آپکی
انگشتری پر کھدا تھا اٰمنت بالذی خلق فسوٰی اور آپ کے ہاتھ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی انگوٹھی تھی اوسیکو کاغذات پر لگایا کرتے تھے پھر وہ چاہ اریس مین گر گئی ـ

ذکر آپ کے اولیات کا

سب سے اول بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگون کو جاگیرین دین حمٰی مقرر کیا تکبیر کو پست

آواز سے کہلوایا مسجد بین خلوق ملا جمعہ کی نماز میں پہلی اذان قائم کی موذنون کے واسطے تنخواہ مقرر کی نماز عید سے اول خطبہ پڑھا مسجد میں مقصورہ بنوایا قریش کے لغت پر قرآن شریف کو جمع کیا

فصل ہفتم حضرت عثمان ذی النورین رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد کے بیان میں آپکے نو صاحبزادے اور سات صاحبزادیان تھین **اول** عبد اللہ اصغر والدہ انکی حضرت رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھین اور بعض نے کہا مان انکی فاختہ بنت غزوان تھین ایام خردسالی مین انکا انتقال ہوگیا **دوم** عبد اللہ اکبر انکا انتقال منی مین ہوا **سوم** آبان کنیت انکی ابو سعید ہے آنسے احادیث بھی مروی ہوے ہین خلافت عبد الملک بن مروان مین والی مدینہ رہے ہین اور یزید بن عبد اللہ کی خلافت مین انتقال ہوا آنکی نسل اندلس مین ہی **چہارم** خالد انکے پاس وہ قرآن شریف تھا جسپر حضرت عثمانؓ کا خون ٹپکا تھا انکا انتقال اپنے والد کی خلافت ہی مین ہوا انھین کو کبیر بھی کہتے ہین اور انکی اولاد بھی باقی ہے **پنجم** عمرو والدہ انکی بنت جندب قبیلہ ازد کی تھین انکی بھی نسل موجود ہی **ششم** سعید **ہفتم** ولید ان دونون صاحبزادونکی مان فاطمہ بنت ولید تھین سعید کی کنیت ابی عثمان تھی عہد حضرت معاویہؓ مین خراسان کے والی رہے اور وہی جگہہ مقتول ہو گئے **ہشتم** عبد الملک انکی والدہ کا نام ملیکہ ام البنین تھا صغر سن ہی مین انتقال کر گئے **نہم** کا ذکر مذکور نہین ہوا اور لڑکیون مین **اول** مریم **دوم** ام سعد انکے شوہر عبد اللہ تھے **سوم** عائشہ شوہر انکے حارث بن الحکم بن العاص تھے بعدہ ابن زبیرؓ کے نکاح مین آئین **چہارم** ام ابان شوہر انکے مروان بن الحکم بن العاص تھے **پنجم** ام عمرو والدہ انکی رملہ بنت شیبہ تھین **ششم** مریم صغری انکی مان نائلہ بنت فرافصہ کلبیہ تھین شوہر انکے عمرو بن الولید بن عقبہ تھے انتہی **حکایت** ابو قلابہ کہتے ہین کہ ایک مرتبہ مین مقام شام مین مع اپنے رفقا کے تھا ناگہان ایک آدمی کو سنا کہتا ہی واویلاہ من النار یعنی خرابی اوسکی ہے آتش دوزخ سے مین نے جا کر دیکھا کہ ایک شخص ہی اور اوسکے دونوں ہاتھ اور پاؤن کٹے ہوے ہین اندھا ہی اوندھے منہ پڑا ہوا چلاتا ہی مین نے پوچھا تیرا

کیا حال ہی اوسنے کہا مین اونھین لوگونکے ساتھ تھا جو حضرت عثمانؓ کے اوپر محاصرہ کرکے داخل ہوے تھے اور جب مین حضرت عثمانؓ کے قریب گیا اونکی بی بی چلائین مین نے اونکو ایک طمانچہ مارا حضرت عثمانؓ نے فرمایا مَالَكَ قَطَعَ اللّٰهُ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ وَاَعْمٰى عَيْنَيْكَ وَاَدْخَلَكَ النَّارَ یعنی کیا ہی واسطے تیرے کاٹ ڈالے اللہ تعالیٰ تیرے دونون ہاتھ اور دونون پیر اور اندھا کردے تجکو اور داخل کرے تجکو آگ مین مجکو ایک سخت لرزہ ہوا اور مین بھاگا اور یہ حالت میری ہوگئی عِيَاذًا بِاللّٰهِ مِنْهَا الحمد للہ والمنہ کہ ختم ہوا ذکر خلیفہ ثالث کا اب شروع کرتا ہون حال خلیفہ رابع کا بحول اللہ تعالیٰ وقوتہ

باب پنجم مناقب صاحب رسول اللہ خلیفہ چہارم امیر المؤمنین سیدنا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ مین

فصل اول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی ولادت و اسم وکنیت وغیرہ مین

حضرت علی مرتضیٰ کے نسب کا بیان

آپ بیٹے ہین ابی طالب کے اور نام ابی طالب کا عبد مناف ہی وہ بیٹے ہین عبد المطلب کے اور نام اونکا شیبہ ہی جو دادا ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور عبد المطلب بیٹے ہاشم کے ہین اور نام اونکا عمرو ہی وہ بیٹے ہین عبد مناف کے اور نام انکا مغیرہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکی کنیت ابو الحسن و ابو تراب رکھی ہی اور مان آپکی فاطمہ اسد کی بیٹی ہین جو بیٹے ہین ہاشم کے اور وہ اول ہاشمیہ تھین جنکے شکم سے ہاشمی لڑکا تولد ہوا اور اسلام لائی ہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہجرت بھی کی ہی اور آپ چچازاد بھائی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور داماد بھی ولادت آپکی مکہ مکرمہ بیت اللہ کے اندر ہوئی آپ سے قبل کوئی مولود درمیان بیت الحرام کے نہین ہوا تاریخ ولادت

حضرت علی مرتضیٰ کی ولادت کا بیان

بروز جمعہ ۱۳ محرم یا رجب سنہ ۳۰ مین عام الفیل سے ہی اور ہجرت نبوی سے ۲۵ یا ۲۴ برس قبل لکھا ہی کہ ایام حمل مین جب والدہ آپکی بت کو سجدہ کرنا چاہتین آپ اپنا پاؤن اونکی پیٹ سے بھڑا دیتے اور اپنی پشت کو اونکی پشت سے لگا دیتے وہ بت کی جانب

جھکنے سکتین اور سجدہ سے محفوظ رہتین اسیوجہ سے آپ کے نام کے ساتھ کرم اللہ وجہہ کہتے
ہین یعنی اللہ تعالی اسلئے آپ کے منہ کو مکرم کیا کہ شکم مادر مین اور نیز ایام طفولیت مین بت کیطرف منہ نہین
کیا پرورش آپکی سایۂ عاطفت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور وجہ اسکی یہ لکھی ہی کہ ایک
مرتبہ اہل مکہ قحط مین گرفتار ہوے بسبب خشک سالی کے اوسوقت جو لوگ اہل مروت عیالدار
تھے زیادہ مصیبت مین آگئے مثل ابوطالب کے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا
حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ تمھارے بھائی ابوطالب لڑکے بالے بہت رکھتے ہین چلو ہم تم
کچھ اونکی کفالت کرین اور حضرت عباسؓ اوسوقت مین مالدار تھے پھر ابوطالب کے یہان گئے
اور حضرت علیؓ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عباسؓ نے حضرت جعفر کو لے لیا
اور پرورش کی حضرت علیؓ ہمیشہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہتے تھے یہانتک
کہ حضرت کو پیغمبری ہوئی اور حضرت علیؓ ایمان لائے اوسوقت عمر انکی تیرہ برس کی تھی اور ایک روایت میں
دس برس اور آٹھ و نو برس مذکور ہین اور آپ ہی سے منقول ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کو نبوت بروز دوشنبہ ہوئی اور مین سہ شنبہ کو ایمان لایا اور اس بات پر اجماع ہوا ہی کہ لڑکون مین
سب سے اول آپ ہی مشرف باسلام ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قبل بلوغ
کے آپ نے نماز پڑھی ہی

حلیہ شریف

آپ ایک شیخ فربہ بدن میانہ قد مائل بقصر بزرگ شکم سخت گندم گون کلان و سیاہ چشم نہایت
خوبصورت گویا ماہ شب چہار دہم تھے موے سر کثرت مگر پیش سر کم تھے ریش مبارک دراز سفید
براق تھی اور مابین ہر دو دوش کو پر کر لیا تھا اور دوش مبارک نرم اور درمیان مین چوڑے تھے
کلائی سے جدا نہ تھے بلکہ یکسان تھے گردن شریف گویا چاندی کی ڈولچی تھی لطیفہ ابوسعید
تیمی کہتے ہین کہ ہم ایام طفولیت مین اپنے کندھون پر کپڑے لادے ہوے بازارون مین بیچتے
پھرتے تھے اور جب حضرت علیؓ کو آتے ہوے دیکھتے کہتے بزرگ شکم آپ فرماتے یہ فرماتے

کیا کہتے ہیں لوگ کہتے یَقُولُونَ عَظِیْمُ الْبَطْنِ یعنی آپکو بڑا شکم والا کہتے ہیں آپ فرماتے اَجَلْ اَعْلَاهُ عِلْمٌ وَاَسْفَلُهُ طَعَامٌ یعنی ہاں اوپر اسکے علم ہے اور نیچے طعام ہے ابو رافع سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قلعہ خیبر کا ایک کواڑ اوکھیڑ کر بجائے ڈھال ہاتھ میں لے لیا اور مقابلہ کے وقت لیے رہے پھر پھینک دیا اور میں نے اوس کواڑ کو دیکھا کہ آٹھ آدمی پلیٹ نہ سکے اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ چالیس شخص نہ اوٹھا سکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ آپ کو مسجد میں لیٹا ہوا اور جسم مبارک پر خاک لگی ہوئی دیکھکر جھاڑنے لگے اور فرمایا قُمْ یَا اَبَا تُرَابٍ قُمْ یَا اَبَا تُرَابٍ اوٹھ ای مٹی کے باپ یعنی تم خاک کو ایسا پسند کرتے ہو گویا اوسکے باپ ہو اوسوقت سے آپکی یہ کنیت مشہور ہو گئی اور آپ اس سے بہت خوش ہوتے تھے ایکبار آپ نے ایک درہم کی کھجور خرید کی اور اپنی چادر میں باندھکر لیچلے بعض اصحاب نے عرض کیا ہمکو دیجیے ہم لیچلیں فرمایا اَبُو الْعِیَالِ اَحَقُّ بِحَمْلِهٖ صاحب عیال ہی حق ہے اوسکے اوٹھانیکا اس قول سے آپ کے کمال کسر نفس ثابت ہے جب قریش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قتل پر آمادہ ہوے تو آپ نے علی کرم اللہ وجہہ کو حکم فرمایا کہ تم میرے بستر پر سو رہو آپ کمال بے فکر اور بے خوف ہو کر سو رہے اللہ تعالے نے جبرئیل و میکائیل علیہما السلام کو اوس رات آپکی نگاہبانی کا حکم فرمایا اور یہ دونوں فرشتے معظم آپکے پاس آئے اور کہتے تھے بَخٍ بَخٍ مَنْ مِثْلُكَ یَا عَلِیُّ قَدْ بَاهَی اللّٰهُ بِكَ مَلَائِكَتَهٗ واہ واہ نہیں ہے مثل تیرا ای علی تحقیق فخر کیا اللہ تعالی نے تیرے ساتھ فرشتوں پر یہ قصہ کمال شجاعت پر دال ہے غزوہ بدر میں ستر مشرک مارے گئے ازانجملہ اکیس مشرک حضرت علی رضی اللہ عنہ نے قتل کیے اور اوسوقت آپکی عمر ۲۷ سال کی تھی اور جنگ احد میں تمامی لشکر مسلمانوں کا واپس چلا گیا صرف سات سو نفر باقی رہگئے اور لڑائی کا بازار خوب گرم ہوا مسلمانوں میں اضطراب پیدا ہوا اوسوقت حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سات آدمی سرداران کفار سے قتل کیے ازانجملہ ایک طلحہ بن ابی طلحہ کو جو نشان بردار مشرکین تھا قتل کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام مسلمان بہت خوش ہوے اور فرمایا حضرت علی

رضی اللہ تعالے عنہ نے کہ احد کے دن سولہ ضربیں مجکو لگیں بعد چار ضرب کے میں زمین پر
گر پڑا ناگہاں ایک جوان خوبصورت خوشبودار نے میرا بازو پکڑکے مجکو کھڑا کردیا اور کہا حملہ کر تو
مخالفین پر اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اور وہ دونوں تجسے راضی ہیں تب مین نے اسکا
ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے فرمایا اَقَرَّ اللّٰہُ عَیْنَكَ ذَاكَ جِبْرَئِیْل
عَلَیْہِ السَّلَامُ تیری آنکھ ٹھنڈی کرے اللہ یہ جبرئیل تھے سلامتی ہوا اونکے اوپر غزوہ
خندق میں دس ہزار مشرک تھے اور مسلمان تین ہزار اوس وقت عمرو بن عبدود نے
جو سرداران کفار سے تھا مع عکرمہ بن ابی جہل کے لب خندق آکر لڑائی طلب کی حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ اوسکا مقابلہ کریں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب عمرو نے
کہا کوئی میرے مقابلہ میں نہیں نکلتا ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پھر اذن طلب کیا رسول اللہ صلعم نے
اپنا عمامہ اوتار کر آپ کے سر پر رکھا اور اذن جنگ دیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ عمرو کے
مقابل ہوے اور ایک تلوار اوسکے دوش پر ایسی لگائی کہ اوسکا ہاتھ اوڑ گیا اور وہ
ہوکر گرا پھر آپ نے اوسکے لڑکے حنبل کو بھی قتل کیا اور عکرمہ اپنا نیزہ پھینک کر بھاگا
اور مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی آپکی شجاعت کی نسبت مدارج النبوۃ میں لکھا ہے
کہ ایکدن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ اور زبیر بن العوام نے سات سو آدمی بنی قریظہ کے قتل کیے
آپکی سخاوت کے ذکر میں واحدی نے ابن عباس سے روایت کیا کہ ایک وقت حضرت
علی کے پاس چار درہم کے سوا کچھ نہ تھا اور اون چاروں درہمونکو فی سبیل اللہ اس طرح پر
کہ ایک درہم رات کو اور ایک درہم دن کو ایک چھپا کر ایک ظاہر خرچ کرڈالا اللہ تعالے
کو یہ صدقہ پسند آیا اور آپ کی شان میں فرمایا اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ
وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَةً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ
وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ جو لوگ اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں رات کو اور
دن کو پوشیدہ اور ظاہر پس انکے واسطے اجر او نکا ہی او نکے رب کے پاس اور

اور نہیں ڈر ہوا اونکے اوپر اور نہ وہ غم کھاوینگے اور آپ ہی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
آیہ کریمہ تَعِیَهَا اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ کے بارہ مین فرمایا سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ یَّجْعَلَهَا اُذُنَكَ یَا عَلِیُّ فَفَعَلَ یعنی
حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان اور کشتی مین سوار ہونے کے ذکر مین اللہ تعالی نے فرمایا کہ یہ قصہ
واسطے نصیحت اور عبرت کے ہے اور اسلیے کہ یاد رکھے اس نعمت ہماری کو یعنی سلامتی طوفان سے
کان سننے والا پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ مین نے اللہ تعالےٰ سے سوال کیا
کہ وہ کان یاد رکھنے والا علیؓ کا کان کر دے پس ایسا ہی کر دیا اوسنے اوسوقت سے جو کلام مین نے
حضرتؐ سے سنا مجکو یاد رہا اور کبھی فراموش نہیں ہوا یہ حدیث اور آیت آپ کے کمال حافظہ پر
دال ہین اوصاف آپ مین کمال کے تھے جب غصہ آتا تحمل کرتے جب بات کرتے سچ بولتے جب
حکم کرتے عدل فرماتے علامہ ابن حجر مکی نے زواجر مین تحریر کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے تکرار سے بہت
اصرار کے ساتھ کہا کہ تم صفات حضرت علیؓ کے بیان کرو جب وہ اصرار سے معذور ہوے بیان کرنا
شروع کیا کہ حضرت علیؓ کا علم وسیع تھا اور اعرف باللہ تھے دین کی تائید مین سخت تھے کلام آپکا
حق کو باطل سے جدا کرتا تھا انصاف کے ساتھ حکم کرتے تھے دنیا کی زیب و زینت آپکو پسند نہ آتی تھی
رات اور اوسکی تاریکی سے محبت رکھتے تھے اکثر بخوف خدا رویا کرتے تھے بسا اوقات متفکر رہتے
تھے اور کف دست کو حسرت سے پھیرا کرتے تھے اور ہمیشہ اپنے نفس کو ملامت کرتے تھے موٹا کپڑا
پسند فرماتے تھے اور جو کھانا موجود ہوتا پسند کرتے تھے ذائقہ اور لذت کا خیال نفرماتے تھے ہم
لوگون مین مثل ہمارے رہتے تھے اور اپنے مراتب عالی کا کچھ لحاظ نکرتے تھے اور جو شخص بلاتا تھا
اوسکے پاس جاتے تھے اور ہم لوگ باوجود کمال تقرب اور نزدیکی کے آپسے بوجہ کمال ہیبت کے
کلام نہیں کر سکتے تھے دینداروں کی آپ عظمت فرماتے تھے غریب محتاجونکو دوست رکھتے
تھے اور کوئی زبردست آدمی اگر ناحق پر ہوتا تو اوسکو یہ امید آپ سے نہوتی کہ آپ ہماری کچھ
رعایت کرینگے اور نہ کسی ضعیف حقدار کو مایوسی ہوتی تھی اس بات کی کہ آپ بسبب اوسکے
ضعف کے اوسکا کچھ خیال نکرینگے اور قسم کھا کر ضرارؓ نے بیان کیا کہ دیکھا مین نے حضرت علیؓ کو

پچھلی رات مین جبکہ سیاہی اوسکی تمام عالم مین پھیلی تھی اور ستارے چھپ گئے تھے کہ آپ محراب مسجد مین ریش مبارک کو پکڑے ہوے اس طرح مضطرب تھے جیسا کہ کسیکو سانپ وغیرہ نے کاٹا ہوتا ہی اور وہ اضطراب کرتا ہی اور روتے تھے آپ مثل رونے غمگین کے اور کہتے تھے ربنا ربنا اور عاجزی کرتے تھے اللہ تعالےٰ کی جناب مین اور فرماتے تھے ای دنیا ای دنیا متوجہ ہوئی تو میری طرف یا مشتاق ہوئی دور ہو دور ہو کسی اور کو فریب دے مین نے تجکو تین طلاق بائن دیدے یعنی مین تجسے کنارہ کشی کرتا ہون کیونکہ تیری عمر کم ہی اور عیش تیرا ذلیل اور خوف تجھمین بہت ہی اور افسوس کرتے تھے اپنے اوپر بسبب کمی زاد آخرت اور درازی سفر کے اور وحشت و ناداستگی راہ پر یہ سنکر حضرت معاویہؓ کی آنکھون سے آنسو بہنے لگے اور داڑھی تک بہ آئے اور اس حد کو پہونچے کہ اونکو روک نہ سکے آخر آستین سے پونچھنے لگے اور تمام حاضرین پر یہی حالت طاری ہوئی پھر کہا حضرت معاویہؓ نے کہ رحم فرماوے اللہ جل شانہ حضرت علی پر قسم خدا کی وہ ایسے ہی تھے جیسا تمنے بیان کیا اور پانچسو چھیاسٹھ حدیثین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آپنے روایت کی ہین

فصل دوم اون آیات کریمہ مین جو حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے مناقب مین نازل ہوئین **آیت** أَجَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ وَعِمَارَةَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَمَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ لَا يَسْتَوُونَ عِنْدَ اللَّهِ الخ ترجمہ کیا گردانتے ہو تم پانی پلانا حاجیونکا اور تعمیر مسجد حرام کی مانند اوس شخص کے جو ایمان لایا ہی اللہ اور قیامت پر اور جہاد کیا اللہ کی راہ مین نہین وہ لوگ برابر ہین نزدیک اللہ کے **شان نزول** طلحہ بن شیبہ نے کہا مین صاحب البیت ہون کنجی خانہ کعبہ کی میرے پاس ہی حضرت عباسؓ نے فرمایا مین صاحب سقایہ ہون حاجیون کو پانی پلاتا ہون حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا مین نے سب لوگون سے چھ ماہ قبل نماز پڑھی ہی اور اللہ کی راہ مین جہاد کیا ہی اوسپر یہ آیت نازل ہوئی جس سے آپکی کمال فضیلت ثابت ہوئی اور آپکی عبادت اون لوگون پر سبقت کر گئی

آیت إِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَالَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَيُؤْتُونَ

الزَّكوٰةَ وَهُمْ رَاكِعُونَ ترجمہ تمھارا رفیق وہی اللہ ہی اور اوسکا رسول اور مومنین جو نماز
پڑھتے ہین اور زکوٰة دیتے ہین اور وہ اللہ کے سامنے جھکے ہوے ہین **شان نزول** ابوذر
غفاری سے مروی ہو کہ حضرت علیؓ نے حالت رکوع مین اپنی انگوٹھی ایک سائل کو دیدی
اوسپر یہ آیت نازل ہوئی اور آپکی مناقب مین یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ
بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ سِرًّا وَّعَلَانِيَةً فَلَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ
يَحْزَنُوْنَ اسکا ترجمہ اور فائدہ آپکی سخاوت کے ذکر مین بیان ہوچکا ہی **آیت** اِنَّ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے
اور نیک عمل کیے وہ لوگ سب خلق مین بہتر ہین **شان نزول** ابن عباسؓ سے مروی ہو
جب یہ آیت نازل ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا اَنْتَ شِيْعَتُكَ
یعنی مصداق اس آیت کا ای علیؓ تو ہو اور تیرے فرمانبردار **ف** طبرانی نے ضعیف سند سے
بیان کیا کہ حضرت علیؓ نے کہا میرے خلیل نے مجھسے فرمایا یا علیؓ اِنَّكَ سَتَقْدَمُ عَلَى اللّٰهِ اَنْتَ
وَشِيْعَتُكَ رَاضِيْنَ مَرْضِيِّيْنَ وَتَقْدَمُ اَعْدَاؤُكَ غِضَابًا مُقْمَحِيْنَ ای علی تو اور تیرے
تابعدار لوگ اللہ کے سامنے لائے جائینگے درانحالیکہ وہ راضی ہونگے اللہ سے اور اللہ اونسے
اور لائے جائینگے دشمن تیرے اللہ تعالے کے سامنے درانحالیکہ وہ سخت غضب آلہی مین ہونگے
اور اونکے ہاتھ اونکی گردنون مین پڑے ہونگے پھر حضرت علیؓ نے اپنا ہاتھ اپنی گردن سے ملا کر
اقماح کی صورت دکھلائی **نور الابصار** مین ہو شِيْعَتُهٗ هُمْ اَهْلُ السُّنَّةِ لِاَنَّهُمْ هُمُ
الَّذِيْنَ اَحَبُّوْهُ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ لَا الرَّوَافِضُ وَاَعْدَاؤُهُ الْخَوَارِجُ مطیع و محب
گروہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اہل سنت ہین اس سبب سے کہ یہی وہ لوگ
ہین جو دوست رکھتے ہین حضرت علیؓ کو جسطرح حکم کیا ہے اللہ اور اوسکے رسول نے آپکی
دوستی کا نہ رافضی لوگ جو حد سے بڑھ گئے اور نہ خارجی جو آپکے دشمن ہین اس مقام پر
یہ **لطیفہ** مناسب ہے کہ اہل السنۃ اور حب علی کے عدد برابر ہین اور اس آیت کی نسبت وَتَعِيَهَا

اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ حضرت علیؓ سے منقول ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے سے
مین نے سوال کیا کہ وہ اُذُن حسبکا اس آیت مین ذکر ہی علیؓ کا کر دے پس اللہ تعالے نے
ایسا ہی کیا یعنی حضرت کی دعا مقبول ہوئی اس آیت کا ترجمہ اور فائدہ آپ کے حافظ کے
بیان مین گذر چکا اور جب آیت نازل ہوئی اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ترجمہ
سوائے اسکے نہین کہ تو ای محمدؐ ڈرانیوالا ہی اور ہر قوم کو راہ دکھانیوالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِيْ وَبِكَ يَا عَلِيُّ يَهْتَدِي الْمُهْتَدُوْنَ یعنی مین ڈرانیوالا
ہون اور علیؓ ہادی ہی اور بسبب تیرے ای علیؓ ہدایت پاوینگے ہدایت پانیوالے

فصل سوم

ان احادیث مین جو حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ کے مناقب مین
وارد ہین **حدیث** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ يَا عَلِيُّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى
اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا ای علی تیرا رتبہ میرے نزدیک جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰؑ کے نزدیک مگر اتنا فرق ہی کہ میرے
بعد کوئی پیغمبر نہین **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت روانگی جنگ تبوک حضرت
علیؓ کو اپنے اہل و عیال مین خلیفہ کیا علی مرتضیؓ نے عرض کیا کہ مین کسی غزوہ مین پیچھے نہین
رہا ہون کیا ہی کہ اس مرتبہ آپ مجکو لڑکون اور عورتون مین چھوڑتے ہین تب آپنے یہ حدیث
فرمائی اس حدیث سے کمال مرتبہ حضرت علیؓ کا ثابت ہوا مگر اہل شیعہ کا یہ قول کہ اس حدیث سے
خلافت حضرت علیؓ کی بعد نبیؐ کے ثابت ہوتی ہی اور سوائے آپ کے کوئی لائق خلافت
نہین خلاف ہی اسواسطے کہ حضرت ہارونؑ حضرت موسیٰؑ کے سامنے ہی انتقال کر گئے اور انکے
خلیفہ حضرت یوشعؑ ہوے اگر حضرت ہارونؑ زندہ رہتے اور حضرت موسی علیہ السلام کے بعد خلیفہ
ہوتے تو البتہ پوری مثال صادق آتی اس حدیث سے صرف جنگ تبوک سے واپس
آنے تک کی خلافت ثابت ہی اور یہی مثال حضرت ہارونؑ کے ساتھ صادق بھی آتی ہے
کہ جسوقت تک حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے واپس نہین آئے وہ خلیفہ رہے **حدیث**

سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًا رَجُلًا يَفْتَحُ اللّٰهُ عَلٰى يَدَيْهِ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ يَعْنِي عَلِيًّا
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَهُ يَوْمَ خَيْبَرَ سہل بن سعد سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ مقرر مین کل کے روز علم دونگا اوس مرد کو جسکے ہاتھون پر خدا فتح کریگا دوست رکھتا ہو
وہ اللہ کو اور اوسکے رسول کو یعنی علی مرتضی کو یہ حضرت نے جنگ خیبر کے دن فرمایا **ف**
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا تو صحابہ مین تذکرہ ہوتا رہا کہ دیکھیے یہ دولت
کسکو نصیب ہوتی ہو صبح کے وقت حضرت نے فرمایا علی کہان ہین عرض کیا کہ اونکی آنکھین
درد کرتی ہین آپ نے اونکو بلا کر لعاب دہن لگا دیا آنکھین اچھی ہوگئین پھر حضرت نے آپکو
علم دیا اور آپ ہی کے دست مبارک پر فتح ہوئی **حدیث** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لَأَنْ يَهْدِيَ اللّٰهُ
بِكَ رَجُلًا وَاحِدًا لَخَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَكُوْنَ لَكَ حُمْرُ النَّعَمِ سہل بن سعد کہتے ہین کہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہدایت کرنا اللہ کا ایک مرد کو بسبب تیرے بہتر ہو تجکو سرخ
اونٹ ملنے سے **ف** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ خیبر مین وقت علم دینے کے
حضرت علی کو یہ فرمایا تھا عرب کے نزدیک سرخ اونٹ عمدہ مال ہو یعنی ای علی اگر تیرے سبب سے
ایک آدمی مسلمان ہووے تو یہ دنیا کے مال سے بہتر ہو اسواسطے کہ ثواب کو بقا ہو اور اس
مال کو فنا **حدیث** اَلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنْتَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْكَ قَالَهُ لِعَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ براء بن عازب سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ای علی تو میرا ہو
اور مین تیرا ہون **ف** کمال اتحاد اور بے تکلفی کا قول ہو اور کمال قرب اور فضیلت حضرت
علی کی اس حدیث سے ثابت ہو **حدیث** مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام غدیر خم علی رضی اللہ عنہ کو فرمایا جسکا مین مولا ہون پس علی
اوسکا مولا ہو **ف** نور الابصار مین مولا کے چند معنی لکھے ہین اور قرآن شریف اون معانی کے
ساتھ وارد ہو **اول** بمعنی اولی جیسا کہ منافقین کی شان مین آیا ہو مَوْلٰكُمْ یعنی وہ آگ تمہارے
واسطے بہتر ہو **دوم** بمعنی ناصر جیسا کہ فرمایا أَنَّ الْكَافِرِيْنَ لَا مَوْلٰى لَهُمْ یعنی کافرون کے

لیے کوئی مددگار نہیں ہے اور معنی **وارث** لِكُلٍّ جَعَلْنَا مَوَالِيَ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ یعنی ہر شخص کے واسطے وارث مقرر کیے ہیں اوس چیز میں کہ چھوڑ جاویں والدین اور معنی **عصبہ** وَإِنِّي خِفْتُ الْمَوَالِيَ مِن وَرَائِي یعنی ڈرتا ہون مین اپنے عصبہ پر پیچھے اپنے اور معنی **صدیق** يَوْمَ لَا يُغْنِي مَوْلًى عَن مَّوْلًى شَيْئًا یعنی بروز قیامت بے پروا نہیں کریگا کوئی دوست دوست کو اور معنی **سید** بھی آیا ہے اور یہ ظاہر ہے پس جو معنی مناسب اس مقام کے ہین وہی مراد لیے جائینگے ظاہر ہے کہ مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مولا سے اولی نہیں ہے اگر یہ مراد ہوتی تو حضرت ابوبکر کو امامت و خلافت نہ فرماتے اور نہی بحث سید مین ہے اور وارث و عصبہ تو مراد ہو ہی نہیں سکتے پس حدیث کے معنی یہ ہونگے جس شخص کا مین مددگار یا دوست یا حمایتی ہون پس اوسکا مددگار اور حمایتی اور دوست علی ہے **حدیث** اَنْ لَا يُحِبُّنِي اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي اِلَّا مُنَافِقٌ حضرت علی نے قسم کھا کر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے عہد فرمایا کہ نہیں دوست رکھیگا مجکو مگر مومن اور نہیں بغض رکھیگا مجھسے لیکن منافق الحمد للہ کہ تمام گروہ اہل سنت محب علی ہے **حدیث** اَنْتَ اَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب کے درمیان بھائی چارہ کرایا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ روتے ہوے آئے کہ آپنے تمام صحابہ مین مواخات کرائی اور میری مواخات کسی سے نکرائی آپ نے فرمایا تو میرا بھائی ہے دنیا اور آخرت مین **حدیث** جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ طائف مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کو بلا کر عرصہ تک کان مین باتین کین لوگون نے عرض کیا آپنے آج اپنے چچا کے بیٹے سے دیر تک سرگوشی کی جواب دیا مین نے نہین کی بلکہ اللہ تعالے نے کی **حدیث** اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِي حَتّٰى تُرِيَنِي عَلِيًّا ام عطیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اوسمین حضرت علی بھی تھے پھر دست

مبارک بلند کرکے یہ دعا کی ای اللہ میرے نہ مار مجکو یہانتک کہ دکھلا دے علیؓ کے تئین حدیث[۱۱]
مَنْ سَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ سَبَّنِي فرمایا آنحضرتؐ نے جسنے علیؓ کو گالی دی پس تحقیق مجکو گالی دی حدیث[۱۲]
حضرت علیؓ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ تیری مثال مثل عیسیٰ علیہ السلام کے
ہی یہود نے اونسے دشمنی کی یہانتک کہ اونکی والدہ پر بہتان لگایا اور نصاری نے حضرت عیسیٰ کو
دوست رکھا اور اوس دوستی کو یہانتک پہونچایا جو لائق نہ تھی یعنی ابن اللہ کے قائل ہو گئے پھر
فرمایا کہ میرے مقدمہ مین دو مرد ہلاک ہونگے ایک وہ شخص کہ میری محبت مین افراط کریگا اوس چیز کے
ساتھ جو مجھمین نہین ہی دوسرا وہ شخص کہ میری دشمنی اوسکو آمادہ کریگی میرے اوپر بہتان باندھنے
کو پس مصداق اس حدیث کے دو گروہ ہین اول روافض دوم خوارج اللہ تعالی نے اہل سنت وجماعت
کو محبت غیر جائز اور بغض مطلق سے محفوظ رکھا ہی فللہ الحمد والمنہ انھون نے خلفاے اربعہ اور
جملہ صحابہؓ کو اونکے مراتب رفیع پر قائم رکھا ہی نہ مثل روافض کے ہین کہ محبت حضرت علیؓ مین خلفاے
ثلثہ و دیگر صحابہ کو معاذ اللہ برا کہین اور نہ مانند خوارج کے ہین کہ خلفاء ثلثہ وغیرہ کے دوست بنکر
دشمن علیؓ و اہلبیتؓ ہون حدیث[۱۳] بریدہ سے روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا اللہ تعالے نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ مین چار شخصونکو دوست رکھون اور مجھے خبر دی ہی کہ اللہ
بھی اونکو دوست رکھتا ہی عرض کیا اون چار شخصون کے نام بیان فرمایئے آپ نے فرمایا علی
منجملہ اونکے ہی تین بار اسیطرح فرمایا اور پھر ابوذر و مقداد و سلمانؓ کا نام لیا حدیث[۱۴] اَنَا
مَدِيْنَةُ الْعِلْمِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین شہر ہون علم کا اور علیؓ اوسکا
دروازہ ہی اس حدیث سے کمال علم آپکا ظاہر ہوا حاکم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
کی ہی کہ حضرت عمر بن الخطاب فرمایا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ کو تین خصلتین ایسی دی گئین کہ اگر
اونمین کی ایک بھی مجھمین ہوتی تو میرے نزدیک بہت محبوب اور بہت دوست ہوتی وہ شتران
سرخ رنگ سے آپ سے پوچھا گیا کہ وہ خصلتین کیا ہین فرمایا ایک تو زوجہ ہونا حضرت فاطمہؓ کا
دوسرے جائز ہونا آپکے لیے دخول مسجد نبوی مین بحالت غسل تیسری خصلت علم لشکر آپکو

ملنا جنگ خیبر میں آبو عمر ابو الطفیل سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا حضرت علی کو خطبہ میں فرماتے تھے سَلُونِي عَنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَوَاللّٰهِ مَا مِنْ آيَةٍ إِلَّا وَأَنَا أَعْلَمُ أَبِلَيْلٍ نَزَلَتْ أَمْ بِنَهَارٍ أَمْ فِي سَهْلٍ أَمْ فِي جَبَلٍ سوال کرو مجھسے اللہ کی کتاب سے یعنی جس آیت کی تحقیق چاہو کرلو قسم اللہ کی کوئی آیت نہیں ہے لیکن میں اوسکو جانتا ہوں کہ دن کو نازل ہوئی یا رات کو نرم زمین پر نازل ہوئی ہے یا پہاڑ پر اس روایت سے کمال علم و کمال حفظ آپکا ظاہر ہوا **حدیث** عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوَّلُ مَنْ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ خصائص نسائی میں زید بن ارقم سے روایت ہے کہ پہلے جس شخص نے رسول اللہ کے ساتھ نماز پڑھی وہ علی تھے **حدیث** عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ إِذَا قُلْتَهُنَّ غُفِرَ لَكَ عَلٰى أَنَّهُ مَغْفُورٌ لَكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِينَ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلاؤں میں تجکو اے علی چند کلمے کہ جسوقت کہے تو اونکو بخشش ہوجاوے تیری باوجودیکہ تو مغفور ہے پھر آپ نے لا الہ سے رب العلمین تک پڑھا یعنی یہ کلمے ہیں اس حدیث سے آپکا مغفور ہونا ثابت ہوا **حدیث** عَنْ عَلِيٍّ قَالَ بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ وَأَنَا شَابٌّ حَدِيثُ السِّنِّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَيْنَ اثْنَيْنِ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجکو بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کی طرف اور میں اوسوقت جوان نئی عمر والا تھا تب فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تیرے دل کو ہدایت کریگا اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا پھر نہیں شک کیا میں نے درمیان فیصلے دو آدمیوں کے **ف** جب حضرت نے ارادہ بھیجنے کا علی کو یمن کیجانب کیا آپ نے عرض کیا میں نوجوان ہوں اور آپ مجکو ایسی قوم کی طرف بھیجتے ہیں جو مجھسے عمر میں زائد ہیں اور عقلمند ہیں کیونکر فیصلے کرونگا اونکے درمیان میں تب آپ نے فرمایا اللہ حق تیرے دل میں ڈالدیگا اور تیری زبان کو حق کے ساتھ ثابت رکھے گا

کبھی لغزش نہ ہوگی بھول چوک سے محفوظ رہیگا حضرت علیؓ کہتے ہین کہ اوسوقت سے مجکو کبھی دو آدمی کے جھگڑے مین شبہہ نہین واقع ہوا جو فیصلہ کیا سو حق ہوا **حدیث** ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ مال تقسیم فرما رہے تھے یکایک ذو الخویصرہ منافق نے آنکر کہا یا رسول اللہ انصاف کے ساتھ تقسیم کیجیے آپ نے فرمایا خرابی ہو تیری اگر مین انصاف نکرونگا تو پھر دنیا مین کون عدل کریگا پس حضرت عمرؓ نے عرض کی یا رسول اللہ اجازت دیجیے کہ اس منافق کی گردن مارون فرمایا آگاہ ہو اس شخص کے ایسے لوگ تابعدار ہونگے کہ اونکی نماز اور روزے کے مقابلہ مین تمھارے گروہ کا آدمی اپنی نماز اور روزے کو حقیر جانیگا یعنی ریا اور سمعہ کے واسطے خوب ارکان کے ساتھ ادا کرینگے اور وہی لوگ دین سے اس طرح نکل جاوینگے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہی یہانتک کہ اگر تمھارا کوئی اوسکی گانسی دیکھے تو خون کا نشان مطلق نہ پاوے پھر اوسکے پاڑہ کو دیکھے تو کچھ اثر نہ پاوے پھر اوس تیر کی لکڑی پر نظر کرے کچھ اثر نہ پاوے پھر تیر کے پر کو دیکھے کچھ اثر نہ پاوے اور تیر پار نکل گیا شکم کے خون اور لید سے اور جو لوگ افضل ترین مردم ہونگے اونکے اوپر یہ گروہ خروج کریگا اور نشانی اوسکی یہ ہی کہ اونمین ایک شخص ہوگا ناقص سیاہ چشم ایک ہاتھ اوسکا مثل پستان عورت یا مانند مضغہ گوشت کے ہوگا ہلتا ہوا ابو سعید راوی حدیث کا قول ہی کہ مین گواہی دیتا ہون اس حدیث کے سننے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس امر کی کہ مین حضرت علیؓ کے ساتھ تھا جسوقت آپ نے اس گروہ کو قتل کیا پس اون مقتولون کے بیچ کسیکو آپ نے روانہ کیا اور وہ لایا گیا اسی شکل پر جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی اس حدیث مین خصوصیت ہی حضرت علیؓ کی قتل خوارج پر اور خوارج کے علامات اور نشان ہین دوسری روایت مین اتنا اور زیادہ ہی کہ وہی لوگ یعنی خارجی قرآن شریف کی تلاوت مین مبالغہ کرینگے یعنی ادای مخارج کے ساتھ حالانکہ قرآن اونکے حلق کے نیچے نہ اوتریگا یعنی دل پر اثر نہوگا صرف ظاہری قرأت ہوگی آپ کے فضائل اور مناقب لا تعد ولا تحصی ہین اس مختصر رسالے مین صرف تبرکا تھوڑے سے تحریر کیے گئے چنانچہ جناب شاہ ولی اللہ محدث دہلوی قدس سرہ

اپنے رسالے ازالۃ الخفا میں فرماتے ہیں فضائل وے کرم اللہ وجہہ زیادہ است از آنکہ احصاے آن در مقدور آید اور امام ہمام احمد بن حنبل و قاضی اسمٰعیل بن اسحٰق وابو علی نیسابوری و نسائی صاحب سنن رحمہم اللہ علیہم اجمعین سے منقول ہے مَا جَاءَ لِاَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ مِنَ الْفَضَائِلِ مَا جَاءَ لِعَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یعنی جسقدر فضائل حضرت علیؓ کے مروی ہیں کسی صحابی کے منقول نہیں ہوسے اور وجہ اسکی شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ زمانۂ خلافت علی مرتضیٰؓ میں چند در چند اختلاف واقع ہوے اور آپ کی جانب سے لوگوں کو تنفر ہوا اور مخالفین و مفسدین آپکی تحقیر کے درپے ہوے اوسوقت بقیہ صحابہؓ اس فتنہ کے دور کرنے پر آمادہ ہوسے اور آپ کے مناقب و فضائل اظہار کرنے لگے اور یہی وجہ آپکے فضائل کے انتشار اور پھیلنے کی ہوئی اور چونکہ بخصوص خلفاے ثلثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے موجب انتشار فضائل کا فقدان رہا لہذا اونکے فضائل کا شیوع کم ہوا چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ توشیح تعلیق صحیح بخاری میں فرماتے ہیں قَالَ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَغَیْرُھُمَا لَمْ یَرِدْ فِیْ حَقِّ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَۃِ بِالْاَسَانِیْدِ الْجِیَادِ اَکْثَرُ مَا جَاءَ فِیْ عَلِیٍّ وَکَانَ السَّبَبُ فِیْ ذٰلِکَ اَنَّہٗ تَاَخَّرَ وَوَقَعَ الْاِخْتِلَافُ فِیْ زَمَانِہٖ وَکَثُرَ مُحَارِبُوْہُ وَالْخَارِجُوْنَ عَلَیْہِ وَذٰلِکَ کَانَ سَبَبًا لِاِنْتِشَارِ مَنَاقِبِہٖ لِکَثْرَۃِ مَنْ کَانَ یَرْوِیْھَا مِنَ الصَّحَابَۃِ رَدًّا عَلٰی مَنْ خَالَفَہٗ وَاِلَّا فَالثَّلَاثَۃُ قَبْلَہٗ لَھُمْ مِنَ الْمَنَاقِبِ مَا یُوَازِیْہِ اَوْ یَزِیْدُ عَلَیْہِ انتہی فرمایا امام احمد اور نسائی اور دوسرے محدثوں نے نہیں وارد ہوا کسی صحابی کے حق میں مضبوط سندوں کے ساتھ جو علیؓ کے حق میں وارد ہوا اور سبب اسکا یہ ہے کہ علیؓ موخر ہوسے اور آپ کے زمانۂ خلافت میں اختلاف واقع ہوا اور کثرت ہوئی لڑنیوالونکی اور لیسے اور خوارج کی اور یہی سبب ہوا آپ کے مناقب کے انتشار اور پھیلنے کا بسبب کثرت راویوں کے صحابہ سے جو ان فضائل کو واسطے رد کرنے مخالفین کے بیان کرتے تھے ورنہ خلفاے ثلاثہ قبل حضرت علیؓ کے ہیں اور اونکے واسطے وہ مناقب ہیں کہ جنکا مقابلہ نہیں ہوسکتا اور اون سے

فائدہ عظیمہ

بھی زائد ہیں **فائدۂ عظیمہ** آپ کے فضائل میں جو اس مقام پہ بحث طویل کیگئی منشا اوسکا صرف تنبیہ منکرین فضائل مرتضوی و اظہار شان حیدری ہے جیسا کہ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے زمانہ کے لوگونکا حال دیکھکر ضرورت لکھنے کتاب خصائص علی کی ہوئی تھی ورنہ عقیدہ تمام اہل سنت والجماعت کا حق میں خلفاے راشدین و دیگر صحابہ کے موافق نصوص قرآن و حدیث کے یہ ہے یعنی بہتر اور بزرگ تمام آدمیون میں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت ابوبکر صدیقؓ اور آپ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ پھر حضرت عثمانؓ ذی النورین پھر علی مرتضیٰؓ ہین بعد از ان بقیہ عشرہ مبشرہ یعنی حضرت زبیرؓ حضرت طلحہؓ حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ حضرت عبدالرحمنؓ بن عوفؓ حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح حضرت سعیدؓ بن زید پھر اہل بدر پھر اہل احد پھر اہل حدیبیہ ہین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اور تفصیل اس امر کی تمامی کتب اہل سنت میں مذکور ہے چنانچہ امام نووی شرح مسلم میں فرماتے ہیں اِتَّفَقَ اَهْلُ السُّنَّةِ عَلٰی اَنَّ اَفْضَلَهُمْ اَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ قَالَ جُمْهُوْرُهُمْ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ وَقَالَ بَعْضُ اَهْلِ السُّنَّةِ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ بِتَقْدِيْمِ عَلِيٍّ عَلٰی عُثْمَانَ وَالصَّحِيْحُ الْمَشْهُوْرُ تَقْدِيْمُ عُثْمَانَ قَالَ اَبُوْ مَنْصُوْرٍ الْبَغْدَادِيُّ اَصْحَابُنَا مُجْمِعُوْنَ عَلٰی اَنَّ اَفْضَلَهُمُ الْخُلَفَاءُ الْاَرْبَعَةُ عَلَی التَّرْتِيْبِ الْمَذْكُوْرِ ثُمَّ تَمَامُ الْعَشَرَةِ ثُمَّ اَهْلُ بَدْرٍ ثُمَّ اُحُدٍ ثُمَّ بَيْعَةُ الرِّضْوَانِ انتہی اجماع ہے اہل سنت کا اس بات پر کہ افضل صحابہ حضرت ابوبکرؓ ہین پھر حضرت عمرؓ کہا جمہور اونکے نے پھر حضرت عثمانؓ پھر حضرت علیؓ اور بعض اہل سنت کوفے والون سے قائل ہین تقدیم حضرت علیؓ کی عثمانؓ پر اور صحیح مشہور مذہب تقدیم حضرت عثمان ہے رضی اللہ عنہم اجمعین اور کہا ابو منصور بغدادی نے ہمارے اصحاب کا اجماع ہے اس بات پر کہ افضل صحابہ خلفاء اربعہ ہین اوپر ترتیب مذکور کے پھر بقیہ عشرۂ مبشرہ پھر اہل بدر پھر اُحد والے پھر بیعت رضوان والے اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ فقہ اکبر مین فرماتے ہین اَفْضَلُ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرِ الصِّدِّيْقُ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ثُمَّ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ ثُمَّ عَلِيُّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ

عقیدہ اہل سنت والجماعت خلفاے راشدین اور دیگر صحابہ کے بارہ میں

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا قول

رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمْ اَجْمَعِيْنَ انتہی یعنی افضل مردم بعد آنحضرتؐ کے ابوبکر صدیق پھر عمرؓ بن الخطاب پھر عثمانؓ بن عفان پھر علیؓ بن ابیطالب ہین راضی ہوا اللہ تعالی اون سبھون سے اور حضرت غوث الاعظم سید عبد القادر جیلانی اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین یَعْتَقِدُ اَهْلُ السُّنَّةِ اَنَّ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَيْرُ الْاُمَمِ وَاَفْضَلُهُمُ الْعَشَرَةُ الَّذِيْنَ شَهِدَ لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْجَنَّةِ وَهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَزُبَيْرُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدٌ وَسَعِيْدٌ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ وَاَفْضَلُ هٰؤُلَاءِ الْعَشَرَةِ الْاَبْرَارِ الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُوْنَ الْاَخْيَارِ وَاَفْضَلُهُمُ الْاَرْبَعَةُ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ انتہی عقیدہ اہل سنت کا اس بات پر ہے کہ بیشک امت محمدیہ سب امتون سے افضل ہے اور تمام امت محمدیہ مین عشرہ مبشرہ جنکے واسطے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کی گواہی دی ہے افضل ہین اور وہ دس شخص جنت کی بشارت دیے گئے حضرت ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ علیؓ طلحہؓ زبیرؓ عبد الرحمنؓ بن عوفؓ سعدؓ سعیدؓ ابو عبیدہؓ بن جراح ہین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین اور افضل ہین ان دسون مین خلفاے راشدین اور افضل ہین ان چارون مین ابوبکرؓ پھر عمرؓ پھر عثمانؓ پھر علی راضی ہو اللہ تعالی ان سب سے

فصل چہارم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ کے پند و نصائح کے بیان مین

فرمایا آپ نے يَا حَمَلَةَ الْقُرْاٰنِ اِعْمَلُوْا بِهٖ فَاِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ عَلِمَ ثُمَّ عَمِلَ بِمَا عَلِمَ وَوَافَقَ عِلْمُهٗ عَمَلَهٗ وَسَيَكُوْنُ اَقْوَامٌ يَحْمِلُوْنَ الْعِلْمَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ وَيُخَالِفُ سَرِيْرَتُهُمْ عَلَانِيَتَهُمْ وَيُخَالِفُ عَمَلُهُمْ عِلْمَهُمْ يَجْلِسُوْنَ حِلَقًا فَيُبَاهِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا حَتّٰى اَنَّ الرَّجُلَ يَغْضَبُ عَلٰى جَلِيْسِهٖ اَنْ يَجْلِسَ اِلٰى غَيْرِهٖ وَيَدَعَهٗ اُولٰئِكَ لَا تَصْعَدُ اَعْمَالُهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ تِلْكَ اِلَى اللّٰهِ اے صاحبان قرآن عمل کرو قرآن پر عالم وہی ہے جو علم پر عمل کرے اور موافق ہو علم اوسکا اوسکے عمل پر اور قریب ہے کہ چند گروہ ہونگے کہ سیکھینگے علم کو لیکن وہ علم اونکے حلق سے نیچے نہ اوترے گا

یعنی عمل نکرینگے اور باطن اونکا ظاہر کے خلاف ہوگا اور عمل اونکے علم کے برعکس ہونگے حلقہ باندھکر بیٹھینگے
اور ایک دوسرے پر فخر کرینگے یہانتک کہ ایک شخص اپنے ہمنشین پر غصہ کریگا اس سبب سے کہ بیٹھا
وہ اپنے غیر کے پاس اور چھوڑ دیگا اوسکو یہی لوگ ہین کہ انکے اعمال اللہ تعالیٰ کی طرف انکی مجلسوں سے
صعود نکرینگے اور مروی ہے کہ ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا اخبرنی عن القدر فقال طریق
مظلم لا تسلکہ قال اخبرنی عن القدر قال بحر عمیق لا تلجہ قال اخبرنی عن القدر قال
سر اللہ قد خفی علیک فلا تفتشہ قال اخبرنی عن القدر قال یا ایہا السائل ان اللہ خلقک
لما شاء او لما شئت قال بل لما شاء قال فیستعملک لما شاء یعنی بتلایئے مجکو تقدیر کیا شی ہے فرمایا
آپ نے اس مسئلہ مین فکر کرنا اندھیری راہ مین چلنا ہے اس طرف نجا پھر کہا اوسنے خبر دیجیے مجکو تقدیر سے
فرمایا آپ نے یہ ایک دریائے عمیق ہے نہ داخل ہو اسمین پھر کہا اوسنے بتلایئے تقدیر کیا چیز ہے فرمایا یہ
بھید ہے اللہ کا تحقیق کہ پوشیدہ کیا گیا ہے تیرے اوپر پس اوسکی تفتیش نکر کہا اوسنے خبردار کیجیے مجکو
مقدر سے فرمایا آپ نے اے پوچھنے والے بیشک اللہ نے تجکو پیدا کیا اوس چیز کے واسطے
کہ ارادہ کیا اوسنے یا واسطے اوس چیز کے کہ تو چاہے کہا اوسنے ہان اوسیکے واسطے جو وہ
چاہا فرمایا پس وہی کام تجسے کراویگا جو اوسنے چاہا ہے اور جسوقت ابن ملجم نے آپکو زخمی کیا امام حسن
روتے ہوئے آپکے پاس آئے آپ نے اونسے فرمایا یا بنی احفظ عنی اربعا و اربعا قال وما ہن
یا ابت قال اغنی الغنی العقل و اکبر الفقر الحمق و اوحش الوحشۃ العجب و اکرم الکرم حسن
الخلق قال فالاربع الاخر قال ایاک و مصاحبۃ الاحمق فانہ یرید ان ینفعک فیضرک
و مصاحبۃ الکذاب فانہ یقرب علیک البعید و یبعد علیک القریب و ایاک و مصادقۃ
البخیل فانہ یقعد عنک احوج ما تکون الیہ و ایاک و مصادقۃ الفاجر فانہ یبیعک
بالتافہ اے میرے فرزند چار باتین میری یاد رکھ اور سوائے انکے اور چار باتین ہین امام حسن نے عرض
کیا وہ کیا ہین اے پدر بزرگوار فرمایا بہت بڑی غنا عقل ہے اور بہت بڑا فقر حمق ہے اور بہت بڑی وحشت
غرور ہے اور بہت بڑی بخشش حسن خلق ہے پھر امام حسن نے عرض کیا وہ دوسری چار باتین کیا ہین

فرمایا علی کرم اللہ وجہہ نے احمق کی صحبت سے پرہیز کر کیونکہ وہ تیرے نفع کا قصد کرتا ہی پس ضرر پہونچاتا ہی تجکو یعنی بسبب اوسکے نے عقل ہونے کے اور جھوٹے کی صحبت سے بچ کیونکہ وہ دور کو تجسے نزدیک اور بعید کو قریب کر دیگا اور بخیل کی محبت سے احتراز کر اسلیے کہ وہ تیرے پاس زیادہ حاجتمند ہوکر بیٹھے گا اوس چیز کی طرف جسکی تجکو حاجت ہی اور فرمایا آپ نے لَا تَنْظُرْ اِلٰی مَنْ قَالَ وَانْظُرْ اِلٰی مَا قَالَ کلام کرنیوالیکی طرف ندیکھ بلکہ اوسکے کلام کو دیکھ **ف** یعنی واعظ کی طرف ندیکھ کہ وہ اپنی ذات سے بھلا یا برا ہی بلکہ اوسکے سخن کو دیکھ اگر لائق قبول کے ہو قبول کر ورنہ چھوڑ دے اور فرمایا آپ نے لَا ظَفَرَ مَعَ الْبَغْيِ لَا ثَنَاءَ مَعَ الْكِبْرِ لَا شَرَفَ مَعَ سُوْءِ الْاَدَبِ لَا رَاحَةَ مَعَ الْحَسَدِ لَا سُؤْدَدَ مَعَ الْاِنْتِقَامِ لَا صَوَابَ مَعَ تَرْكِ الْمَشْوَرَةِ لَا شَرَفَ اَعْلٰى مِنَ الْاِسْلَامِ لَا لِبَاسَ اَجْمَلُ مِنَ الْعَافِيَةِ لَا دَاءَ اَعْيٰى مِنَ الْجَهْلِ لَا مَرَضَ اَضْنٰى مِنْ قِلَّةِ الْعَقْلِ بغاوت کے ساتھ ظفر نہین ہی غرور کے ساتھ تعریف نہین ہی بے ادبی کے ساتھ بزرگی نہین ہی راحت حسد کے ساتھ نہین ہی سرداری انتقام کے ساتھ نہین ہی یعنی یہ چیزین ایک دوسرے کے ساتھ جمع نہین ہو سکتین نے مشورہ کے کام مین بھلائی نہین ہی کوئی بزرگی اسلام سے زیادہ نہین ہی کوئی لباس خوبصورت زیادہ تندرستی سے نہین کوئی مرض دردناک زیادہ جہالت سے نہین ہی کوئی مرض سخت زیادہ قلت عقل سے نہین ہی اور فرمایا آپ نے اَلْعِلْمُ يَرْفَعُ الْوَضِيْعَ وَالْجَهْلُ يَضَعُ الرَّفِيْعَ علم پست مرتبہ والے کو بلند رتبہ کرتا ہی اور جہل بلند مرتبہ والے کو پست مرتبہ کرتا ہی اور فرمایا آپ نے مَنْ كَانَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ كَانَتِ الْجَنَّةُ فِيْ طَلَبِهٖ وَمَنْ كَانَ فِيْ طَلَبِ الْمَعْصِيَةِ كَانَتِ النَّارُ فِيْ طَلَبِهٖ جو شخص طالب علم ہی جنت اوسکی طالب ہی اور جو شخص گناہ کی طلب کرتا ہی دوزخ اوسکی طلب مین ہی اور مروی ہی آپ سے اِنَّ مِنْ نِعَمِ الدُّنْيَا يَكْفِيْكَ الْاِسْلَامُ نِعْمَةً وَاِنَّ مِنَ الشُّغْلِ يَكْفِيْكَ الطَّاعَةُ شُغْلًا وَاِنَّ مِنَ الْعِبْرَةِ يَكْفِيْكَ الْمَوْتُ عِبْرَةً دنیا کی نعمتون سے مسلمان ہونا تیرا کافی ہی تجکو کہ یہ بڑی نعمت ہو اور تمام اشغال سے شغل بندگی پروردگار تجکو بس ہی اور عبرت والی چیزون سے کافی ہی تجکو موت کی عبرت اور آپ سے روایت ہی

مَنْ لَمْ یَکُنْ عِنْدَہٗ ثَلَاثُ سُنَنٍ سُنَّۃُ اللّٰہِ وَسُنَّۃُ رَسُوْلِہٖ وَسُنَّۃُ اَوْلِیَآئِہٖ فَلَیْسَ فِیْ یَدِہٖ شَیْءٌ قِیْلَ لَہٗ مَا سُنَّۃُ اللّٰہِ قَالَ کِتْمَانُ السِّرِّ وَالْعَیْبِ قِیْلَ مَا سُنَّۃُ الرَّسُوْلِ قَالَ الْمُدَارَاتُ بَیْنَ النَّاسِ وَقِیْلَ مَا سُنَّۃُ اَوْلِیَآئِہٖ قَالَ احْتِمَالُ الْاَذٰی عَنِ النَّاسِ وَکَانُوْا مَنْ قَبْلَنَا یَتَوَاصَوْنَ بِثَلٰثِ خِصَالٍ وَیَتَکَاتَبُوْنَ بِھَا مَنْ عَمِلَ لِاٰخِرَتِہٖ کَفَاہُ اللّٰہُ اَمْرَ دِیْنِہٖ وَدُنْیَاہُ وَمَنْ اَحْسَنَ سَرِیْرَتَہٗ اَحْسَنَ اللّٰہُ عَلَانِیَتَہٗ وَمَنْ اَصْلَحَ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اللّٰہِ اَصْلَحَ اللّٰہُ مَا بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّاسِ جس شخص کے پاس طریقہ اللہ اور اوسکے رسول اور اوسکے اولیا کا نہیں ہی تو اوسکے ہاتھ مین کوئی شی نہیں ہی آپ سے پوچھا گیا کیا ہی طریق اللہ کا فرمایا پوشیدہ کرنا بھید کا او عیب کا اور پوچھا گیا سنت رسول کیا ہی فرمایا حقوق اسلامیہ کا برتاؤ لوگون سے کرنا پھر پوچھا گیا طریقہ اولیا کا کیا ہی فرمایا آدمیون سے جو ایذا اور تکلیف پہونچے اوسکی برداشت کرنا اور فرمایا جو لوگ ہمسے پیشتر تھے تین باتون کی وصیت کرتے تھے اور اوسکو لکھ رکھتے تھے پہلی بات جسنے اپنی آخرت کیواسطے کام کیا اللہ اوسکے دین اور دنیا کے کامونکو کافی ہوگیا اور دوسری بات جسنے اپنے باطن کو درست کیا اچھا کردیا اللہ نے اوسکے ظاہر کو اور تیسری بات جس شخص نے اصلاح کی اوس چیز کی جو اوسکے اور اللہ کے درمیان مین ہی یعنی عبادات کردیا اللہ نے اوس چیز کو جو اوسکے اور مخلوق کے درمیان مین ہی یعنی حقوق اور فرمایا آپنے کُنْ عِنْدَ اللّٰہِ خَیْرَ النَّاسِ وَکُنْ عِنْدَ النَّفْسِ شَرَّ النَّاسِ کُنْ عِنْدَ النَّاسِ رَجُلًا مِّنَ النَّاسِ اللہ تعالی کے نزدیک بہتر ہوجا تمام آدمیون اور نزدیک اپنے نفس کے بدتر ہوجا تمام آدمیون میں اور آدمیونکے نزدیک مثل ایک آدمی کے ہو اور آپ سے منقول ہی مَنِ اشْتَاقَ اِلَی الْجَنَّۃِ یُسَارِعُ اِلَی الْخَیْرَاتِ وَمَنْ اَشْفَقَ مِنَ النَّارِ انْتَھٰی عَنِ الشَّھَوَاتِ وَمَنْ تَیَقَّنَ بِالْمَوْتِ انْھَدَمَتْ عَلَیْہِ اللَّذَّاتُ وَمَنْ عَرَفَ الدُّنْیَا ھَانَتْ عَلَیْہِ الْمُصِیْبَاتُ جو شخص جنت کا مشتاق ہی نیکیون مین جلدی کرتا ہی اور جو ڈرا دوزخ سے باز رہا نفس کی خواہشون سے اور جسکو موت کا یقین ہوگیا لذت اوس سے فانی ہوجائیگی اور جسنے دنیا کو پہچان لیا مصائب دنیا اوسپر آسان ہونگے اور فرمایا اَلَا تُحْصٰنَ خِصَالُ الصَّالِحِیْنَ النَّاسُ کُلُّھُمْ صَالِحُوْنَ اَوَّلُھَا الْقَنَاعَۃُ بِالْجَھْلِ وَالْحِرْصُ عَلَی الدُّنْیَا وَالشُّحُّ بِالْفَضْلِ

وَالرِّيَاءُ فِي الْعَمَلِ وَالْاِعْجَابُ بِالرَّايِ اگر پانچ خصلتین نہوتین تمام آدمی نیک ہوجاتے پہلی خصلت قناعت کرنا جہل کے ساتھ دوسری خصلت دنیا کی چیزون پر حرص کرنا تیسری خصلت بزرگی کے ساتھ بخیلی چوتھی خصلت دکھلانے کے واسطے کام کرنا پانچوین خصلت اپنی ہی راے کو پسند کرنا اور فرمایا آپ نے اَلْبُهْتَانُ عَلَى الْبَرَايَا اَثْقَلُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْحَقُّ اَوْسَعُ مِنَ الْاَرْضِ وَقَلْبُ الْقَانِعِ اَغْنٰى مِنَ الْبَحْرِ وَقَلْبُ الْمُنَافِقِ اَشَدُّ مِنَ الْحَجَرِ وَالسُّلْطَانُ الْجَائِرُ اَحَرُّ مِنَ النَّارِ وَالْحَاجَةُ اِلَى اللَّئِيْمِ اَبْرَدُ مِنَ الزَّمْهَرِيْرِ وَالصَّبْرُ اَمَرُّ مِنَ السَّمِّ لوگون پر بہتان باندھنا آسمان سے زیادہ ثقیل ہی اور حق بات زمین سے زیادہ وسیع ہی اور قناعت کرنے والیکا دل دریا سے زیادہ غنی ہی اور منافق کا دل پتھر سے زیادہ سخت ہی اور بادشاہ ظالم آگ سے زیادہ گرم ہی اور بخیل کے پاس حاجت لیجانا زمہریر سے زیادہ سرد ہے اور صبر کرنا زہر سے زیادہ کڑوا ہی اور مروی ہی آپ سے لَا خَيْرَ فِي صَلٰوةٍ لَا خُشُوْعَ فِيْهَا وَلَا خَيْرَ فِي صَوْمٍ لَا اِمْتِنَاعَ فِيْهِ عَنِ اللَّغْوِ وَلَا خَيْرَ فِي قِرَاءَةٍ لَا تَدَبُّرَ فِيْهَا وَلَا خَيْرَ فِي عِلْمٍ لَا وَرَعَ فِيْهِ وَلَا خَيْرَ فِي مَالٍ لَا سَخَاوَةَ فِيْهِ وَلَا خَيْرَ فِي اُخُوَّةٍ لَا حِفْظَ فِيْهَا وَلَا خَيْرَ فِي نِعْمَةٍ لَا بَقَاءَ لَهَا وَلَا خَيْرَ فِي دُعَاءٍ لَا اِخْلَاصَ فِيْهِ اوس نماز مین بہتری نہین جو عجز اور انکسار سے ادا نہو اور وہ روزہ اچھا نہین ہی جسمین لغو باتون سے اجتناب نہو اور اوس تلاوت مین خوبی نہین ہی جو فکر اور غور سے نہو اور وہ علم بہتر نہین جسمین پرہیزگاری نہین یعنی عمل نہو اور اوس مال مین خیریت نہین جس سے سخاوت کیجاوے اور اوس بھائی چارہ مین بھلائی نہین جو حفاظت کے ساتھ نہو اور جس نعمت کو بقا نہو اوسمین بہتری نہین اور جو دعا خلوص کے ساتھ نکیجاے اوسمین بھلائی نہین ہی اور فرماتے تھے آپ قُلْ عِنْدَ كُلِّ شِدَّةٍ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تکلفت کہ تو ہر سختی کے وقت لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ تیری سختی کو یہ کلمات دفع کرینگے اور فرمایا قُلْ عِنْدَ كُلِّ نِعْمَةٍ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تَزِدْ مِنْهَا وقت ملنے نعمت کے الحمد للہ کہ تو اوسمین برکت ہوگی اور فرمایا اِذَا اَبْطَاَتْ عَلَيْكَ الْاَرْزَاقُ

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ يُوَسِّعُ عَلَيْكَ جسوقت رزق کی تنگی تیرے اوپر ہو تو کثرت سے استغفار کر یعنی
أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ یا اور کلمے استغفار کے پڑھ کشادگی کیجائیگی اور فرماتے تھے تَرْكُ الْخَطِيئَةِ أَهْوَنُ
مِنَ التَّوْبَةِ وَعَدُوٌّ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِّنْ صَدِيْقٍ جَاهِلٍ ترک گناہ توبہ سے آسان ہے اور عقلمند
دشمن جاہل دوست سے بہتر ہے

فصل پنجم حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی خلافت کے بیان میں بعد شہادت

امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ کے اہل مصر طلبگار بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوے اور آپکی حالت بعد اس حادثہ عظیمہ کے یہ ہوئی کہ خانہ نشینی اختیار کی اور لوگون سے اختلاط کم کردیا اور بیعت سے انکار فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ اہل مصر نے مدینہ والون سے کہا کہ بہتر ہوگا کہ علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چلکر منصب امامت پر اونکو راضی کرین پھر سب متفق ہو کر آپ کے در دولت پر حاضر ہوے اور عرض کیا کہ مخلوق بغیر امام اور سردار کے رہ نہین سکتی اور آج کے دن سوائے آپ کے اس امر کا کوئی مستحق نہین ہے آپ نے فرمایا مجکو اس امر کی مطلق خواہش نہین ہے دوسرے جس شخص پر تم لوگ اتفاق کرو مین بھی اوسکی بیعت کرونگا سبھون نے کہا کہ جب تک ہمارے درمیان آپ زندہ ہین کس شخص کو اس امر کا دعوی اور دم مارنے کی مجال ہے اور اگر آپ منصب خلافت کو قبول نفرمائینگے ہم لوگونکے امورات پراگندہ اور پریشان ہوجائینگے جناب امیر المومنین نے جب ونکا اصرار اس درجہ دیکھا فرمایا کہ تم لوگ مستحق اسکے نہین ہو کہ کسیکو امام بناؤ بلکہ اس امر کا تعلق صحابۂ بدریین سے ہے جو صاحبان حل و عقد ہین جس شخص کو یہ لوگ خلافت کے واسطے قبول فرمائینگے وہ خلیفہ ہوگا پس جسوقت آپکی اس تقریر کو ان لوگون نے اون اصحاب تک پہونچایا وہ سب معاً حاضر ہوے اور امیر المومنین حضرت علی باہر تشریف لائے اور متوجہ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوے اور مسجد مین پہونچکر منبر پر تشریف لیگئے اور خطبہ مین بعد حمد و صلوۃ کے فرمایا کہ اے لوگو تم راضی کہ مین تمہارا امیر و خلیفہ ہون سبھون نے عرض کیا ہم راضی ہین اور سب سے اول حضرت طلحہ نے

بیعت کی پھر اہل بصرہ نے پھر حضرت زبیرؓ نے پھر بقیہ مہاجرین و انصار نے بعدہ اور آدمی مشرف
آپکی بیعت سے ہوئے سوائے چند آدمیوں کے اور یہ بیعت بروز جمعہ تاریخ ۲۵ ذیحجہ ۳۵ھ
ہجری کو ہوئی منقول ہے کہ بعد ختم ہونے بیعت کے حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ مع چند صحابہ کے امیر المومنین
کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ قاتلان امیر المومنین عثمانؓ سے کیونکر قصاص لیا
جاوے آپؓ نے فرمایا ایک جماعت کثیر اس گناہ کے ساتھ متہم ہے بغیر گواہ اور دلیل کے سب
کیونکر قتل کیے جائیں اور اگر یقینی قاتل کو تم جانتے ہو میں قصاص لینے میں تمہارے ساتھ
متفق ہوں صبر کرو تاکہ صاحب قصاص ظاہر ہو اور میں اوسکے قتل کا حکم دوں بعدہ آپ نے
زوجۂ حضرت عثمانؓ نائلہ سے استفسار کیا کہ قاتل کو تم پہچانتی ہو جواب دیا کہ دو شخص محمد بن
ابی بکر کے ساتھ میرے مکان میں داخل ہوئے اور حضرت عثمانؓ کو اونھیں دونوں نے قتل کیا
صورت اونکی میں نے دیکھی لیکن پہچانا نہیں امیر المومنین حضرت علیؓ نے محمد بن ابی بکرؓ
کو بلوایا اور اس حال کو دریافت فرمایا اونھوں نے قسم کھا کر عرض کیا کہ میں بقصد قتل حضرت
عثمانؓ داخل ہوا لیکن جب اونھوں نے میرے باپ کو یاد کیا میں شرمندہ ہو کر وہاں سے
پھرا اور قتل سے باز رہا اور دوسرے شخص نے اس کام کو کیا ہے پھر بی بی نائلہ نے اونکے قول کی
تصدیق کی مگر قاتل کا سراغ نہ لگا اور بعد چار ماہ کے حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ مکہ مکرمہ کو چلے گئے اور نعمان
بن بشیر کرتا خون آلودہ حضرت عثمانؓ کا اور آپکی زوجہ کی اونگلیاں کٹی ہوئی لیکر حضرت معاویہؓ کے
پاس ملک شام کو روانہ ہوئے امیر المومنین نے اپنے عمال شہر بشہر روانہ کیے اور بعض عاملین
حضرت عثمانؓ کو تحریر فرمایا کہ یہاں حاضر ہو اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھی بلوایا اس بیچ میں
مغیرہ بن شعبہ نے آکر آپ کو مشورہ دیا کہ حضرت معاویہؓ سے اسوقت آپ مخاطب ہو جیے
اونکو بلاد شام کی حکومت حاصل ہے اور وہ حضرت عثمانؓ کے چچازاد بھائی ہیں پھر دیکھا جائیگا
مگر امیر المومنین حضرت علیؓ نے اونکی رائے قبول نفرمائی اور حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے بھی
آپکو اس بات سے روکا مگر اونکی بات بھی مسموع نہ ہوئی بلکہ ارادہ فرمایا کہ بجائے امیر معاویہؓ کے

اونھین کو عامل شام کریں مگر ابن عباسؓ نے قبول نکیا اور عرض کیا کہ معاویہؓ مجکو قتل کر ڈالینگے پہلے
انکو ایک خط اس مضمون کا تحریر فرمائیے دیکھیے کیا جواب ملتا ہی آپ نے پروانہ لکھا جواب خلاف منشاء
کے ملا اوسوقت آپ نے خود لشکر کشی شام کا ارادہ فرمایا اتنے مین یہ خبر ملی کہ حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ
اور حضرت عائشہؓ آپ کے خلاف ہوگئے ہین اور خروج کرنا چاہتے ہین پھر حضرت عائشہؓ مع تیس ہزار
آدمیون کے مکہ مکرمہ سے بصرہ کو روانہ ہوئین اور وہان پہونچکر بعد قتال شدید کے عثمان بن حنیف
عامل بصرہ سے بصرہ لے لیا اور اسطرف امیر المومنین حضرت علیؓ مدینۂ منورہ سے مع اپنے لشکر
بیس ہزار آدمی کے بقصد شام روانہ ہو چکے تھے راہ مین قاصد ملا اوسنے حضرت عائشہؓ اور طلحہؓ
اور زبیرؓ کی خبر سنائی تب آپ نے خطبہ پڑھا اور بعد حمد و صلوۃ کے فرمایا کہ اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ لَا یَصْلِحُ
اِلَّا بِمَا صَلَحَ اَوَّلُہٗ فَانْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُصْلِحْ اَمْرَکُمْ یہ امر نہین درست ہوگا مگر اوس
چیز کے ساتھ جس سے اسکا اول درست ہوا ہی پس اللہ کے دین کی مدد کرو تمھاری مدد وہ کریگا اور
تمھارے کام کی اصلاح فرمائیگا انتہی اور شام کا قصد موقوف کرکے بصرہ کا ارادہ فرمایا اور قعقاع کو
قبل روانہ کیا کہ وہ بصرہ پہونچکر حضرت طلحہؓ اور زبیرؓ کو صلح پر آمادہ کرین پھر آپ بصرہ مین داخل ہوے
اور صلح پر وہ لوگ بھی راضی ہوے اور اس خبر سے طرفین کے مسلمان خوش ہوے مگر جو لوگ
قصاص امیر المومنین حضرت عثمانؓ کے خواہان تھے تمام رات سوے اور مشورہ کیا کہ فجر ہوتے ہی
جنگ شروع کرو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اس طور پر جنگ شروع ہوگئی کہ کسیکو معلوم نہوا کہ یہ لڑائی
کیونکر ہوئی اوسوقت حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ دونون جانب کی صفون کے درمیان تشریف
لیگئے اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو پکارا وہ آئے آپ نے فرمایا یہ کام تمنے کیون کیا جواب دیا کہ ہم
طالب خون حضرت عثمانؓ ہین فرمایا اگر تم انصاف کرو تو تم ہی نے اونکو قتل کیا ہی مین تمکو قسم دیتا
ہون کیا تمکو یاد نہین کہ فلان روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمسے فرمایا تھا اَمَا اِنَّکَ سَتَخْرُجُ
عَلَیْہِ وَاَنْتَ ظَالِمٌ لَّہٗ یعنی تو خروج کریگا ویسپر اور تو ظالم ہوگا واسطے اوسکے حضرت زبیر نے کہا
اَللّٰھُمَّ بَلٰی یعنی سچ ہی پھر حضرت علیؓ نے یاد دلایا کہ فلان روز حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمسے

حضرت علیؓ کا شام کی راہ مین خطبہ پڑھنا

فرمایا تھا لتخرجن علیہ وانت ظالم البتہ خروج کریگا تو اوپر او سکے اور تو ظالم ہو گا حضرت زبیرؓ نے کہا
ہان سچ ہے مگر مین بھول گیا اگر آپ پہلے سے یہ حدیث مجکو یاد دلاتے تو مین ہرگز خروج نکرتا لیکن
یہ فرمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصدیق ہوئی حضرت زبیرؓ نے وہانسے رخصت ہوکر مکہ
معظمہ کی راہ لی اور ایک قوم پر آپکا گذر ہوا وہان قیام کیا اور نماز پڑھتے تھے کہ حالت سجدہ مین
عمرو بن جرموز نے آپکو قتل کر ڈالا انا للہ وانا الیہ راجعون پھر وہ شقی آپکی تلوار اور مہر لیکر پاس
امیر المومنین حضرت علیؓ کے حاضر ہوا آپ نے فرمایا ابشر بالنار خوشخبری دیتا ہون تجکو دوزخ کی مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے بشر قاتل الزبیر بالنار زبیرؓ کے قاتل کو نار دوزخ
کی بشارت دو اور دوسری روایت مین ہے کہ عمرو بن جرموز بعد قتل کرنے حضرت زبیرؓ کے اونکا سر
مع انگشتری اور تلوار اور اسپ کے لیکر امیر المومنین کیخدمت مین حاضر ہوا اور جو کچھ آپکے ساتھ کیا تھا
اوسکو بیان کیا جسوقت آپکی نظر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی شمشیر پر پڑی غلاف سے نکالکر دیکھنے لگے
اور فرمایا یہ وہ تلوار ہے کہ جسنے بہت سے کرب اندوہ کو ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے دفع کیا اور
بہت سے دشمنان دین کا خون مین پر گرایا لیکن حکم قضا وقدر اسی طرح پر جاری تھا کہ زبیرؓ اپنے
دوست واحباب سے جدا ہونگے اور اسطور پر مقتول ہونگے پھر آپ نے عمرو بن جرموز سے فرمایا
کہ تو نے یہ حرکت کیون کی کہا کہ مین سمجھا تھا کہ آپ اس فعل سے میرے خوشنود اور راضی ہونگے
آپ نے فرمایا ویحک خرابی ہو تیری مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا فرماتے تھے
پسر صفیہ یعنی زبیرؓ کے قاتل کو نار جہنم کی خوشخبری سناد و عمرو بن جرموز اس کلام کے سنتے ہی
کود کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا واللہ مین نہین سمجھتا ہون کہ آپ کے ساتھ کیونکر
معاملہ کرون یعنی آپکا یار ہون یا دشمن بنکر مقابلہ کرون یا آپ کے دشمنون کا دوست بنون
یا دشمن ہوکر اونسے لڑون اور اس مضمون کا ایک شعر کہا اور ایک روایت مین ہے کہ اوسنے
کہا کہ عجب معاملہ مجکو درپیش ہے کہ آپکی موافقت ومخالفت دونون موجب دخول نار ہین اور
درمیان اسی غم اور غصہ کے وہی تلوار جس سے حضرت زبیرؓ کو شہید کیا تھا اپنے ادل اور مرگیا

پھر لشکر حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ مین قتال شدید ہوا یہانتک کہ جانبین سے ۱۸ ہزار آٹھ سو
آدمی شہید ہوے اور حضرت عائشہؓ کے لشکر کو شکست ہوئی امیر المومنین نے مقتولوں پر نماز پڑھی
اور حضرت طلحہ کو مقتول دیکھکر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا پھر شہر مین داخل ہوے اور بصرے
والون نے آپ سے بیعت کی اور حضرت عائشہؓ کو سامان سفر دیا اور اپنی اولاد کو ہمراہ کر کے مدینہ
طیبہ کو روانہ فرمایا اور ابن عباسؓ کو عامل بصرہ کیا پھر خود کوفہ مین تشریف لاکر یہانکا انتظام کیا
عراق و مصر و یمن و حرمین فارس و خراسان سب پر قبضہ ہوگیا سوائے ملک شام کے کہ وہان
حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور یہ بھی بسبب خطائے اجتہادی کے اپنے تئین
مستحق خلافت جانتے تھے اور اجتہاد انکا چند احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا
جنسے کسیوقت مین آپکا حاکم اور خلیفہ ہونا پایا جاتا ہے فپس بسبب اس اجتہادی خطا کے حضرت
معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا کہنا اور طعن کرنا عقائد اہل سنت کے خلاف ہے اور برا کہنے والا خود رافضی
اور مثل روافض کے ہے جیسا کہ یہ لوگ خلفاء راشدین کو برا کہتے اور اوسکے سبب سے خود ملعون ہوتے
ہین اور اہل شام انکے مطیع و منقاد تھے پھر امیر المومنین حضرت علیؓ نے جریر کو حضرت معاویہؓ کے پاس
اپنی بیعت لینے کے واسطے روانہ فرمایا حضرت معاویہؓ نے اس امر مین تامل کیا یہانتک کہ عمروؓ
بن عاص فلسطین سے اونکے پاس آئے اور اہل شام کو طالب خون حضرت عثمانؓ پایا اون لوگون سے
کہا کہ تم حق پر ہو اور حضرت معاویہؓ سے کہا کہ اگر تمھاری فتح ہو تو مجکو حاکم مصر کر دینا یہ بیان تتمۃ المختصر
سے نقل کیا گیا جب حضرت معاویہؓ کسی طرح بیعت حضرت علیؓ پر راضی نہوے مجبوراً آپ
آمادۂ جنگ ہوے اور موضع صفین مین دونو جانب سے لشکر جمع ہوا اور ماہ ذیحجہ ۳۶ھ کو امیر المومنین
نے بشیر بن عمرو انصاری وغیرہ کو حضرت معاویہؓ کے سمجھانے کے واسطے بھیجا لیکن اونھون نے
کسیکی نسنی حتی کہ لڑائی شروع ہوگئی اور تمام ماہ بازار جنگ گرم رہا پھر شروع ۳۷ھ مین جانبین
سے صلح کے پیغام جاری ہوے لیکن بسبب اختلاف شرائط کے آخر محرم تک صلح نہوئی
اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مجبور ہوکر بذات خاص مبارزہ کیا اور بہت سے بہادران حضرت

سعاویہ کو قتل کیا تفصیل اس مبارزہ کی نورالابصار مین نام بنام تحریر ہی جب شمار مقتولین کا ۳۶ ہزار کو پہونچا اور عمروبن العاص نے علامات شکست لشکر شام پر پائے حضرت معاویہ کو صلح پر آمادہ کیا اوسوقت لشکر حضرت علی کے بعض شخص آپکو صلح سے مانع ہوے اور کہا کہ یہ وقت درگذر کرنیکا نہین ہی اور اکثر لوگون نے صلح کو پسند کیا اوسوقت بذریعہ پنچایت صلح ہوگئی الحمد للہ والمنہ اور صلحنامہ بروز چہارشنبہ ۱۳ صفر ۳۷ھ کو لکھا گیا اور اس خانہ جنگی مین دونو جانب سے ستر ہزار آدمی شہید ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ انمین ۲۵ آدمی اہل بدر سے تھے اور جسوقت عمار بن یاسر شہید ہوے عمرو بن العاص نے جو حضرت معاویہ کے وزیر تھے جنگ کو روکدیا اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی تَقْتُلُہُ اَلْفِئَۃُ اَلْبَاغِیَۃُ عمار کو ایک گروہ باغی قتل کریگا پس معلوم ہوا کہ ہم لوگ باغی ہین بعد اس صلح کے امیرالمومنین کوفہ کو واپس آئے اوسوقت خارجیون نے مخالفت پر کمر باندھی اور موضع حروراء مین آکر قیام کیا اور یہ لوگ بارہ ہزار تھے عبداللہ بن عباس بحکم امیرالمومنین اس گروہ کے پاس تشریف لیگئے اور فہمایش کی مگر جب یہ لوگ راہ راست پر نہ آئے تو انکی سرکوبی کو امیرالمومنین کی جانب سے غازیونکا لشکر بھیجا گیا اور واسطے حجت ختم کرنے کے آپ کا یہ حکم سنایا گیا کہ جو کوئی کوفہ اور مدائن کی جانب لوٹ جاوے اوسکو امن ہی اس بات کو سنکر فروہ بن نوفل پانسو سوار لیکر چلا گیا اور ایک گروہ کوفہ کو واپس ہوا اور ایک مدائن کو اور یہ جماعت متفرق ہوگئی صرف چار ہزار آدمی رہگئے اور وقت مقابلہ کے انھون نے بھی شکست کھائی اور سب قتل کیے گئے اور سوائے نو نفر کے کوئی نہ بچا فللہ الحمد اور امیرالمومنین کے لشکر سے صرف دو شخص شہید ہوے اور یہ واقعہ ۳۸ھ مین واقع ہوا آپکی خلافت راشدہ مین بسبب انھین خانہ جنگیون اور قلیل مدت کے کچھ فتوحات نہین ہوے اور اگر یہ واقعات و اختلافات مذکورہ درپیش نہوتے تو انشاءاللہ تعالیٰ فتوحات کثیرہ واقع ہوتے اور رونق اسلام اضعافا مضاعفہ ہوجاتی کیونکہ آپکی شجاعت اور جرأت ضرب المثل ہی اور خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم سے کم نہ تھی مگر تقدیر آلہی سے کیا چارہ ہی جو وہ

چاہتا ہی وہی ہوتا ہی وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ بشر کی کیا تاب طاقت ہی کہ اوسکے امر مین دم مارسکے فقط شیطان شیعی تو ہی اوسکو ہرگز یہ بات پسند نہین آتی کہ مسلمان یکدل ہو جاوین اور اللہ تعالےٰ کے دین کی مدد اور نصرت کرین ہمیشہ مسلمانون کے درمیان مین اختلاف و نفاق و عداوت ڈالنے کا در پے رہتا ہی پس وسنے ابتدا اس امر کی حضرت عثمانؓ کی خلافت سے کی اور وہی باعث اونکی شہادت کا ہوا اور اوسی جھگڑے کو آپ کی خلافت مین پیش کر دیا جسکے سبب سے مسلمانون کا تمام کام ابتر اور پریشان ہو گیا فَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

فصل ششم

حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی شہادت کے بیان مین مروی ہی کہ تین آدمیون نے گروہ خوارج سے باہم عہد و اقرار تین شخصون کے قتل پر کیا عبد الرحمن بن ملجم مرادی نے امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کا اور برک بن عبد اللہ تمیمی نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اور عمرو بن بکیر تمیمی نے عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور یہ ہر سہ شخص مکہ معظمہ مین جمع ہوے اور عہد مذکور بتاریخ ۱۷ رمضان وقت شب ہوا اور دوسری روایت مین ہی کہ ابن ملجم ایک زن خارجیہ قطام نام پر عاشق تھا اور وہ کسیطرح اوس سے راضی نہین ہوتی تھی لیکن اسبات پر کہ اگر تو حضرت علی کو قتل کرے اس شقی ازلی نے اس اقرار کو منظور کر کے اوس سے نکاح کیا اور مہر وہی قتل حضرت علی مع تین ہزار درہم قرار پایا بعدہ یہ بدبخت اور برک و عمرو اپنے اپنے عہد کے پورا کرنے پر آمادہ ہوے اور برک نے دمشق مین جا کر حضرت معاویہؓ پر حملہ کیا اور اونکا سرین زخمی ہو گیا مگر جان بچ گئی حضرت معاویہؓ نے اوسکو گرفتار کر کے اوسکے دست و پا کاٹکر چھوڑ دیا اور عمرو بن بکیر حضرت عمروؓ بن العاص کے قتل کے واسطے مصر کو روانہ ہوا اور جسوقت وہ مصر مین داخل ہوا حضرت عمروؓ بن العاص کی نسبت یا شکم مین درد تھا اونھون نے بجائے اپنے سہل عامری یا خارجہ کو نماز پڑھانے کے واسطے بھیجدیا تھا ابن بکیر نے سہل عامری کو عمروؓ بن العاص سمجھکر شہید کر ڈالا فصول مہمہ مین مرقوم ہی کہ جسوقت سہل عامری مقتول ہوے جماعت کے لوگ ابن بکیر کو پکڑ کر عمروؓ بن العاص کے حضور مین لیگئے اونھون نے فرمایا تو نے کسکو قتل کیا ہی لوگ کہتے ہین کہ خارجہ مقتول ہوے

یعنی اس ملعون کا یعنی ابن ملجم کا حضرت علی علیہ السلام کے قتل پر ۱۷ رمضان ۴۰ھ

اوسنے جواب دیا اَرَدْتُّ عَمْرًا وَّاَرَادَ اللّٰهُ خَارِجَةَ میں نے ارادہ قتل عمرو کا یعنی آپکا کیا تھا لیکن
اللہ تعالےٰ نے خارجہ کا ارادہ کیا آپ نے اوسکے قتل کا حکم دیا اور ابن ملجم نے کوفہ میں آکر اپنے اصحاب
خوارج سے ملاقات کی اور امیر المومنین کے قتل کی فکر کی تاریخ ۱۷ رمضان ۴۰ھ شب جمعہ تھی جسکی
سحر کو امیر المومنین علی بیدار ہوے اور امام حسنؓ اپنے صاحبزادے سے فرمایا کہ میں نے آج کی رات
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا لَقِيْتُ مِنْ اُمَّتِكَ مِنَ الْاَوَدِ
وَاللَّدَدِ آپکی امت سے مجکو بہت تکالیف اور سختیان پہونچین آپ نے فرمایا اُدْعُ اللّٰهَ لَهُمْ
بددعا کر اونپر اللہ سے میں نے کہا اَللّٰهُمَّ اَبْدِلْنِیْ بِهِمْ خَیْرًا لِّیْ مِنْهُمْ وَاَبْدِلْهُمْ لِیْ شَرًّا
لَهُمْ مِنِّیْ ای اللہ میرے اونکی نیکیونکو میری برائیون سے بدلدے یعنی میری برائیان اونکو دیدے
اور اونکی نیکیان مجکو اسی ذکر میں آپ تھے کہ ابن نباح موذن نے نماز کی خبر دی پس آپ اوس
دروازے سے نکلے جس سے لوگونکو نماز کے واسطے پکارتے تھے تفسیر عزیزی میں ہے کہ آپ مسجد میں
داخل ہوے اور ابن ملجم شقی ستون کے پیچھے چھپا ہوا کھڑا تھا آپ پر حربہ کیا اور تلوار زہرآلود لگائی
پیشانی سے سر تک زخم لگا اور دماغ تک پہونچا اوسوقت نماز جعدہ بن ہبیرہ نے پڑھائی اور ہر طرف سے
لوگ اوسپر دوڑ پڑے اور گرفتار کرکے تلوار اوسکی چھین لی اور آپ کے سامنے لائے فرمایا اَحْبِسُوْهُ
وَاَطِيْبُوْا طَعَامَهُ وَاَلِيْنُوْا فِرَاشَهُ فَاِنْ اَعِشْ فَاَنَا وَلِیُّ دَمِیْ عَفْوًا اَوْ قِصَاصًا وَاِنْ مِتُّ
فَاَلْحِقُوْهُ بِیْ اُخَاصِمْهُ عِنْدَ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ قید کرو اوسکو اور اچھا کھانا دو اوسکو اور بستر نرم
تیار کرو اوسکے لیے اگر میں زندہ رہا تو مختار ہون اپنے خون کا معاف کرون یا قصاص لون
اور اگر مر گیا تو اوسکو بھی میرے ساتھ ملا دینا یعنی قتل کرنا اور جھگڑا کرونگا اوس سے رب العالمین
کے نزدیک پھر حضرات حسنینؓ کو وصایا کیے یہ واقعہ شب جمعہ بوقت سحر واقع ہوا سنیچر تک
آپ زندہ رہے اور شب یکشنبہ کو انتقال ہو گیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ حضرات حسنینؓ
اور عبداللہ بن جعفرؓ نے غسل دیا کفن میں تین کپڑے تھے جسمیں قمیص اور عمامہ تھا امام حسنؓ نے
نماز پڑھی مدفن میں آپ کے اختلاف ہے ایک قول ہے کہ دار الامارہ کوفہ میں بوقت شب

دفن ہوئے **دوسرا قول** شریک کا ہی کہ حضرت امام حسنؓ آپکی نعش کو مدینہ منورہ لیگئے **تیسرا قول** سعید بن عبدالعزیز کا ہی کہ آپ کے جنازہ کو مدینہ منورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دفن کے واسطے لیے جاتے تھے کہ ناگہان راہ مین اونٹ بچلکر بھاگا پھر اوسکا پتانہ ملا کہ کہان غائب ہوگیا بعض علماء کا قول ہی کہ وہ اونٹ بلاد طی کی طرف چلا گیا اور وہین آپ دفن ہوئے **چوتھا قول** ابوبکر بن عیاش کا ہی کہ آپکی قبر مخفی کردی گئی تاکہ خوارج کھود نہ ڈالین **پانچوان قول** عزی جو ایک مشہور مقام ہی وہان دفن ہوئے بلکہ اوسکی زیارت ابتک ہوتی ہی **چھٹا قول** نجف مین مدفون ہوئے **ساتوان قول** دسمیان مکان اور مسجد کے رکھے گئے پھر جب دفن سے فارغ ہوئے حضرت امام حسنؓ نے ابن ملجم کے قتل کا حکم فرمایا لوگون نے اوسکی لاش کو آگ مین جلادیا عمر شریف آپکی علی اختلاف الاقوال ۷۰ یا ۶۴ یا ۶۵ یا ۵۷ یا ۵۸ سال کی تھی مگر ارجح یہ ہی کہ ۶۳ برس کو آپ پہونچے تھے مثل عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحضرات ابوبکرؓ و عمرؓ کے سبحان اللہ عجب طرح کی موافقت ہوئی ہی زہری سے منقول ہی کہ روز شہادت آپ کے کوئی سنگریزہ بیت المقدس نہین اوٹھایا گیا لیکن اوسکے نیچے خون تازہ اور سرخ تھا مدت خلافت آپ کی بہت کم ہوئی صرف چار سال اور نو ماہ

فصل ہشتم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالی وجہہ کی ازواج اور اولاد کے بیان مین تعداد اولاد مین اختلاف ہی ابوالقاسم اسمعیل نے لکھا ہی کہ بتیس اولاد آپکی تھین منجملہ اونکے سولہ صاحبزادے اور سولہ صاحبزادیان اور لعیری نے ۲۹ تحریر کیے محب طبری نے بھی مثل ابوالقاسم کے بتیس کی ہے اور بغیتہ الطالب مین مرقوم ہی کہ بالاتفاق آپکی اولاد مین ۱۵ لڑکے اور اٹھارہ لڑکیان تھین لڑکون مین صاحبزادہ اول حضرت امام حسنؓ دوم حضرت امام حسینؓ سوم محسنؓ تھے اور ان تینون صاحبون کی والدہ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا تھین اور محسنؓ کا انتقال طفولیت ہی مین ہوا اور یہ جو بعض روافض کا بہتان حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے اوپر ہی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا حاملہ تھین اور حضرت محسنؓ شکم مبارک مین تھے اور حضرت

عمر نے آپ کے مکان میں آکے آپکے پہلوے مبارک پر اپنی شمشیر سے ایسا صدمہ پہونچایا کہ وضع
حمل ہوگیا اور مکان کو بھی جلادیا یہ قصہ بالکل جھوٹ اور غلط ہے اسیوجہ سے خود اکثر صاحبان شیعہ
اسکے قائل نہیں ہیں اور چہارم محمد اکبر ہیں انکی مان خولہ بنت جعفر حنفیہ تھیں یہ وہی ہیں جنکو
محمد حنیف اور محمد بن حنفیہ کہتے ہیں اور بعض جہلا شیعہ انکو مہدی کہتے ہیں یہ بڑے بہادر اور
سخی اور خوش تقریر تھے انکا انتقال ۸۱ھ ہجری میں بمقام مدینہ منورہ ہوا اور بعض نے کہا
طائف میں پنجم عبد اللہ انکو مختار بن ابی عبید نے قتل کیا ششم ابو بکر جو معرکہ کربلا میں شہید ہوے
اور ان دونوں صاحبزادوں کی مان لیلی بنت مسعود تھیں اور ہفتم اکبر سقا ہشتم عثمان نہم جعفر
دہم عبد اللہ یہ بھی ہمراہ امام حسینؓ کے شہید ہوے اور انکی والدہ ام البنین بنت حرام تھیں
یازدہم محمد اصغر والدہ انکی ام ولد تھیں دوازدہم یحیی سیزدہم عون انکی مان بنت عمیس تھیں چاردہم
عمر اکبر مان انکی ام حبیب تھیں پانزدہم محمد اوسط انکی مان امامہ بنت ابی العاص تھیں یہ امامہ
وہی تھیں جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ظہر میں کبھی اپنی پشت مبارک پر چڑھا لیتے تھے
اور یہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی حضرت زینب کی صاحبزادی تھیں اور صاحبزادیوں میں
اول ام کلثوم کبری یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات میں پیدا ہوئی تھیں شوہر انکے
حضرت عمر بن خطاب تھے اور انسے زید اکبر اور رقیہ پیدا ہوئیں اور یہ مع زید کے وقت واحد میں
انتقال کر گئیں اور نماز جنازہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پڑھی دوم زینب کبری بنت حضرت فاطمہ
زہرا سوم رقیہ بنت ام حبیب چہارم ام الحسن پنجم رملہ کبری ان دونوں صاحبزادیوں کی مان ام سعد بنت عروہ
تھیں ششم ام ہانی ہفتم میمونہ ہشتم رملہ صغری نہم زینب صغری دہم ام کلثوم یازدہم فاطمہ
دوازدہم خدیجہ سیزدہم ام الخیر چہاردہم ام سلمہ پانزدہم ام جعفر شانزدہم جمانہ ہفدہم نفیسہ ان سب
صاحبزادیوں کی مائیں متفرق تھیں اور منقول ہے کہ آپکے صاحبزادوں سے صرف پانچ کی نسل
باقی رہی حضرات امام حسنؓ و حسینؓ اور عباسؓ اور محمد بن حنفیہؓ او عمرؓ اور صاحبزادیوں سے صرف
ایک کی نسل موجود رہی یعنی زینب جو حضرت فاطمہؓ کی صاحبزادی تھیں اور وقت انتقال کے

حضرت چار بیبیاں آپکی موجود تھیں آمامہ لیلی اسماء بنت عمیس ام البنین اور دس امہات الاولاد تھیں
تاحیات حضرت سیدۃ النساء کوئی دوسرا نکاح آپ نے نہیں کیا تھا واللہ اعلم بالصواب الیہ
المرجع والمآب شکر ہے اوس اللہ کا جسکی مدد اور اعانت سے ذکر حضرت خلفاء راشدین مہدیین
اختتام کو پہونچا سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین

باب ششم مناقب اصحاب رسول اللہ بقیہ عشرہ مبشرہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین میں

فصل اول مناقب میں حضرت زبیرؓ حضرت طلحہ حضرت سعد حضرت سعید حضرت عبدالرحمن
حضرت ابو عبیدہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے انسؓ ان لکل امۃ امینا وان
امیننا ایتھا الامۃ ابو عبیدۃ بن الجراح حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ایک امت کے واسطے ایک امانت دار ہے اور ہمارا امانت دار
اے امت میری ابو عبیدہ ہے جراح کا بیٹا **ف** حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون دس یاروں میں سے ہیں جنکو آپ نے جنتی فرمایا ہے اور
آپکی صفت میں فرمایا کہ اس امت کے امین ہیں ہر چند کہ تمام صحابہ امانت دار تھے لیکن جس
صحابی میں جو صفت زیادہ ہوتی تھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسیکے ساتھ اوسکی تعریف
فرماتے تھے جیسے صدیق اکبرؓ کو رحم دل اور فاروق اعظمؓ کو اللہ کی راہ میں سخت اور ذوالنورینؓ
کو بڑا حیاوالا اور حضرت علی مرتضیؓ کو قاضی اور حضرت زبیرؓ کو ولی جان نثار فرمایا **حدیث**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسیکو
خلیفہ کرتے تو کسکو کرتے فرمایا ابوبکرؓ کو کہا پھر فرمایا عمرؓ کو عرض کیا بعد اونکے فرمایا ابو عبیدہ بن
جراح کو **حدیث** جابرؓ ان لکل نبی حواریا وحواری الزبیر حضرت جابرؓ کہتے ہیں
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر ہر پیغمبر کا کوئی خالص مددگار ہوتا ہے اور میرا
خالص مددگار زبیرؓ ہے **ف** حضرت زبیرؓ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی

تھے وقت جنگ خندق کے کافرون کے گروہ متفرق ہو گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کون ہے کہ مجھکو انکی خبر معتبر لادے حضرت زبیرؓ نے کہا یا حضرت مین جاتا ہون تب آپ نے یہ
حدیث فرمائی اور انکی فضیلت بیان کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون
ہے کہ بنی قریظہ کی خبر مجھکو لادے حضرت زبیرؓ گئے اور جب پھر کر آئے حضرت نے فرمایا فِدَاكَ
اَبِي وَاُمِّي میرے ماں باپ اے زبیرؓ تیرے اوپر فدا ہون اس حدیث سے کمال فضیلت حضرت
زبیرؓ کی ثابت ہوئی حدیث عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ يَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِي وَاُمِّي
حضرت علیؓ اور حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے سعدؓ تیر مار
میرے ماں باپ تجھپر فدا ہون ف حضرت سعدؓ بن ابی وقاصؓ بڑے تیر انداز تھے جسوقت جنگ احد مین
کفار نے ہجوم کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گھیر لیا تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حضرت سعدؓ سے یہ فرمایا اور لوگون سے تیر لیکر حضرت سعدؓ کو دیتے تھے حضرت علی مرتضیٰؓ سے
مروی ہے کہ مین نے آپکی زبان مبارک سے کسیکے حق مین سوائے سعدؓ کے یہ کلمہ نہین سنا کہ میرے
ماں باپ تجھپر قربان ہون اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی
ثابت ہوئی لطیفہ اس مقام پر اللہ تعالے کی قدرت رنگارنگ کا نمونہ دیکھنا چاہیے
کہ سعد بن ابی وقاصؓ تو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایسے جان نثار دوست تھے جنکے
حق مین آپ نے یہ حدیث فرمائی اور اونکا بیٹا عمر بن سعد ایسا سنگدل نکلا جسنے لخت جگر
پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنے امام حسینؓ کو شہید کیا سبحان اللہ یہ اوسی کی شان ہے
کہ شیطان سے ولی اور ولی سے شیطان ظاہر کرتا ہے کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ حدیث
اَبُو هُرَيْرَةَ اُسْكُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ وَعَلَيْهِ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ
بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ وَيُرْوٰى اُحُدُ اَوْ عَلَيْهِ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ٹھہر جا

اسی کوہ حرا تجھپر سوائے نبی اور صدیق اور شہید کے کوئی نہین ہی اور اوس پہاڑ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین تھے اور دوسری روایت یون ہی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ تھم جا ای پہاڑ اور اوسپر حضرات ابوبکرؓ اور عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ اور طلحہؓ اور زبیرؓ تھے حضرت ابوبکر کا صدیق ہونا اظہر من الشمس ہی باقی صحابہ جو اوس پہاڑ پر تھے سب شہید ہوے سوائے حضرت سعد ابن ابی وقاص کے کہ اونکا انتقال عارضہ اسہال مین ہوا بنا برعلیہ وہ بھی شہید ہوے کیونکہ حدیث مین آگیا ہی **حدیث** قیس بن ابی حازم کہتے ہین کہ مین نے حضرت طلحہؓ کا ہاتھ دیکھا وہ خشک ہوگیا تھا اونھون نے جنگ احد مین اوسی ہاتھ سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پناہ کی تھی **حدیث** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین بعض غزوات سے پھر کر آگئے تو بوقت شب بیدار ہوے اور فرمایا کاش کوئی مرد صالح آج کی رات میری حراست کرتا کہ دفعۃً ہتھیار کی آواز آئی فرمایا یہ کون ہی کہا مین سعد ہون فرمایا کدھر آئے عرض کیا میرے جی مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر خوف آیا مین نگاہبانی کرنیکو آیا ہون آپنے اونکو دعا دی اور سورہے **حدیث** اَبُوبَکْرٍ فِی الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِی الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَعَلِیٌّ فِی الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِی الْجَنَّةِ وَالزُّبَیْرُ فِی الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِی وَقَّاصٍ فِی الْجَنَّةِ وَسَعِیْدُ بْنُ زَیْدٍ فِی الْجَنَّةِ وَاَبُوْعُبَیْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِی الْجَنَّةِ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر جنتی ہین اور عمر جنتی ہین اور عثمان جنتی ہین اور علی جنتی ہین اور طلحہ جنتی ہین اور زبیر جنتی ہین اور عبد الرحمن بن عوف جنتی ہین اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہین اور سعید بن زید جنتی ہین اور ابو عبیدہ بن جراح جنتی ہین **حدیث** حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھکر فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ دیکھے طرف ایک شخص کے جو روے زمین پر چلتا ہی اور اپنا کام پورا کرچکا ہی وہ طرف اس شخص کے دیکھے یعنی حضرت طلحہ کیطرف اور ایک روایت مین ہی کہ جسکو خوش معلوم ہو دیکھنا شہید کا جو زمین

چلتا ہی پس چاہیے کہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھے یعنے شہید فی سبیل اللہ ہیں **حدیث** حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ میرے کانون نے زبان مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرماتے تھے طلحہؓ اور زبیرؓ بہشت میں میرے ہمسایہ ہیں **حدیث** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاکَ ای اللہ میرے سعدؓ کی دعا قبول فرما جسوقت تجھکو پکارے **حدیث** حضرت جابرؓ سے منقول ہی کہ حضرت سعدؓ آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرا ماموں ہی اب کوئی شخص اپنا ماموں مجکو دکھلائے یعنے مثل میرے ماموں کے سبحان اللہ ان احادیث سے کمال فضیلت حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی ظاہر ہوئی **ف** حضرت سعدؓ قبیلہ بنی زہرہ سے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ بھی بنی زہرہ میں سے تھیں اسیواسطے آپ نے انکو ماموں فرمایا **حدیث** حضرت سعدؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ میں تیسرا شخص ہوں اسلام میں اور اسلام نہ لایا کوئی مگر اوسی دن کہ میں اسلام لایا آہ اس حدیث سے حضرت سعدؓ کی بڑی فضیلت ظاہر ہوئی **ہ** ده یار بہشتی اند قطعی بوبکرؓ و عمرؓ علیؓ و عثمانؓ

طلحہؓ است و زبیرؓ و بوعبیدہؓ سعدؓ است سعیدؓ و عبد رحمٰنؓ

باب ہفتم مناقب میں حضرات اہل بیت اطہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

فصل اول ذکر میں بعض اون آیات کریمہ کے جو مناقب میں اہلبیت اطہار کے نازل ہوئیں قبل اسکے جاننا چاہیے کہ اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ ہیں جنکی فضیلت اور منقبت اور طہارت اللہ تبارک وتعالے نے بیان فرمائی ہی پھر کس بشر کو مجال اور قوت ہی کہ اونکے مناقب اور فضائل کا حصر اور احاطہ کرسکے لیکن بحکم مَالَا یُدْرَکُ کُلُّہٗ لَا یُتْرَکُ کُلُّہٗ تھوڑا سا ذکر ان حضرات کا واسطے برکت اور طلب ثواب کے کیا جاتا ہی فرمایا اللہ تعالے نے اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا ترجمہ نہیں چاہتا ہی اللہ مگر یہ کہ لیجاوے تمسے نجاست ای گھروالو اور پاک کرے تمکو خوب طاہر **ف** بیان اس امر کا

کہ اہل بیت سے کون لوگ مراد ہین نغمہ کتاب ہین گذرا اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ اہل بیت سے
جملہ گھروالے ازواج اور اولاد مراد ہین اور لفظ رجس جو آیت مین ہی اوسکے معانی کی نسبت
تفسیر معالم التنزیل مین مرقوم ہی کہ اراد بالرجس الاثم الذی نھی اللہ النساء عنہ
قالہ مقاتل و قال ابن عباس یعنی عمل الشیطان وما لیس للہ فیہ رضی و قال قتادہ
یعنی السوء و قال مجاھد الرجس الشک انتہی یعنی ارادہ فرمایا اللہ تعالے نے رجس سے
اوس گناہ کا جس سے کہ عورتون کو منع کیا ہی یہ قول مقاتل کا ہی اور فرمایا ابن عباسؓ نے مراد اوس
عمل شیطان اور وہ چیز ہی جسمین اللہ تعالے کی رضا نہو اور قتادہؒ نے کہا منشاء رجس سے
برائی ہی اور مجاہدؒ نے کہا رجس کے معنی شک اور شبہہ کے ہین انتہی اور خلاصۃ التفاسیر مین
لفظ یطھر اور تطہیر کے معانی اور تفسیر مین عمدہ تقریر کیگئی ہی جو یہانپر لکھی جاتی ہی یطہر صیغہ
مبالغہ ہی شامل ہی جمیع اوصاف طہارت کو مثل معرفت حق و تزکیہ نفس و تہذیب اخلاق
و صفاے قلب و حیات روح و طہارت ظاہر و تنفر معاصی وغیرہ کے اور مراتب طہارت
دو ہین ایک یہ کہ خبث و نجاست زائل ہوجاوے دوسرا یہ کہ صفا اور جلا بھی آئے پس مبالغے
سے اسی دوسرے مقام کیطرف اشارہ ہی اور تطہیر سے تاکید پر تاکید اور مبالغے پر مبالغہ
ثابت ہوا تاکہ اس سے اعلے درجہ طہارت کا متصور نہوسکے انتہی پس حاصل مطلب اس آیہ
کریمہ کا حسب تحقیق مفسرین معتبرین کے یہ ہوا کہ اللہ جلشانہ کی غرض موعظت و نصیحت و امر
بالتقوی سے دور کرنا گناہ کی نجاست کا ہی اہلبیت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور آراستہ
کرنا ہی اون حضرات کو زیور تقوی اور طہارت سے پس اس آیت سے کمال فضیلت اہلبیت
اطہار کی اور نہایت درجہ فضل آلہی کا متوجہ حال سعادت مآل اون حضرات کے ہونا ثابت
ہوا اور انصافاً یہی ایک آیہ کریمہ فضل اہلبیت پر کافی و وافی شافی ہی اور فرمایا اللہ تعالے نے
واعتصموا بحبل اللہ جمیعا و لا تفرقوا ترجمہ اور پکڑلو رسی اللہ کی سب کے سب
اور نہ جدا جدا ہو **ف** حبل اللہ سے مراد اسلام قرآن سنت پیغمبر اور اہلبیت نبوی صلی اللہ

علیہ و آلہ وسلم مراد ہین فرمایا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اس آیہ کریمہ
کی تفسیر مین نحن حبل اللہ یعنی حبل اللہ ہمین ہو لوگ اہلبیت ہیں ہم داخل ہین اور فرمایا اللہ جلشانہ
نے اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ترجمہ بیشک جو لوگ
ایمان لائے اور اچھے کام کیے مقرر کریگا اللہ اونکے واسطے دوست **ف** حضرت محمد بن
حنفیہ نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا کہ لا یبقی مومن الا و فی قلبہ ود لعلی و اہل بیتہ
یعنی کوئی مومن باقی نرہیگا مگر اوسکے دل مین محبت علیؓ اور اونکے اہلبیتؓ کی ہوگی اس سے
معلوم ہوا کہ یہ آیت اہلبیت کی شان مین نازل ہے اور فرمایا جل جلالہ و عم نوالہ نے اِنَّ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ ترجمہ بیشک جو لوگ ایمان لائے اور اعمال
صالحہ کیے وہی لوگ تمام خلق کے بہتر ہین **ف** حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ یہ آیت حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کے حق مین نازل ہوئی ہے
پس اس آیت کا نزول بھی اہلبیت کے حق مین ثابت ہوا کیونکہ حضرت علیؓ بھی اہل اہلبیت ہین اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے
قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی ترجمہ تو کہہ ای رسول اپنی قوم سے مین تمسے اس
ہدایت کے بدلے کچھ اجرت نہین طلب کرتا ہون مگر قرابت والون کی محبت **ف** اس آیہ کریمہ سے
وجوب محبت اہلبیت اور کمال فضیلت اونکی ثابت ہوئی حضرت شیخ عبد الحق محدث
دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مدارج النبوۃ مین اس آیت کی نسبت تحریر فرمایا ہے کہ و ہمچنین
اختلاف است در کریمہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی روایت
کردہ شدہ است کہ چون نازل شد این آیہ گفتند صحابہ مَنْ اَهْلُ قَرَابَتِكَ فرمود آنحضرت
هٰؤُلَاءِ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا و صواب آنست کہ شامل است تمامہ مردم را کہ قرابت
دارند با آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و این چہار تن نخبہ آن جماعت اند یعنی اختلاف ہے
اس آیہ کریمہ قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ الآیۃ مین مروی ہے کہ جسوقت یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی صحابہ نے
عرض کیا حضور کے قرابت والے کون ہین فرمایا یہی لوگ علیؓ اور فاطمہؓ اور دونو لڑکے اون

دونون کے اور صواب یہ ہی کہ قرابت شامل ہی تمام اون لوگون کو جو آپ سے قرابت رکھتے ہین اور یہ چارتن عمدہ اور برگزیدہ اوس جماعت کے ہین انتہے

فصل دوم ذکر مین بعض اون احادیث کے جو فضائل اور مناقب مین اہلبیت اطہار کے

مروی ہین فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے **حدیث** زَیْدُ بْنُ اَرْقَمَ اَمَّا بَعْدُ اَلَا اَیُّهَا النَّاسُ فَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ یُوْشِكُ اَنْ یَّاْتِیَنِیْ رَسُوْلُ رَبِّیْ فَاُجِیْبَ وَاَنَا تَارِكٌ فِیْكُمُ الثَّقَلَیْنِ اَوَّلُهُمَا كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ النُّوْرُ وَالْهُدٰی فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَاسْتَمْسِكُوْا بِهٖ وَاَهْلُ بَیْتِیْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ وَفِیْ رِوَایَةٍ كِتَابُ اللّٰهِ فِیْهِ الْهُدٰی وَالنُّوْرُ مَنِ اسْتَمْسَكَ بِهٖ وَاَخَذَ بِهٖ كَانَ عَلَی الْهُدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ وَفِیْ رِوَایَةٍ هُوَ حَبْلُ اللّٰهِ مَنِ اتَّبَعَهٗ كَانَ عَلَی الْهُدٰی وَمَنْ تَرَكَهٗ كَانَ عَلٰی ضَلَالَةٍ **ترجمہ** زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا کہ حمد اور صلوۃ کے بعد اس بات کا دریافت کرنا ضرور ہی کہ خبردار ہو جاؤ اے لوگو کہ مین آدمی ہون عنقریب ہی کہ میرے پاس میرے رب کا پیغام لانے والا آوے تو مین اوسکا کہنا مانون یعنی ملک الموت آوے اور میرا انتقال ہو اور مین تم مین دو بڑی بھاری عمدہ چیزین چھوڑے جاتا ہون اون دونون مین اول تو خدا کی کتاب یعنی قرآن شریف ہی جسمین نور اور ہدایت ہی سو خدا کی کتاب کو لو اور خوب مضبوط پکڑو اوسکو یعنی عمل کرو اور دوسری بزرگ چیز اہل بیت میرے ہین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمے مین مین تمکو خدا یاد دلاتا ہون اپنے اہل بیت کے مقدمہ مین اور ایک روایت مین یون ہی کہ خدا کی کتاب مین ہدایت اور نور ہی جسنے اوسکو لیا اور مضبوط پکڑا وہ ہدایت پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ گمراہ ہوا اور دوسری روایت یون ہی کہ قرآن شریف اللہ تعالے کی رسی ہی یعنے اوسکے ملنے کا وسیلہ ہی کہ جسنے اوسکی پیروی کی وہ راہ پر ہوا اور جسنے اوسکو چھوڑا وہ راہ کو بھولا **ف** یہ حدیث

شریف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کے نوین سال وقت واپسی حجۃ الوداع کے بمقام
غدیر خم بیان فرمائی تھی اور یہ حدیث ایک معجزہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واقع ہوا چونکہ آپ کو
بالہام غیبی معلوم ہوگیا تھا کہ بعد میرے میری امت مین اختلاف پڑیگا اور قرآن شریف کے
مضمون اور اہل بیت کی محبت اور تعظیم سے لوگ غفلت اور سستی کرینگے چنانچہ ویسا ہی
واقع ہوا کہ فرقہ خارجی اور ناصبی اہلبیت کے سخت دشمن ہوگئے اور اہل شیعہ اگرچہ آپکو محب
اہلبیت کہتے ہین لیکن ازواج مطہرات کو اوس سے خارج کیے دیتے ہین اور صرف حضرت
فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی اولاد کو اہلبیت مین گنتے ہین بلکہ اون مین بھی کتنے امام زادونکو
برا کہتے ہین تو حقیقت مین یہ لوگ بھی دوستدار اہلبیت نہ ٹھہرے کیونکہ دین مین طبعی
محبت کا کچھ اعتبار نہین کہ جسکو ہمارا دل چاہے اوسکے دوست بنجاوین اور جسکو نچاہے اوسکے
دشمن بنجاوین اسکی مثال ایسی ہے کہ قرآن شریف کی بعض سورت کو ماننا اور بعض کو نہ ماننا بار ے
الحمد للہ والمنہ کہ اس حدیث پر پورا عمل اہل سنت کو نصیب ہوا اسواسطے کہ انکا عقیدہ اور عمل
قرآن شریف کے موافق ہے اوسکے ہوتے کسی چیز پر عمل نہین کرتے اور تمام اہلبیت کی محبت اور تعظیم
واجب جانتے ہین اور فرمایا آپ نے حدیث خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِي مِنْ بَعْدِي
ترجمہ بہتر تمھارے وہ لوگ ہین جو بھلائی کرین بعد میرے میرے اہل سے یہ حدیث کمال
تعظیم اہل بیت پر دلیل ہے اور فرمایا آپ نے حدیث مَا بَالُ اَقْوَامٍ يُؤْذُونِي
فِي نَسَبِي وَذَوِي رَحِمِي اَلَا وَمَنْ اٰذٰى نَسَبِي وَذَوِي رَحِمِي فَقَدْ اٰذَانِي وَمَنْ اٰذَانِي
فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ ترجمہ کیا حال ہے قوموں کا کہ ایذا دیتی ہین مجکو میرے نسب ورمیرے
قرابتی کے بارہ مین خبردار ہوجاؤ جسنے ایذا دی میرے نسب ورقرابتی کو پس تحقیق کہ ایذا
دی اوسنے مجکو اور جسنے مجکو ایذا دی تو بیشک اوسنے اللہ تعالے کو تکلیف دی ف
ابولہب کی بیٹی جسوقت ہجرت کرکے مدینے مین آئین لوگون نے اونسے کہا یہ ہجرت تمھارے
کچھ کام نہ آویگی تم دختر حطب النار یعنے ابی لہب کی ہو اونھون نے یہ ذکر آنحضرت
آگ کی لکڑیان

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا آپکو کمال ملال و غصہ آیا اوسوقت آپنے یہ حدیث فرمائی جس سے دو مسئلے
مستنبط ہوے اول یہ کہ والدین کا مشرک اور کافر ہونا اولاد کو اور اولاد کا والدین کو مطلق
ضرر نہیں کرتا دوسرے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسبی اور قرابتی کو از روے نسب
برا کہنا کفر ہے البتہ اگر اونکے اعمال خلاف طریق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں تو
اونکی اتباع اور تعظیم درست نہیں اور فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
حدیث وَعَدَنِیْ رَبِّیْ فِیْ اَهْلِ بَیْتِیْ مَنْ اَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِیْدِ وَلِیْ بِالْبَلَاغِ اَنْ
لَا یُعَذِّبَهُمْ **ترجمہ** وعدہ کیا ہے میرے رب نے مجھسے میرے اہلبیت کے بارہ میں کہ جو
شخص میری توحید اور تیری رسالت کا اقرار کریگا اوسکو عذاب نکرونگا **ف** معلوم ہوا کہ
مغفرت کیلیے اللہ تعالے کا واحد جاننا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیغمبر ماننا
شرط ہے اور فرمایا آپ نے **حدیث** اَوَّلُ مَنْ اَشْفَعُ لَهٗ مِنْ اُمَّتِیْ اَهْلُ بَیْتِیْ ثُمَّ الْاَقْرَبُ
فَالْاَقْرَبُ مِنْ قُرَیْشٍ ثُمَّ الْاَنْصَارُ ثُمَّ مَنْ اٰمَنَ بِیْ وَاتَّبَعَنِیْ مِنَ الْیَمَنِ ثُمَّ سَائِرُ
الْعَرَبِ ثُمَّ الْاَعَاجِمُ وَمَنْ اَشْفَعُ لَهٗ اَوَّلًا اَفْضَلُ **ترجمہ** اول جس شخص کی شفاعت
کرونگا میں اپنی امت سے وہ اہل بیت میرے ہیں پھر اونکی جو اونسے قریب ہیں پھر جو
اونسے قریب ہونگے قریش سے پھر انصار پھر وہ شخص جو ایمان لایا اور اتباع میری کی
اہل یمن سے پھر تمام عرب پھر عجم کی اور جسکی اول شفاعت کرونگا وہ افضل ہے **ف**
یہ حدیث اہل بیت رسالت کے افضل امت ہونے پر دلیل ہے اور فرمایا سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے **حدیث** لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ نَفْسِهٖ وَ
تَکُوْنَ عِتْرَتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ عِتْرَتِهٖ وَاَهْلِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَذَاتِیْ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ
ذَاتِهٖ **ترجمہ** نہیں کوئی بندہ مومن ہوگا یہانتک کہ زیادہ محبوب ہو جاؤں میں
اوسکی طرف اوسکی جان سے اور میرے اقارب احب ہو جاویں اوسکو اپنے اقارب سے
اور میرے اہلبیت دوست تر ہو جاویں اوسکی طرف اوسکے اہلبیت سے اور میرا نسب

اسپ ہوجاوے اوسکی جانب اوسکے نسبت ہو ف اس حدیث سے ثابت ہوا کہ بغیر محبت اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بندہ ایماندار نہیں ہوتا ہی اور فرمایا آپ نے حدیث عن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انی تارک فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی احدھما اعظم من الآخر کتاب اللہ حبل ممدود من السماء الی الارض و عترتی اھل بیتی ولن یتفرقا حتی یردا علی الحوض فانظروا کیف تخلفونی فیھما ترجمہ زید بن ارقم رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اے لوگو تحقیق مین چھوڑنے والا ہون درمیان تمہارے وہ چیز کہ اگر تمسک کروگے تم ساتھ اوسکے ہرگز نہ گمراہ ہوگے بعد میرے اور ایک اون دونون کی اعظم ہی دوسرے سے اللہ کی کتاب ایک رسی دراز ہی آسمان سے زمین تک و عترت میرے یعنی اہلبیت ہرگز نہین جدا ہونگی وہ دونون اپسمین یہانتک کہ وارد ہونگی میرے پاس حوض کوثر پس تامل کرو تم کہ کیونکر مخالفت کروگے تم میری اون دونون کے مقدمہ مین ف یہ حدیث کمال عظمت اہلبیت پر دال ہی الحمد للہ والمنۃ کہ جیسا عمل اس حدیث پر گروہ اہل سنت سے بنا کسی دوسرے سے نہین بنا مراد تمسک اہل بیت سے یہ ہی کہ اونکی پیروی کرنا اونکی روایات کو قبول کرنا اونکی محبت کرنا اونکی عظمت کرنا

فصل سوم مناقب مین ازواج مطہرات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے

حدیث ما تزوجت شیئا من نسائی ولا زوجت شیئا من بناتی الا بوحی جاءنی جبرئیل عن ربی عز وجل ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہین مین نے نکاح کیا کسی عورت سے اپنا اور نہین نکاح کیا کسی مرد سے اپنی بیٹیونکا لیکن لے جبرئیل میرے رب کے پاس سے اوسکا حکم لیکر ف اس حدیث سے کمال فضیلت تمام ازواج مطہرات اور دختران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ثابت ہوئی حدیث عن علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خیر نسائھا مریم بنت عمران وخیر نسائھا خدیجۃ بنت خویلد ترجمہ روایت ہی حضرت علی کرم اللہ تعالے وجہہ سے کہ سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے

کہ اپنے زمانے کی عورتوں میں مریم عمران کی بیٹی سب سے افضل اور اپنے زمانے کی یعنی امت محمدیؐ کی عورتوں میں سب سے افضل خدیجہ خویلد کی بیٹی ہیں ف اس حدیث سے کمال فضیلت حضرت خدیجہ ام المومنین کی ثابت ہوئی حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَتَى جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيْهِ إِدَامٌ وَطَعَامٌ فَإِذَا أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَمِنِّيْ وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ ترجمہ روایت ہی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ آئے جبرئیل علیہ السلام نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہ خدیجہ آتی ہیں اور انکے پاس ایک ظرف ہی کہ اوسمین سالن اور کھانا ہی پس جسوقت وہ آجاوین آپ کے پاس تو انکو انکے رب کی طرف سے سلام پہونچائیے اور میری طرف سے بھی اور بشارت دیدیجیے اونکو ایک مکان جنت کی جو ایک موتی سے بنا ہیگا اور اوس جنت میں نہ شور وغل ہوگا اور نہ رنج وحزن ہوگا ف جس زمانے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں تشریف لیجا کر عبادت کیا کرتے تھے ایک روز حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کے واسطے اوسی غار کی جانب کھانا لیے جارہی تھیں اور ہنوز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہونچی تھیں کہ جبرئیل علیہ السلام نے آپ کے پاس آکر بی بی صاحبہ کے آنے کی اور اللہ تعالیٰ کے سلام وغیرہ کی خبر دی سبحان اللہ اس حدیث سے کمال درجہ فضل اللہ تعالیٰ کا شامل حال حضرت خدیجہ ثابت ہوا ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ

ف مروی ہی کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت خدیجہ کو اللہ تعالیٰ اور جبرئیل علیہ السلام کا سلام پہنچایا آپ نے اوسکے جواب میں کہا إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ وَمِنْهُ السَّلَامُ وَعَلٰى جِبْرَئِيْلَ السَّلَامُ وَعَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَعَلٰى مَنْ سَمِعَ السَّلَامَ إِلَّا الشَّيْطَانَ یعنی بیشک اللہ سلامت ہی اور اوسی سے سلامتی ہی اور جبرئیل پر سلام ہو اور آپ پر یا رسول اللہ سلام اور رحمت اور برکتیں اللہ کی ہوں اور اوس شخص پر جو سنے سلام کو سوا شیطان کے ف علما نے کہا ہی کہ یہ قصہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کمال علم اور فقہ کی

دلیل ہے یہ بوجہ کہ نہیں کہا علی اللہ السلام یعنی اللہ پر سلامتی ہو جیسا کہ بعض صحابہ نے حالت تشہد میں کہا السلام علی اللہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کہنے سے اونکو منع کیا اور فرمایا کہ اللہ تعالی خود سلام ہے اور التحیات کے کلمات تعلیم فرمائے پس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے اپنی جودت طبع سے دریافت کیا کہ سلام اللہ تعالے پر مثل مخلوق کے پھیرنا نچاہیے اسلیے کہ سلام ایک نام ہے اللہ تعالی کا یا دعا ہے سلامتی کی اور اللہ تعالی کیطرف ان دونوں معانی کو صلاحیت پھرنے کی نہیں ہے کیونکہ سلامتی تو خود اوسی سے طلب کیجاتی ہے اور دوسری دلیل آپ کے تفقہ کی یہ ظاہر ہوئی کہ آپ نے حضرت اور جبرئیل علیہ السلام کو بھی جواب سلام میں شامل کیا کیونکہ جب کوئی شخص کسیکے ذریعہ سے کسیکو سلام بھیجتا ہے تو جواب دینے والا اوس پیغامبر کو بھی سلام کے ساتھ شریک کرلیتا ہے **حدیث**

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلَى اَحَدٍ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا رَأَيْتُهَا وَلٰكِنْ كَانَ يُكْثِرُ ذِكْرَهَا وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ ثُمَّ يُقَطِّعُهَا اَعْضَاءً ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِيْ صَدَائِقِ خَدِيْجَةَ فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهٗ كَاَنَّهٗ لَمْ تَكُنْ فِي الدُّنْيَا اِمْرَأَةٌ اِلَّا خَدِيْجَةُ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا كَانَتْ وَكَانَتْ وَكَانَ لِيْ مِنْهَا وَلَدٌ **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے مروی ہے کہ میں نے کسی بی بی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایسا رشک نہیں کیا جیسا کہ رشک آتا تھا مجکو خدیجہ رضی اللہ عنہا پر حالانکہ میں نے اونکو دیکھا نہ تھا یعنے وہ میرے زمانے میں نہیں لیکن آنحضرت اونھیں کا ذکر اکثر کیا کرتے تھے اور اکثر اوقات آپ گوسفند ذبح کرتے پھر اوسکے پارچہ کرکے اون عورتوں کو بھیجدیتے تھے جو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے دوستی رکھتی تھیں پس اس درجہ الفت آپکی دیکھکر میں کہا کرتی کہ کیا سوائے خدیجہ رضی اللہ عنہا کے کوئی عورت ایسی دنیا میں نہیں ہے اوسکے جواب میں آپ فرماتے وہ ایسی تھیں اور ایسی تھیں یعنی اونکے اوصاف مثل صلوۃ اور صوم اور اطاعت و محبت کے بیان فرماتے اور یہ بھی فرماتے کہ میری اولاد بھی اونسے ہے **ف** اس حدیث سے کمال درجہ فضیلت اور بزرگی حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا کی تمام ازواج مطہرات پر ثابت ہوئی **حدیث** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

افضل زنان اہل بہشت مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمدؐ اور آسیہ بنت مزاحم زوجہ فرعون ہوونگی **مختصر حال حضرت خدیجہؓ کا** آپ دختر ہیں خویلد بن اسد بن عبد العزی بن قصی بن کلاب کی اور قصی میں آپ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مل گئے ہیں اور قصی کی اولاد سے سوائے آپ کے اور ام حبیبہؓ کے کسی دوسری عورت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح نہیں کیا اور کنیت آپکی ام ہند ہی اور والدہ آپکی فاطمہ بنت زایدہ بن الاصم قبیلۂ بنی عامر بن لوے سے تھیں اور نکاح اول آپکا عتیق بن عائذ سے ہوا تھا اور اونسے ایک فرزند اور ایک دختر آپکی تھی اور بعد عتیق کے ابو ہالہ بن نباش کے نکاح میں آپ آئیں اور اونسے دو لڑکے ہالہ اور ہند پیدا ہوے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کی تربیت کی ہی اور منقول ہی ہند سے کہ اَنَا اَکْرَمُ اَبًا وَّاُمًّا وَّاَخًا وَّاُخْتًا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاُمِّی خَدِیْجَۃُ وَاَخِی الْقَاسِمُ وَاُخْتِی فَاطِمَۃُ میں بزرگ ہوں ازروے باپ اور ماں اور بھائی اور بہن کی طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور ماں میری خدیجہ اور بھائی قاسم اور فاطمہ بہن ہیں اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ بڑی عقلمند اور بزرگ اور مالدار تھیں ایام جاہلیت میں آپکو طاہرہ کہتے تھے بعد انتقال ابو ہالہ سرداران قریش نے طلب نکاح آپ سے کی لیکن آپنے قبول نہیں فرمایا اور وجہ عدم قبول کی یہ تھی کہ آپ نے خواب میں دیکھا تھا کہ آفتاب آسمان سے اوتر کر آپ کے گھر میں آگیا ہی اور اوسکا نور آپ کے مکان سے مکہ مکرمہ کے تمام مکانات میں پھیل گیا حتی کہ کوئی مکان نور سے باقی نہ رہا بعد بیداری کے اس خواب کو ورقہ بن نوفل سے جو بڑے معبر اور آپکے چچا کے بیٹے تھے بیان کیا اونھوں نے کہا کہ تعبیر اسکی یہ ہی کہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے شوہر ہونگے حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کہ یہ پیغمبر کس شہر اور کس قبیلہ اور کسکی نسل سے ہونگے اور کیا نام ہوگا ورقہ نے جواب دیا کہ شہر مکہ قبیلہ قریش نسل بنی ہاشم سے ہونگے اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نام ہوگا پس حضرت خدیجہؓ اوسوقت سے اس تعبیر کی منتظر ہیں یہاں تک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں اور خواب

انکا سچا ہوا اور زوجہ اول سرور عالم یہی ہوئین اوسوقت آپکی عمر چالیس سال اور رسول اللہ کی پچیس
کی تھی اور تمام اولاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سواے حضرت ابراہیم کے آپ ہی سے
ہوئی ہی اور سب سے اول جس شخص نے تصدیق رسالت اور صرف مال برضاے خدا کیا وہ حضرت خدیجہ
تھین انتقال آپکا بعمر پینسٹھ سال ماہ رمضان نبوت کے دسوین سال مین واقع ہوا اور مقبرۂ
حجون مین دفن کی گئین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود بنفس نفیس آپ کو قبر مین
اوتارا اور دعاے خیر کی اور نماز جنازہ اوسوقت تک فرض نہوئی تھی آپ کی وفات شریف سے
سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال رنج والم ہوا حتی کہ اوس سال کا نام آپ نے عام الحزن
یعنی غم کا سال رکھا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **حدیث** عَنْ عَائِشَةَ
اَنَّھَا اِبْنَةُ اَبِي بَكْرٍ قَالَهُ عِنْدَ اِنْتِصَارِ عَائِشَةَ مِنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ **ترجمہ**
حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ
بیشک عائشہ رض ابی بکر کی بیٹی ہی یہ حدیث حضرت نے وقت حمایت حضرت عائشہ بمقابلہ حضرت
زینب کے فرمائی تھی **ف** صحیح بخاری مین مروی ہی کہ صحابہ کا قاعدہ تھا کہ حضرت عائشہ رض کی
باری کے دن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین ہدیے اور تحفے بہیجا کرتے خوشی خاطر آنحضرت سے
بھیجا کرتے تھے آپ کی دوسری بیبیون نے مشورہ کرکے حضرت ام سلمہ سے کہا کہ تم حضرت سے
عرض کرو کہ اصحاب سے فرمادیوین کہ مین جس بی بی کے یہان ہوا کرون وہین ہدیہ بھیجا
کرو عائشہ رض کی کیا خصوصیت ہی حضرت ام سلمہ رض نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی عرض
کیا آپ نے یہ بات سنکر فرمایا کہ مجکو عائشہ رض کے مقدمہ مین رنج نہ دے سواے عائشہ رض کے کسی
بی بی کے پاس میرے اوپر وحی نازل نہین ہوتی ہی حضرت ام سلمہ رض نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ
مین آپ کے رنج دینے سے توبہ کرتی ہون پھر ازواج مطہرات نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے
عنہا کو اسی بات کے واسطے آپکی خدمت مین بھیجا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونسے
فرمایا اے بیٹی تو کیا نچاہیگی جسکو مین چاہتا ہون حضرت فاطمہ رض نے عرض کیا کہ البتہ مین

اوسکو ضرور دوست رکھو نگی جسکو آپ دوست رکھینگے آپ نے فرمایا تو عائشہ رضی کو دوست رکھو
بعد اسکے حضرت فاطمہ رضی واپس گئین اور امہات المومنین نے حضرت زینب رضی کو جو آپکی پھوپھی کی
بیٹی اور بی بی تھین آپکے پاس بھیجا اور انھون نے جاکر آپکے سامنے بہت سخت باتین کہین اور
کہا کہ یارسول اللہ آپکی بیبیان عائشہ رضی کے مقدمے مین عدل اور انصاف چاہتی ہین اور
اوسوقت تک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کچھ جواب نہین دیا تھا لیکن حضرت
کیطرف دیکھتی جاتی تھین کہ شاید حضرت کچھ جواب دین جب آپ نے کچھ جواب نہ دیا تب آپ
خود مخاطب ہوئین اور ایسی تقریر فرمائی کہ حضرت زینب رضی کو ساکت کردیا اوسوقت حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ حدیث فرمائی یعنی عائشہ ابی بکر کی بیٹی ہے ایسی ویسی نہین ہے
جو کسی سے دبکر جواب نہ دے سکے جیسا اوسکا باپ دانا اور خوش تقریر ہے ویسی ہی وہ بھی دانا
اور مقرر ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی کو بہت
محبوب رکھتے تھے پس جسنے آپسے عداوت رکھی اور برا کہا اوسنے حضرت سے عداوت رکھی اور آپکو رنج دیا اور دیتا ہے

حدیث عَنْ عَائِشَۃَ یَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِیْنَ مَنْ یَعْذِرُنِیْ مِنْ رَجُلٍ قَدْ بَلَغَنِیْ اَذَاہُ فِیْ اَھْلِ بَیْتِیْ فَوَاللّٰہِ مَا
عَلِمْتُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا خَیْرًا وَلَقَدْ ذَکَرُوْا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ عَلَیْہِ اِلَّا خَیْرًا وَمَا کَانَ یَدْخُلُ عَلٰی اَھْلِیْ اِلَّا مَعِیْ

ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے مسلمانون کے گروہ کون ایسا ہے جو میرا عذر دریافت کرکے بدلا لیوے
اوس مرد سے جسکی ایذا اور تکلیف میرے اہلبیت کو یعنی میری گھر والی بی بی کو پہونچی سو خدا کی
قسم نہین جانا مین نے اپنی بی بی کو مگر نیک اور البتہ لوگون نے ذکر کیا ہے ایسے مرد کا جسکو
نہین جانا مین نے مگر نیک اور نہین جاتا تھا وہ میرے اہل مین مگر میرے ساتھ ف
یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے بڑی طویل حدیث بخاری کا جسکا مختصر مطلب یہ ہے کہ حضرت عائشہ
فرماتی ہین کہ ہجرت کے پانچوین سال حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ بنی مصطلق کو
تشریف لے گئے اور مین آپ کے ساتھ تھی وقت واپسی مدینے کے قریب قیام تھا

پھر لشکر کو کوچ کی خبر ہوئی اوسوقت مین واسطے رفع حاجت کے لشکر سے باہر چلی گئی تھی اور جب
واپس آئی تو معلوم ہوا کہ میرے گلے کا ہار وہین گر پڑا ہے مین اوسکے ڈھونڈنے کو گئی اور یہان
لشکر کوچ کر گیا اور جو شخص میرے کجاوے کے اوٹھانے پر مقرر تھا اوسنے اوسے
اوٹھا کر اونٹ پر کس دیا اور بسبب اسکے کہ مین اوسوقت مین دبلی پتلی لاغر تھی کچھ اوسکو
تمیز نہوا کہ اسمین کوئی ہے یا نہین پھر جب مین ہار کو تلاش کر کے آئی تو یہان کسیکو نہ پایا
ناچار مین اوسی مقام پر بیٹھ گئی بدین خیال کہ جب میرا حال معلوم ہوگا تو لوگ لینے کو آوینگے
پھر صفوان بن معطل جو لشکر کے پیچھے تھکے ماندون کے لانے کے واسطے رہا کرتے تھے
اوس مقام پر پہونچے اور مجکو سوتا دیکھا اور پہچانا بدین سبب کہ نزول حجاب سے قبل
اونہون نے مجکو دیکھا تھا پھر نہایت افسوس اور تعجب سے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ
پڑھا اور کہا یہ تو پیغمبر کی بی بی ہین مین جاگ پڑی اور اونکی کوئی اور بات مین نے نہین سنی
پھر اونہون نے اپنا اونٹ بٹھلا دیا اور مین سوار ہو گئی وہ اونٹ کی نکیل پکڑ کے روانہ ہوے
ظہر کے وقت لشکر مین پہونچے تو تہمت کرنے والون نے مجپر تہمت باندھی اور بانی مبانی
اس امر کا عبداللہ بن سلول ہوا اور مین مدینہ مین آکر بیمار ہو گئی اور ایک مہینہ تک بیمار
رہی اور مجکو اس تہمت کی بھی کچھ خبر نہ تھی البتہ اس بات کا تردد ضرور تھا کہ جیسی تیمارداری
سابق مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری کرتے تھے اس مرتبہ اوسکو نہ پاتی تھی
صرف مکان مین آکر اتنا فرماتے تھے کہ عورت کا کیا حال ہے ایک روز مین مسطح کی ماں کے
ساتھ جاے ضرور کے واسطے باہر گئی چونکہ اوسوقت تک مکانون مین پاخانے نہین
بنے تھے ناگہان مادر مسطح کا پاؤن چادر مین اولجھا جسکے سبب سے وہ گر پڑی اور اوس
حال مین اوسنے مسطح پر بددعا کی مین نے کہا تو اوسکو ایسا کیون کہتی ہے وہ تو بدری
صحابی ہے تب اوسنے مجکو اس تہمت کی خبر دی اور بیان کیا کہ مسطح بھی تہمت کرنیوالون کا
شریک ہے بس یہ سنتے ہی میری بیماری دونی ہو گئی اور مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے

اجازت لیکر اپنے ماں باپ کے گھر چلی گئی اسواسطے کہ اس خبر کو تحقیق کروں اور اپنی ماں سے
مین نے کہا کہ یہ کیا بات ہی جسکا لوگون مین ذکر مذکور ہو رہا ہی اونھون نے کہا تو مت گھبرا جو عورت
اپنے خاوند کی محبوب ہوتی ہی اوسکو لوگ اسی طرح تہمت لگاتے ہین مین نے کہا سبحان اللہ
میرے حق مین لوگ ایسی گفتگو کرتے ہین اور تمام رات مجکو نیند نہ آئی اور آنسو جاری رہے پھر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؑ اور اسامہؓ بن زیدؓ کو بلا کر میرے چھوڑ دینے مین
مشورہ کیا بسبب اسکے کہ اس درمیان مین جبرئیلؑ کا آنا اور وحی کا نزول بالکل موقوف ہو گیا
تھا اسامہؓ نے میری پاکدامنی بیان کی اور کہا یا رسول اللہ وہ آپکی بی بی ہین مجکو اونکی
نسبت سوائے پاکدامنی کے کچھ خیال نہین آتا ہی اور حضرت علیؑ بن ابیطالب نے کہا کہ خدا نے
آپ پر کچھ تنگی نہین کی ہی عائشہؓ کے سوائے بہت عورتین موجود ہین لیکن بریرہ لونڈی سے
پوچھیے وہ آپکو سچ سچ بتلا دیگی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکو بلوایا اور فرمایا کہ ای بریرہ
تو نے کبھی عائشہؓ سے ایسی بات دیکھی ہی جس سے تجکو اوسکی پاکدامنی مین شک پڑے اوسنے عرض کیا
یا رسول اللہ قسم ہی اوس خدا کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کیا ہی کہ مین نے کبھی اوسکی پاکدامنی مین کچھ فرق
نہین پایا ہان اتنی بات البتہ ہی کہ عائشہؓ کم عمر لڑکی ہی خمیر کو بکری کھا جایا کرتی ہی اور وہ سوتی
رہتی ہی یعنی کم عمری سے گھر کا بندوبست نہین کرتی ہی پھر حضرت منبر پر تشریف لیگئے اور یہ حدیث
فرمائی یعنی ای مسلمانون کوئی اوس منافق سے یعنی عبد اللہ بن سلول سے میرا بدلا لیوے
کہ اوسنے ناحق میرے گھر کے لوگونکو تہمت لگائی اور مجکو تحقیق کرنے کے بعد کوئی عیب کی بات
معلوم نہین ہوئی اوسوقت سعدؓ بن معاذ جو قوم اوس کے سردار تھے اونھون نے کہا یا رسول اللہ
مین آپکا بدلا لینے کو تیار ہون اگر تہمت کرنے والا میری قوم یعنی اوس سے ہووے تو مین
اوسکی گردن مارون اور اگر دوسری قوم سے یعنی خزرج سے ہو تو جیسا حکم ہو ویسا مین
کرون اوسوقت سعدؓ بن عبادہ قوم خزرج کے سردار نے اپنی قوم کی پچ سے کہا کہ ای معاذ
تو زیادہ گوئی کرتا ہی ہماری قوم والون پر تیرا کچھ مقدور نہین اور اپنی قوم کی بھی تو حمایت کریگا

پھر اسید بن حضیر سعد بن معاذ کے چچیرے بھائی نے کہا ای سعد بن عبادہ تو زیادہ گوئی کرتا ہی
قسم خدا کی ہم تہمت کرنے والے کو قتل کرینگے کیا تو منافق ہی جو تہمت کرنے والون کی حمایت
کرتا ہی غرض قریب تھا کہ کشت و خون ہووے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب کو چپ کیا
فرماتی ہین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کہ مین بیٹھی رو رہی تھی کہ حضرت گھر مین تشریف
لائے اور میرے نزدیک بیٹھے اور فرمایا کہ ای عائشہ تیرے حق مین مین نے ایسی ایسی باتین سنی
ہین اگر تو بیگناہ ہی تو عنقریب اللہ تعالی تیری پاکدامنی بیان کریگا اور اگر تونے گناہ کیا ہی تو توبہ
کر اسواسطے کہ جب بندے نے توبہ کی تو اللہ تعالے گناہ عفو کر دیتا ہی جب حضرت یہ بات تمام
کر چکے تو میرے آنسو بالکل بند ہو گئے مین نے حضرت سے کہا کہ مجکو معلوم ہی کہ آپ کو اسکی
خبر پہونچی ہی اور آپ کے دلمین جم گئی ہی سو اگر مین یون کہون کہ مین اس عیب سے پاک ہون تو
حضرت یقین کا ہیکو کرینگے اور اگر گناہ ناکردہ کا اقرار کرون تو حضرت اسکو سچ جانینگے بخدا
میری مثال ہی جیسے یوسف کے باپ کی کہ کہا فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ
یعنی اب صبر ہی بہتر ہی اور تمہاری اس گفتگو پر خدا ہی کی مدد درکار ہی پس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے پاس سے نہ اوٹھے تھے کہ وحی اوترنے کی نشانیان آپ پر ظاہر ہوئین اور سورۂ نور مین
خدا نے میری پاکدامنی اور تہمت کرنے والون کی مذمت اور عذاب بیان فرمایا پھر تو حضرت نے
خوش ہو کر فرمایا ای عائشہ بشارت ہی تجکو کہ خدا نے تیری پاکی بیان کی میرے مان باپ نے
کہا ای عائشہ اوٹھکر حضرت کی تعظیم کر اور تعریف کرین اوسوقت نہایت غصے مین تھی مین نے
کہا کہ مین نہ اوٹھونگی اور نہ حضرت کی تعریف کرونگی مین اپنے خدا کی تعریف اور شکر کرونگی جسنے
میری بیگناہی ظاہر کی اور فرماتی ہین آپ کہ یہ مجکو یقین تھا کہ خدا میری بیگناہی آخر کو ظاہر
کریگا لیکن یہ معلوم نہ تھا کہ میرے حق مین قرآن اوتریگا جو قیامت تک پڑھا جاویگا پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیتین منزلہ پڑھین اِنَّ الَّذِيْنَ جَاۗءُوْ بِالْاِفْكِ
عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ بَلْ هُوَ خَيْرٌ لَّكُمْ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ مَّا اكْتَسَبَ

مِنَ الْاِثْمِ وَالَّذِیْ تَوَلّٰی كِبْرَهٗ مِنْهُمْ لَهٗ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ لَوْلَآ اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ ظَنَّ الْمُؤْمِنُوْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتُ بِاَنْفُسِهِمْ خَیْرًا وَّقَالُوْا هٰذَآ اِفْكٌ مُّبِیْنٌ ۝ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ
فَاِذْ لَمْ یَاْتُوْا بِالشُّهَدَآءِ فَاُولٰٓئِكَ عِنْدَ اللّٰهِ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ
فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ لَمَسَّكُمْ فِیْ مَآ اَفَضْتُمْ فِیْهِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ
وَتَقُوْلُوْنَ بِاَفْوَاهِكُمْ مَّا لَیْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ وَّتَحْسَبُوْنَهٗ هَیِّنًا ۖ وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِیْمٌ ۝ وَلَوْلَآ
اِذْ سَمِعْتُمُوْهُ قُلْتُمْ مَّا یَكُوْنُ لَنَآ اَنْ نَّتَكَلَّمَ بِهٰذَا ۖ سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِیْمٌ ۝ یَعِظُكُمُ اللّٰهُ
اَنْ تَعُوْدُوْا لِمِثْلِهٖٓ اَبَدًا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ وَیُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰیٰتِ ۖ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ حَكِیْمٌ ۝
اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۖ
وَاللّٰهُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ وَاَنَّ اللّٰهَ رَءُوْفٌ
رَّحِیْمٌ ۝ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ۖ وَمَنْ یَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ
الشَّیْطٰنِ فَاِنَّهٗ یَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ۖ وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ مَا زَكٰی مِنْكُمْ
مِّنْ اَحَدٍ اَبَدًا ۙ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ یُزَكِّیْ مَنْ یَّشَآءُ ۖ وَاللّٰهُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ ۝ وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ
مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ یُّؤْتُوْٓا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِیْنَ وَالْمُهٰجِرِیْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ۖ وَلْیَعْفُوْا
وَلْیَصْفَحُوْا ۖ اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ۖ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ
الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۪ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۙ یَّوْمَ
تَشْهَدُ عَلَیْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَیْدِیْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ۝ یَوْمَئِذٍ یُّوَفِّیْهِمُ
اللّٰهُ دِیْنَهُمُ الْحَقَّ وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ۝ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ
وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ اُولٰٓئِكَ
مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ۖ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۝ فرمایا اللہ تعالےٰ نے حضرت
عائشہ کی پاکی میں اور بہتان باندھنے والوں کے عذاب اور مذمت میں ترجمہ
بیشک جو لوگ لائے بہتان ایک جماعت ہی تمسے نہ سمجھو یہ بہتان برا ہی تمکو بلکہ اچھا ہے واسطے

ہر شخص کے اونمین سے وہ ہی کہ کمایا گناہ سے اور جو متولی ہوا بڑی بات کا اونمین سے اوسکے لیے
عذاب بڑا ہی کیون نہ جب سنا تھا تمنے اسکو خیال کیا ایمان والون نے اور ایمان والیون نے
اپنے لوگون پر بھلا اور کہا ہوتا یہ بہتان صریح ہی کیون نہ لائے وہ اس بات پر چار گواہ پھر جب نہ لائے گواہ
پس وہ اللہ کے نزدیک جھوٹے ہین اور اگر نہ ہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اوسکی دنیا اور آخرت
مین البتہ تمپر پڑتی اس چرچا کرنے مین کوئی آفت بڑی جب نکالتے تھے تم اوس بات کو زبانون سے
اپنی اور کہتے تھے مونہون سے اپنے اوسے کہ نہین تمکو اوسکا علم اور سمجھتے تھے تم
اوسے آسان اور وہ پاس اللہ کے بڑا ہی نصیحت کرتا ہی تمکو اللہ کہ پھر نکرو ایسا کام کبھی اگر
ہو تم ایمان والے اور بیان کرتا ہی واسطے تمہارے آیتین اور اللہ دانا ہی حکمت والا بیشک
جو لوگ پسند کرتے ہین کہ شایع ہو بیحیائی ایمان والون مین اونکے واسطے عذاب دردناک ہی دنیا
اور آخرت مین اور اللہ جانتا ہی اور تم نہین جانتے اور اگر نہوتا فضل اللہ کا تمپر اور رحمت اوسکی
اور بیشک اللہ مہربان ہی رحمت والا ہی اے ایمان والو نہ چلو قدم بقدم شیطان کے اور جو پیرو
ہو جاوے قدمون شیطان کا پس بیشک وہ حکم کرتا ہی بیحیائی اور گناہ کا اور اگر نہ ہوتا فضل
اللہ کا تمپر اور رحمت اوسکی نہ پاک کرتا تم مین سے کسیکو کبھی مگر اللہ پاک کرتا ہی جسکو چاہتا ہی
اور اللہ سنتا جانتا ہی اور نہ قسم کھاوین صاحبان فضل تم مین سے اور وسعت والے اس
بات کی کہ نہ دین قرابت والون کو اور مسکینون کو اور مہاجرین راہ خدا کو اور چاہیے کہ معاف
کرین اور درگذر کرین کیا نہین دوست رکھتے کہ بخشے اللہ واسطے تمہارے اور اللہ بخشنے والا
مہربان ہی بیشک جنھون نے تہمت لگائی پاکدامن بھولی ایمان والیون کو وہ ملعون ہوے
دنیا اور آخرت مین اور اونکے لیے ہی عذاب بڑا جس دن گواہی دینگی اونپر زبانین اونکی اور ہاتھ
اونکے اور پاؤن اونکے بسبب اسکے کہ تھے کرتے اوس دن پورا کردیگا اللہ بدلا اونکا ثابت اور
جان لینگے کہ بیشک اللہ وہی ہی سچا کھولنے والا گندیان ہین گندون کے واسطے اور گندے
واسطے گندیون کے اور ستھریان ہین واسطے ستھرون کے اور ستھرے واسطے ستھریون کے

وہ لوگ بے لگاؤ ہین ان باتون سے جو کہتے ہین واسطے اونکے بخشش اور روزی ہے عزت کی انتہی
فوائد جماعت بہتان والون سے مراد ہین مسطح اور حسان اور حمنہ اور بانی سبانی انکا عبد اللہ بن ابی بن اسلول منافق اور یہ جو کہ نہ سمجھو یہ بہتان برا ہے تمکو بلکہ اچھا ہے مخاطب سکے آنحضرت اور حضرت عائشہ اور حضرت ابوبکر اور ام رومان حضرت عائشہ کی والدہ اور صفوان ہین اور مومنون کو حق ہین مومنون کے ظن خیر کی تعلیم فرمائی یعنے جب کسی مومن کی نسبت الیسی خبر سنین بلا تحقیق ہرگز اوسکے قائل نہون بلکہ نیک گمان کرین جو شخص کسیکو متہم بہ زنا کرے تا وقتیکہ چار گواہ نہ لاوے اللہ تعالے کے نزدیک وہ کاذب ہے **شبہہ** کذب وہ چیز ہے جو واقعے کے خلاف ہو اور بہتان واقعے سے قطع نظر کرکے عدم ثبوت کو عدم صدق قرار دیا حالانکہ جبو دا الفضا سے ہارے کاذب قرار نہین پاتا **جواب** کلمۂ کاذب ماول ہے یعنی حکم و سزا کے کاذبین مین ہین اصل ہے **دوم** حقیقت کذب بھی ثابت ہے اسلیے کہ جب شرع نے تصریح کردی کہ زنا ایک دو بین نظرون کی رویت سے ثابت ہی نہین ہوسکتا اب ایسا خیال دل مین اور ایسا قول زبان سے بلا شبہہ کذب ہے تکذیب شرع اور تکذیب لغوی اسکی معارض نہین ہوسکتی اور کلمہ سبحانک کی تفسیر مین صاحب تفسیر کبیر نے فرمایا کہ محل تعجب مین ہے یعنی مسلمات سے ایسا کام کمال عجیب کا مقام ہے یا یہ کہ اے اللہ تو پاک ہے اس سے کہ تیرے پیغمبر کی بی بی الیسی ہو یا یہ کہ اللہ پاک ہے کہ ایسے بہتان اور ظلم پر تحمل فرماوے اور انتقام سخت نہ لے مستلزم اتہام زنا پر ایسا ہی کہنا چاہیے اسلیے کہ مفتری بنص قرآنی کاذب قرار پا چکا ہے گو بدون عذر شہادت حکم بکذب نہین ہوسکتا تفسیر معالم التنزیل مین ہے کہ جب یہ خبر ابو ایوب انصاری نے سنی تو اونھون نے فرمایا سبحانک هذا بهتان عظیم اس کلام سے صحابی موصوف کی کمال فضیلت ثابت ہوئی کیونکہ اللہ تعالے نے بعینہ انھین الفاظ کو نازل فرمایا معلوم ہوا کہ جو لوگ بیحیائی کی باتون کو ایمان والون کے درمیان پسند کرتے ہین اونکے واسطے دنیا اور آخرت مین عذاب دردناک ہے بخاری شریف مین متعلق اس آیت ولا یأتل اولو الفضل منکم الآیہ کے مروی ہے کہ جب حضرت عائشہ

کی برائت نازل ہوئی حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قسم کھائی کہ میں اب مسطح کو خرچ نہ دونگا حق
سبحانہ تعالے نے اس امر سے آپکو منع فرمایا اور اخلاق اور عفو وسیع کی تعلیم فرمائی یعنی فضل
و وسعت والے یہ قسم نہ کھائیں کہ اقارب اور مساکین اور مہاجرین فی سبیل اللہ کو نہ دینگے
سزاوار یہی ہے کہ درگذر کریں اور معاف کریں کیا وہ نہیں چاہتے ہیں کہ اللہ تعالے اونکی خطائیں
بخشنے اور اللہ غفور رحیم ہے ترمذی شریف میں ہے جسوقت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی
عنہ نے اس آیہ کریمہ کو سنا کہا ہاں قسم ہے اللہ تعالی کی اے ہمارے رب ہم دوست
رکھتے ہیں کہ تو ہماری مغفرت فرمائے اور مسطح کو جو وظیفہ دیا کرتے تھے جاری رکھا
جمہور مفسرین اور امام ترمذیؒ نے فرمایا کہ لفظ اولوالفضل سے ابوبکر صدیق مراد ہیں اور
اولی القربی سے مراد مسطح ہیں جو ابوبکر صدیق کے بھانجے تھے تفسیر ابن کثیر میں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات گناہوں کو فرمایا کہ موجب ہلاکت و دخول نار ہیں
اور انھیں سے ایک قذف محصنات ہے فرمایا کہ پاکدامن عورت پر تہمت لگانے سے سوبرس
کی نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں ترمذی شریف میں ہے جب یہ آیتیں نازل ہوئیں تو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے اور آیات کریمہ کو پڑھکر سنا دیا
اور مسطح وحسانؓ کو حد لگائی اور بعض روایت میں ہے کہ ابن ابی کو بھی حد ماری گئی اور
مفسرین نے حمنہ کو بھی محدودین میں داخل کیا اشتباہ اتہام کرنے والوں میں
حسانؓ شاعر مداح رسول اللہ اور مسطحؓ حاضرین بدر سے تھے تو کیا انکی نسبت بخشش
دوام دخول جہنم کیطرف ہو سکتی ہے جواب ہرگز نہیں اول اسلیے کہ کسی فعل کی جزا کے
لیے ضرور نہیں کہ ہر فاعل پر کامل و تمام ہو کیونکہ جسنے عداوت وانکار سے ایسا کیا
تھا تو البتہ ناری و ملعون ابدی ہوا اور جو اونکے دعوکے میں پھنس گیا تھا وہ توبہ
و حد سے پاک ہوا جیسا کہ خود مسطحؓ کے حق میں مہاجر فی سبیل اللہ فرمایا اور حضرت
ابوبکرؓ کو اونکے خرچ دینے پر مامور کیا ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اونکا گناہ بخشدیا گیا

اور حضرت حسانؓ کی نسبت بھی ایسی ہی معافی ثابت ہے بسبب انکے سہو اور خطا کے مسئلہ قذف
حضرت عائشہؓ کا قاذف منکر قرآن ہے اور برا کہنے والا سخت گنہگار اسلیے کہ آپکی برأت منصوص
اور مدح مذکور ہے **فوائد** متعلقہ حدیث مذکورہ بخاری و مسلم **اول** یہ کہ جو شخص پاکدامنوں کو
تہمت لگاتا ہے وہ آخرکو خود فضیحت ہوتا ہے اور اہل عصمت کی عصمت اور زیادہ ہوجاتی ہے
دوم یہ کہ جسنے حضرت عائشہ صدیقہؓ کو برا کہا اوسنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
رنج دیا اور وہ بعضے منافقین کا شریک ہوا جو بانی مبانی اس بہتان کے تھے **سوم** علم غیب
اللہ تعالی کے سوا کسیکو نہیں ہے کیونکہ ایک ماہ کامل اس بہتان کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو تردد اور فکر اور غم رہا پھر جب وحی نازل ہوئی اور اللہ تعالی نے آپکو حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا کی طہارت کی خبر دی اور تہمت کرنے والوں کی تکذیب فرمائی تب آپکو معلوم ہوا اگر غیب کا
علم ہوتا تو پھر کیوں ترددات پیش آتے اور صحابہ سے مشورہ وغیرہ کی ضرورت ہوتی **چہارم**
یہ قول حضرت علیؓ کا کہ اللہ تعالی نے آپ پر تنگی نہیں کی ہے اور عورتیں سوائے عائشہؓ کے بہت
ہیں بنظر معائنہ قلق و اضطراب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا جو بباعث عدم نزول
وحی اور اشاعت خبر موحش عارض حال نبوی ہو رہا تھا پس حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے
مصلحت وقت دیکھکر بنظر تسکین و تسلیہ خاطر آنحضرت کے یہ کلمہ فرمایا اور مقصود اس سے سوائے
تسکین خاطر نبوی و دفع قلق و رنج و ملال کے اور کچھ نہ تھا اور ظاہر ہے کہ جسقدر علاقہ قرب
قرابت اور محبت کا حضرت علیؓ کو ساتھ رسول مقبول کے تھا حضرت عائشہؓ کے ساتھ نہ تھا پس مقتضائے عقل و عرف
و دستور یہی ہے اور یہی حضرت علیؓ کا اس قسم کا کلمہ تسکین و تشفی خاطر نبوی کے لیے فرمانا مقام تعجب و موجب طعن
یا دال بر مخالفت یا عداوت حضرت عائشہؓ کے نہیں ہوسکتا ہے خصوصاً ایسے حال میں کہ حضرت علیؓ نے بنظر خیر طلبی حضرت
عائشہؓ کے یہ بھی فرمادیا کہ بریرہ کو بلاکر تحقیق حال کیجیے پس حمل کرنا اس کلام کو محل تشنیع پر
منافی عقل و عرف اور دیانت اور اسلام ہے ایسا ہی لکھا ہے قسطلانی شرح بخاری میں اور
امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں انتہی یہ توجیہ حدیث بخاری اور مسلم کی بیان کی گئی لیکن

بعضے علماے سیر نے حضرت علیؓ کا قول بھی مثل دیگر صحابہ کے برائت حضرت صدیقہؓ مین تحریر
کیا ہی جیسا کہ مدارج النبوۃ مین مرقوم ہی آنچہ مذکور است در صحیح بخاری ہمین ست کہ از علی و اسامہ
و بریرہ پرسیدہ و ایشان این جواب گفتند اما بعضے علماے سیر قصہ عمر بن الخطاب و عثمان بن عفان
رضی اللہ عنہما و مشاورت آنحضرت علیہ السلام با ایشان و جواب دادن ایشان نیز ذکر کردہ
اند و آنجا علی رضی اللہ عنہ موافق ایشان گفتہ یعنی گفت علی مرتضی کہ حق تعالی روا نداشت
کہ نعلین ملوث در نماز در پاے مبارک تو باشد و خبر کرد ترا تا بکشی آنرا از پاے مبارک خود اگر
این امر واقعی بودے خبر کردے ترا بدان خاطر جمع دار کہ خواہد بحقیقت حال ترا خبر کرد انتہی
یعنی صحیح بخاری مین یہی مذکور ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت علیؓ اور اسامہ اور
بریرہ سے حضرت عائشہ کی نسبت پوچھا اور انھون نے اسکا جواب یہی کہا جو اوپر مذکور ہوا
لیکن بعضے علماے سیر نے حضرت علی کے جواب کو بھی مثل عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان
رضی اللہ تعالے عنہما کے موافق نقل کیا ہی یعنی حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حق تعالے
نے آپ کی نعلین مبارک کو ملوث بہ نجاست حالت نماز مین روا نہ رکھا اور آپکو خبردار کیا کہ اسکو
پاے مبارک سے نکال ڈالیں پس اگر یہ امر واقعی ہوتا تو ضرور آپکو آگاہ فرماتا آپ خاطر جمع فرماوین
حقیقت حال سے آپکو مطلع فرماویگا انتہی تمام ہوا قصہ افک آمدم بر سر مطلب فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے **حدیث** عَنْ عَائِشَةَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ
وَاللّٰهِ مَا نَزَلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے
عنہا سے روایت ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ اے ام سلمہ تو مجھکو رنج نہ دے
عائشہ کے مقدمے مین اسواسطے کہ سواے عائشہ کے تم مین سے کسی عورت کے لحاف مین مجپر

وحی نہین اوتری ف اس حدیث شریف کا مفصل قصہ ہو چکا کہ اصحاب کا دستور تھا کہ حضرت
عائشہ رض کے بارے مین آنحضرت کی خدمت مین تحفے بھیجتے تھے پہ مین لحاظ کہ آپ خوش ہو جاوینگے
اوسوقت دیگر ازواج نے حضرت ام سلمہ کی معرفت آپ سے نالش کی کہ اصحاب تمام ازواج کے
گھرون مین تحفے بھیجا کرین تب آپ نے یہ حدیث فرمائی یعنے عائشہ کی فضیلت صرف میری محبت
ہی سے نہین ہی بلکہ اوس مین ایسا دینی کمال ہی کہ سوائے اوسکے کسی بی بی پاس مجکو وحی نہین
آتی ہی پس معلوم ہوا کہ اللہ تعالے کے نزدیک حضرت عائشہ تمام ازواج سے افضل ہین اور
حضرت ام سلمہ نے آپ کے کلام کو سنکر فرمایا کہ مین کج رسانی سے توبہ کرتی ہون اور فرمایا آپ نے

حدیث [۵۱] عن ابی سلمۃ ان عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عائش
ھذا جبرئیل یقرئک السلام قالت وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وھو یری ما لا اری رواہ الشیخان روایت
ہی ابی سلمہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ای عائشہ یہ جبرئیل ہین
تجکو سلام کرتے ہین کہا حضرت عائشہ نے جبرئیل پر سلام اور رحمت اللہ کی ہو اور وہ دیکھتے ہین
جو مین نہین دیکھتی ف اس حدیث سے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کمال فضیلت اور دو مسئلہ
ظاہر ہوئے ایک یہ کہ سلام پہونچانا دوسرے کی طرف سے مسنون ہی دوسرا یہ کہ جواب سلام مین
دعا کے کلمہ زیادہ کرنا موجب زیادتی ثواب ہی جیسا کہ حضرت عائشہ نے رحمۃ اللہ کا لفظ زیادہ
کیا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **حدیث** عن عائشۃ قالت قال لی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اریتک فی المنام ثلث لیال یجیء بک الملک فی سرقۃ
من حریر فقال لی ھذہ امرأتک فکشفت عن وجھک الثوب فاذا انت ھی فقلت
ان یکن ھذا من عند اللہ یمضہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے
کہ فرمایا مجھسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجکو تو خواب مین دیکھلائی گئی تین رات تجکو
میرے پاس فرشتہ لے آتا تھا ریشمی کپڑے مین پس یون کہتا تھا کہ یہ تیری عورت ہی پس جب
مین نے تیرے چہرے سے کپڑے کو ہٹایا تو کیا دیکھتا ہون کہ وہ صورت تیری ہی پس کہا مین نے

کہ اگر یہ اللہ کی طرف سے ہی تو وہ یون ہی کریگا تو میرے نکاح مین آویگی ف اس حدیث سے
کمال درجہ برگزیدگی حضرت عائشہ کی اللہ تعالے کے نزدیک ثابت ہوئی اور یہ قول حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کا کہ اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہی اوسکا مطلب یہ ہی کہ اگر اسکی تعبیر نکاح مین
آنا حضرت عائشہ کا ہی تو مقرر نکاح ہوگا اسواسطے کہ پیغمبر کے خواب مین کچھ شک اور تردد نہین
ہوتا ہی **مختصر حال حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا** کا آپ صاحبزادی ہین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی کنیت آپکی ام عبد اللہ ہی مروی ہی آپ سے کہ عرض کیا مین نے
یارسول اللہ تمام عورتین کنیت رکھتی ہین میری کنیت کیا ہوگی فرمایا آپ نے تو اپنی کنیت
اپنی بہن کے لڑکے عبد اللہ بن زبیر کے نام سے مقرر کر ماں آپکی ام رومان بنت عمیر بن عامر
قبیلہ دہمان سے ہین اور بعد انتقال حضرت خدیجۃ الکبری چھ برس کی عمر مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے نکاح مین آئین اور نو برس کی عمر مین زفاف واقع ہوا فرماتی ہین آپ کہ میرے
ولیمے مین اونٹ بکری وغیرہ کچھ ذبح نہین ہوا بلکہ ایک پیالہ دودھ کا سعد بن عبادہ کے
یہان سے آیا تھا اور آپ بڑی فصیح بلیغ مفتی فقیہ تھین بعض سلف سے منقول ہی کہ چہارم حصہ
احکام شرعیہ آپ سے معلوم ہوے ہین عروہ بن زبیر سے مروی ہی کہ کہا نہین دیکھا مین نے
کسیکو زیادہ جاننے والا حضرت عائشہ سے معانی قرآن اور فرائض احکام حلال وحرام اور
شعر عرب اور علم نسب مین اور مروی ہی آپ سے کہ مجکو تمام ازواج مطہرات مین دس
چیزون کے ساتھ فضیلت اور خصوصیت ہی **اول** باکرہ عورت سواے میرے آپ کی
بیبیون مین نہ تھی **دوم** کسی بی بی کے باپ اور ماں دونون نے ہجرت فی سبیل اللہ نہین کی
سواے میرے **سوم** میری پاکی آسمان سے نازل ہوئی **چہارم** قبل اسکے کہ مین آپکے
نکاح مین آؤن جبرئیل علیہ السلام نے پارۂ حریر مین میری صورت آپکو دکھلائی اور کہا کہ
اس عورت سے نکاح کیجیے **پنجم** ایک ظرف سے مین نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
غسل کیا **ششم** کسی بی بی کے اوڑھنے بچھونے مین وحی نازل نہین ہوئی سواے

میرے ہفتم آنحضرت صلعم کا انتقال میری گود میں ہوا ہشتم وفات آپکی میرے مکان اور میرے باری کے دن میں ہوئی نہم وقت انتقال سرورعالم کا لعاب دہن اسبب اوس مسواک کے جو میں نے اپنے دانتوں سے چبا کر آپکو دی تھی آپکے منہ میں رہا دہم میرے ہی حجرے میں آنحضرت دفن ہوے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں تمام امہات المومنین کے مصارف کے واسطے دس ہزار درہم مقرر کیے اور حضرت صدیقہ رض کے واسطے بارہ ہزار اور فرماتے عمر فاروق کہ وہ محبوبہ رسول خدا میں مسروق جو اکابر تابعین سے ہیں جب حضرت عائشہ سے کوئی حدیث روایت کرتے تو یوں کہتے حدثتنی الصدیقۃ بنت الصدیق حبیبۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی حدیث بیان کی مجھسے بڑی سچی بی بی نے جو بڑے سچے کی بیٹی اور محبوبہ ہیں حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور فرماتی ہیں حضرت صدیقہ کہ میں نو برس کی تھی لیکن لڑکیوں کے ساتھ کھیلا کرتی تھی اور اوس حالت میں اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لاتے تو وہ لڑکیاں آپکو دیکھکر بھاگ جاتی تھیں آپ اون لڑکیوں کے پیچھے جاتے اور اونکو میرے پاس بھیجدیتے میں پھر اونکے ساتھ کھیل میں مشغول ہوتی سبحان اللہ کیا الفت اور محبت آپ کے ساتھ حبیب خدا کو تھی اور فرماتی ہیں آپ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھسے فرمایا کہ اے عائشہ اگر تو میرے درجہ میں ہونا اور میری نزدیکی چاہتی ہے تو دنیا میں اسطرح بسر کر کہ سامان دنیا سے بمقدار زاد راہ ایک مسافر کے تجکو کافی ہے اور کسی کپڑے کو پرانا نسمجھ تاوقتیکہ اوسمیں پیوند نہ لگے آور پرہیز کر امیروں اور دولتمندوں کی مجلس سے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت حضرت صدیقہ کو ایسی موثر ہوئی کہ آپ نے کبھی تونگری کو فقر پر پسند نہیں کیا اور ایک حبہ جمع نکیا چنانچہ عروہ بن زبیر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا کو دیکھا کہ آپ کے پیراہن میں پیوند لگا ہوا تھا اور ستر ہزار درہم فی سبیل اللہ صدقہ کر دیے اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عبد اللہ

ابن زبیرؓ نے اپنی حکومت کے زمانے مین سو ہزار درہم آپ کے واسطے بھیجے آپ نے جلسۂ واحد
مین اون سبکو اقارب اور فقرا پر تقسیم کردیا اور اوس روز صائم تھین وقت افطار لونڈی سے
کھانا طلب کیا چند خرمے اور تھوڑی سی روٹی وہ لے آئی اوسوقت ایک ضعیفہ موجود تھی
یہ حالت دیکھکر اوسنے عرض کیا یا ام المومنین اسقدر درہم آپ نے خیرات کردیے اور ایک درہم کا
گوشت نہ منگایا کہ جس سے افطار کرتین فرمایا اگر تو پہلے سے یاد دلاتی تو ایسا کرتی سبحان اللہ
سبحان اللہ کیا سخاوت ہے کیا ہمت ہے مہر آپکا پانچسو درہم مقرر ہوے تھے آپکی روایت سے
دو ہزار دو سو دس حدیثین ہین اور ایک خلق کثیر نے صحابہ اور تابعین سے آپ سے روایت
کی ہے آپ کے انتقال کے وقت ابن عباسؓ آپ کے پاس آئے اور کہا بشارت ہو تمکو ای
عائشہ کہ تم زوجۂ رسولؐ تھین اور سوائے تمھارے کسی باکرہ سے آپ نے نکاح نہین کیا
اور پاکی تمھاری آسمان سے نازل ہوئی بعد اونکے عبد اللہ بن زبیرؓ آئے حضرت عائشہ نے
فرمایا کہ ابن عباس نے میری تعریف کی اور مین دوست نہین رکھتی ہون کہ کوئی میری تعریف
کرے کاشکے مین ایک درخت ہوتی کہ مجھکو کاٹتے کاش مین ایک پتھر ہوتی کاش مین
ایسی ہوتی کہ میرا کوئی ذکر نکرتا کیا اچھا ہوتا کہ مین مخلوق نہوتی اور وصیت فرمائی آپنے
کہ قبر مین مجھکو ذکوان میرا غلام اوتارے اور قبر کو راست کرے بعد اسکے وہ آزاد ہے
اور منقول ہے کہ بعد انتقال آپ کے گھر سے آواز نالہ و فریاد کی پیدا ہوئی اوسوقت حضرت
ام سلمہ نے اپنی لونڈی کو خبر کیواسطے بھیجا اوسنے آکر آپ کے انتقال کی خبر دی ام سلمہؓ
گریان ہوئین اور کہا رحمت حق تعالی کی عائشہؓ پر ہو کہ وہ دوسترین مردم تھین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک بعد اپنے باپ یعنی حضرت ابوبکر صدیق کے اور
یہ واقعہ شب سہ شنبہ سترھوین رمضان ۵۸ھ ہجری کو بعمر چھیاسٹھ سال کے ہوا
اور نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے پڑھائی اور قاسم بن محمد بن ابی بکر
اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر نے قبر مین اوتارا انا للہ وانا الیہ راجعون

مختصر حالات لبقیہ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالے عنہن ذکر حضرت سودہ رضی اللہ تعالے عنہا کا آپ بیٹی ہین زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود کی آپکا نسب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نسب سے لوئی کے ساتھ متصل ہی کنیت ام الاسود ہی ماں آپکی شموس بنت قیس بن عمرو بن زید ہین شروع نبوت مین بمقام مکہ معظمہ آپ اسلام لائین نکاح اول آپکا اپنے چچا کے بیٹے سکران سے ہوا تھا اور ایک لڑکا عبدالرحمن نام اونسے تھا او رسکران رضی اللہ تعالے عنہ کا صحابہ مین شمار ہے حضرت سودہ نے ہمراہ سکران کے جانب حبشہ ہجرت کی تھی پھر بعد ایک مدت کے مکہ معظمہ مین واپس آئین اور یہان خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ونکی گردن پر قدم شریف رکھے ہین وقت بیداری کے شوہر سے اسکو بیان کیا اونھون نے کہا اگر تو راست کہتی ہی تو عنقریب میرا انتقال ہوگا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھسے نکاح کرینگے پھر اوسی روز وہ زخمی ہوے اور وفات پائی اور چودھوین سال نبوت کے بعد وفات حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالے عنہا اور قبل نکاح حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بعوض مہر چار سو درہم کے آپسے نکاح کر لیا اور آٹھوین سال ہجرت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بمشیت ایزدی آپ کے طلاق کا ارادہ کیا اوسوقت آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجکو طلاق نہ دیجیے اور مین آپ سے سوائے اسکے کہ بروز قیامت آپ کے ازواج مین محشور ہون کوئی خواہش نہین رکھتی ہون اور اپنی باری حضرت عائشہ کو بخشتی ہون اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس ارادہ سے باز رہے حضرت سودہؓ کبھی کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی باتین کرتی تھین کہ آپ کو ہنسی آجاتی تھی ایک شب آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ نماز پڑھی اور صبح کو فرمانے لگین کہ کل مین نے آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ نے رکوع ایسا لمبا چوڑا کیا کہ مین نے

اپنی ناک کو اس خوف سے پکڑ لیا کہ خون نہ جاری ہو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہنسی آگئی آپ کی روایت سے پانچ حدیثین کتب حدیث مین مروی ہین وفات آپکی آخر خلافت حضرت فاروق رضی اللہ تعالے عنہ مین ہوئی اور آپ اول بی بی ہین اون بیبیون سے جنکے جنازہ کے واسطے گہوارہ بنایا گیا ذکر حضرت حفصہ رضی اللہ تعالے عنہا کا آپ دختر ہین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کی مان آپ کی زینب دختر مظعون ہین ولادت آپکی نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی پہلے خاوند آپکے حضرت خنیس رض بن حذافہ مہاجر حبشہ حاضرین بدر سے تھے جب ونکا انتقال ہوگیا فاروق اعظم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو ونکے عقد کا پیغام ایسے حال مین دیا کہ حضرت رقیہ رض آپکی زوجہ کا انتقال ہوگیا تھا حضرت عثمان رض نے فرمایا کہ اس امر مین ذرا فکر کر کے جواب دونگا اور بعد تھوڑی مدت کے جواب دیا کہ میرا ارادہ حضرت حفصہ رض سے نکاح کا نہین ہے حضرت عمر رض نے اس امر کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا کہ حق تعالے عثمان کو زوجہ تمہاری لڑکی سے بہتر اور تمہاری لڑکی یعنے حفصہ کو خاوند عثمان رض سے بہتر عطا فرماویگا بعدہ آپ نے حضرت عثمان رض کے نکاح مین اپنی دوسری صاحبزادی حضرت ام کلثوم کو دیدیا اور حضرت حفصہ رض سے خود نکاح کر لیا انتقال آپکا بعمر ساٹھ برس حضرت معاویہ رض کی حکومت مین ہوا اور مروان بن الحکم نے نماز جنازہ پڑھائی مدفن آپکا جنۃ البقیع مین ہے آپکی روایت سے ساٹھ احادیث مذکور ہین ذکر حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کا آپ بیٹی ہین خزیمہ بن حارث بن عبد اللہ کی پہلا نکاح آپکا طفیل بن حارث بن عبد المطلب سے ہوا تھا اور بعد طلاق ہو جانے کے برادر طفیل عبیدہ نے آپ سے نکاح کر لیا اور جسوقت عبیدہ رض غزوہ بدر مین شہید ہو گئے بعد انقضاے عدت بماہ رمضان تیسرے سال ہجرت کے آپ مشرف بنکاح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئین لقب آپکا ام المساکین تھا بدینوجہ کہ آپ غربا پر کمال شفقت اور رحمت اور احسان کرتی تھین اور بکثرت کھانا وغیرہ تقسیم فرماتی تھین لیکن صرف آٹھ مہینے فیض

صحبت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیاے فانی مین اوٹھایا اور بماہ ربیع الآخر جو تھے سال ہجرت مین دار بقا کیطرف انتقال فرمایا **ذکر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا کا** آپکا نام ہند بنت ابی امیہ اور کنیت ام سلمہ ہے اور آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی ہین اول خاوند آپ کے ابو سلمہ تھے اور چار فرزند بھی اونسے ہوئے جب ابو سلمہ کا انتقال بسبب اوس زخم کے جو جنگ احد مین پہونچا تھا ہوگیا آپکو کمال صدمہ ہوا اور ورد اس دعا کا کلمہ استرجاع کے ساتھ شروع کیا یعنی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ عِنْدَکَ اَحْتَسِبُ مُصِیْبَتِیْ ھٰذِہٖ اَللّٰھُمَّ اخْلُفْنِیْ فِیْھَا خَیْرًا اور اس دعا کی نسبت آپنے اپنے خاوند ابو سلمہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سنا تھا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص کو کوئی مصیبت پہونچے اور وہ ان کلمات کو زبان سے کہے پس اللہ تعالے اوس قائل کو اوس فوت شدہ چیز سے بہتر عنایت فرماویگا آپ فرماتی ہین کہ مین اس دعا کو پڑھتی تھی لیکن دل مین کہتی تھی کہ ابو سلمہ سے بہتر خاوند کہان ممکن ہین مگر حکم رسول کی عامل تھی جسکا ثمرہ یہ ہوا کہ بعد انقضاے عدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شرف نکاح سے مشرف ہوئی اور دس درم مہر آپکا مقرر ہوا اور انتقال آپکا بعمر چوراسی سال بعد شہادت حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کے ہوا اور لکھا ہے کہ ازواج مطہرات سے سبکے آخر جنکا انتقال ہوا وہ آپ ہی تھین ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع مین دفن ہوئین آپکی روایت سے تین سو اٹھتر احادیث مروی ہین **ذکر حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا کا** آپ دختر جحش بن رباب کی پہلا نام آپکا برہ تھا اور کنیت ام الحکم آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی کی بیٹی ہین پہلے خاوند آپ کے زید بن حارثہ متبنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے جب اونھون نے طلاق دیدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بماہ ذی قعدہ پانچوین سال ہجرت کے آپ سے نکاح کر لیا منقول ہے کہ جسوقت آنحضرت نے حضرت زینب کی خواستگاری حضرت زید کیواسطے

کی اونھون نے گمان کیا کہ آپ اپنے نفس کے واسطے طلب کرتے ہین لیس اوس خطبہ کو قبول کرلیا لیکن جب معلوم ہوا کہ حضرت زید کے واسطے یہ خطبہ تھا معًا انکار کیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین زید کے ساتھ ہرگز نکاح کرنا نہین چاہتی ہون اسلیے کہ وہ آپکے غلام آزاد کردہ ہین اور حضرت زینب کے برادر عبد اللہ بن جحش بھی اس انکار مین متفق ہوے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زید کو آزاد کرکے بیٹا کرلیا تھا لیس وقت انکار حضرت زینب کے آپ نے فرمایا کہ تمکو اس سے کچھ فایدہ نہین ہوگا بلکہ بہتر یہی ہے کہ زید کو قبول کرو اوسوقت حضرت زینب رضؓ نے عرض کی کہ مجکو تھوڑی مہلت دیجیے کہ اس امر مین فکر کرون اور درمیان اسی گفتگو کے تھین کہ یہ آیۂ کریمہ نازل ہوئی وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا ترجمہ اور کام نہین کسی ایماندار مرد کا اور نہ عورت کا جب ٹھہرا دے اللہ اور اوسکا رسول کچھ کام کہ اونکو رہے اختیار اپنے کام کا اور جو کوئی بےحکم چلا اللہ کے اور اوسکے رسول کے سو راہ بھولا صریح چوک کر اوسوقت حضرت زینب رضؓ اور بھائی آپکے اللہ اور رسول کے حکم پر راضی ہوگئے اور زید سے نکاح ہوگیا اور مدت ایکسال تک درمیان حضرت زینب اور زید کے موافقت رہی پھر بعد گذرنے اس مدت کے وہ رنجشین پیدا ہوئین جو اکثر درمیان زن وشوہر کے ہوتی ہین یہانتک کہ زید نے آپکی کمال درجہ شکایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کی اور کہا کہ میرا ارادہ طلاق دیدینے کا ہے آپ نے فرمایا اے زید ڈر اللہ سے اور اپنی عورت کو نگاہ رکھ مگر چونکہ امر شدنی تھا اور اللہ تعالے کو ایسا ہی

ہ حضرت زینب رسول اللہ کی پھوپھی کی بیٹی [illegible] اور قوم مین اشراف تھین حضرت نے چاہا کہ [illegible] اور نکاح کا زید بن حارثہ سے کر دیجیے زید اصل [illegible] کو کوئی ظالم اونکو پکڑ کر لیگیا تھا اور بازار عکاظ مین [illegible] فروخت ہوا [illegible] کر دیا اوسوقت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] بعد بعثت [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سب سے پہلا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

از موضح القرآن [illegible]

منظور تھا تھوڑے دن کے بعد حضرت زید نے آپکو طلاق دیدیا اور قبل اس واقعہ کے اللہ تعالیٰ نے
اپنے رسول کو معلوم کرادیا تھا کہ میرے علم قدیم مین مقرر ہوچکا ہی کہ زینب تیرے ازواج مین داخل ہوگی
پس جسوقت زید نے ارادہ طلاق کا کیا تھا خاطر شریف مین بتقدیر آلہی یہ بات گذری تھی کہ مین زینب
سے نکاح کرلونگا لیکن اس بات کی شرم دامنگیر تھی کہ لوگ کہینگے کہ جس شخص کو اپنا لڑکا
کہتے تھے اسکی عورت سے نکاح کرلیا کیونکہ زمانہ جاہلیت مین متبنٰی کی زوجہ سے نکاح کرنا حرام
قطعی سمجھتے تھے مگر جسوقت زید نے حضرت زینب کو طلاق دیدیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیۂ کریمہ
نازل فرمائی وَإِذْ تَقُولُ لِلَّذِي أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ أَمْسِكْ عَلَيْكَ زَوْجَكَ
وَاتَّقِ اللَّهَ وَتُخْفِي فِي نَفْسِكَ مَا اللَّهُ مُبْدِيهِ وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللَّهُ أَحَقُّ أَنْ تَخْشَاهُ
ترجمہ یعنی یاد کراے محمد اوسوقت کو کہ کہتا تھا تو اوس شخص سے جسپر انعام کیا ہی اللہ نے یعنی
اسلام لانا اور تیری طاعت کرنا اور انعام کیا ہی تو نے اوسپر یعنی ساتھ خرید کرکے آزاد کردینے اور فرزندی
قبول کرنے کے روک اپنی عورت کو اوپر اپنے یعنے طلاق نہ دے اور ڈر اللہ سے اور پوشیدہ
کرتا تھا تو اے رسول اوس چیز کو جسکو خدا ظاہر کرنے والا ہی یعنی زینب کو تیری بیبیون مین داخل
کریگا اور لوگون کے طعنے سے ڈرتا تھا اور اللہ تعالیٰ زیادہ لائق ہے اس بات کے کہ
اوس سے ڈرے تو انتہی حضرت عائشہ اور حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت
ہی کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام کلام مجید سے کسی آیت کو پوشیدہ کرنا چاہتے
تو اس آیت کو اخفا فرماتے پھر جسوقت عدت حضرت زینبؓ کی ختم ہوگئی آپنے حضرت
زید کو فرمایا کہ زینب کے پاس جا اور میرے نکاح کی درخواست کر اور زید کو اس کام کے
مخصوص کرنے مین منشا یہ تھا کہ لوگ گمان بد نکرین یعنی کہین کہ یہ نکاح اور طلاق
بے رضامندی زید کے واقع ہوا ہی اور یہ بھی معلوم ہوجاوے کہ زیدؓ کے دل مین زینب
کی محبت بالکل باقی نہین ہی بلکہ وہ اس امر سے خوش ہی القصہ حضرت زیدؓ بموجب حکم حضرت
زینب کے مکان مین داخل ہوے دیکھا کہ آپ آٹے کو خمیر کررہی ہین منقول ہی حضرت زید سے

کہ اوسوقت زینب میری نظرون مین ایسی بزرگ اور باہیبت معلوم ہوئین کہ مین اونکی
طرف نظر نکرسکا اور پشت پھیر کر کھڑا ہوا اور کہا کہ بشارت ہو تمکو ای زینب کہ مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کیطرف سے تمھارے نکاح کا پیغام لایا ہون اونھون نے کہا کہ مین اس مقدمہ مین
جبتک اپنے رب کی مرضی نہ دریافت کرلونگی کچھ جواب نہدونگی اور اوٹھکر جاے نماز پہ
گئین اور دو رکعت نماز ادا کرکے دعا کی کہ ای اللہ تیرا رسول میری خواستگاری کرتا ہی اگر مین
اوسکی خدمت کے لائق ہون تو مجکو اوسکے ازواج مین داخل فرما فی الفور آپکی یہ دعا مستجاب
ہوئی اور یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ
حَرَجٌ فِيْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِيَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ترجمہ پھر جب زید تمام کرچکا
اوس عورت سے اپنی غرض ہمنے اوسکو تیرے نکاح مین دیدیا تا نرہے سب مسلمانونپر
گناہ نکاح کرلینے مین جوروون سے لے پالکون کی جب وہ تمام کرین اونسے اپنی غرض
اور ہی اللہ کا حکم کرنا منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی
عنہا کے مکان مین تشریف رکھتے تھے اور ام المومنین سے باتین کررہے تھے کہ ناگاہ آثار
وحی کے ظاہر ہوے اور بعد تھوڑی دیر کے آپ نے تبسم فرمایا اور ارشاد کیا کہ کون ہی کہ زینب
کے پاس جاکر اس بات کی خوشخبری دے کہ اللہ تعالے نے تیرا نکاح میرے ساتھ کردیا اور
آیت مذکورہ کی تلاوت فرمائی۔ روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بے اذن
حضرت زینب کے مکان مین داخل ہوے اونھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ بے خطبہ
اور بے گواہ کے نکاح کیونکر ہوگا فرمایا اِنَّ اللّٰہَ الْمُزَوِّجُ وَجِبْرَئِیْلُ الشَّاهِدُ
یعنی اللہ تعالے نے نکاح کردیا اور جبرئیل شاہد ہی اور طعام ولیمہ تیار فرماکر صحابہ کو آسودہ
کرکے کھلایا حضرت انس بن مالک سے روایت ہی کہ آنحضرت نے مجکو واسطے دعوت
کہنے کے بھیجا پس لوگ جماعت جماعت آتے اور کھانا کھاکر چلے جاتے یہانتک کہ کوئی
شخص باقی نرہا اور کسیکو مین نے نہ پایا کہ اوسکی دعوت کرون اور بعض روایات مین ہی

کہ وہ تمام کھانا صرف ایک گوسفند سے تیار ہوا تھا جس سے یہ معجزہ ظاہر ہوا کہ کوئی شخص بھوکا باقی نرہا حضرت زینب رضی اللہ تعالے عنہا سے منقول ہے کہ ایک روز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ مجکو چند فضیلتین آپکی تمام بیبیون پر ہین اول یہ کہ آپکے دادا اور میرے دادا ایک ہین دوم میرا نکاح آپ کے ساتھ آسمان پر باندھا گیا سوم جبرئیل علیہ السلام سفیر اور گواہ ہوے اور آپ کے فضائل مین مرقوم ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا اَسْرَعُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ یعنی تم مین سے جو دراز دست ہے وہی مجھسے جلد ملیگی اور میرے پاس پہونچے گی پس امہات المومنین نے آپسمین اپنے اپنے ہاتھ ناپے اور خیال ظاہر حضرت سودہ کا ہاتھ سب سے بڑا نکلا لیکن جب بعد انتقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام بیبیون سے اول حضرت زینب کا انتقال ہو گیا تو معلوم ہوا کہ طول ید سے مراد کثرت صدقات تھی کیونکہ آپ بڑی سخی تھین مروی ہے کہ جب انتقال آپکا ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے ندا کرا دی کہ تمام اہل مدینہ اپنی ماں کے جنازہ کی نماز کے واسطے حاضر ہون اور آپ ہی نے نماز پڑھائی اور جنت البقیع مین دفن کیا اور قبر مین اسامہ بن زید اور محمد بن عبد اللہ آپ کے بھائی اور محمد بن طلحہ نے اوتارا اور دفن کیا اور مشہور یہ ہے کہ وفات آپ کی بعمر ترپن سال آٹھوین سال ہجرت مین ہوئی آپ کی روایت سے گیارہ حدیثین منقول ہین ذکر حضرت جویریہ رضی اللہ تعالے عنہا کا آپ بیٹی ہین حارث بن ابی ضرار بن حبیب کی پہلا نام آپکا بھی برہ تھا اور نکاح اول آپکا اپنے چچازاد بھائی مسافع بن صفوان المصطلقی سے ہوا تھا جب وہ غزوہ مریسیع مین قتل ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت واپسی اوس غزوہ کے بعد انقضاے عدت آپ سے نکاح کر لیا اور تفصیل اس نکاح کی بخوف طول ہونے کتاب کے رہ گئی مروی ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد نماز صبح حضرت جویریہ کے پاس سے باہر تشریف لے گئے

اور آپ بدستور مصلے پر بیٹھی ہین جب آنحضرت صلعم واپس گئے تو ام المومنین کو اوسی طور پر ذکر اور
تسبیح مین مشغول پایا آپ نے فرمایا کہ جس وقت سے مین تیرے پاس سے گیا ہون تو اوسی حال پر ہو
عرض کیا ہان ارشاد کیا کہ بعد تیرے پاس سے جانے کے مین نے تین مرتبہ ایسے چار
کلمے کہے کہ اگر اونکا وزن اون تمام وظائف سے جو آج کے دن تو نے پڑھے ہین کیا
جاے تو بھی چار کلمہ بھاری ہون یعنے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ عَدَدَ خَلْقِهٖ وَزِنَةَ
عَرْشِهٖ وَرِضٰى نَفْسِهٖ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهٖ اور منقول ہے کہ ایک مرتبہ بروز جمعہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے گھر مین داخل ہوے اور آپ روزہ دار تھین فرمایا آنحضرت صلعم
نے کہ کل کے روز تو نے روزہ رکھا تھا عرض کیا نہین فرمایا کہ ارادہ رکھتی ہے کہ روز
آیندہ صائم ہوگی عرض کیا نہین پس فرمایا کہ افطار کر اسی دلیل سے علما فرماتے
ہین کہ تنہا بروز جمعہ روزہ رکھنا مکروہ ہے پنجشنبہ یا ہفتہ کو شامل کر لے وفات آپکی
بعمر ۶۵ برس بمقام مدینہ منورہ ہجرت کے پچپن ۵۵ یا چھپن ۵۶ سال مین واقع ہوئی
مروان بن حکم نے جو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ کیطرف سے مدینہ منورہ مین
حاکم تھے نماز جنازہ پڑھی آپکی سند سے سات حدیثین کتب حدیث مین مرقوم ہین

ذکر حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالے عنہا کا آپ دختر ہین ابی سفیان
بن حرب کی اور نام آپکا رملہ اور ایک روایت مین ہند منقول ہے مان آپ کی
صفیہ بنت ابی العاص ہین پہلے خاوند آپ کے عبید اللہ بن حجش اسدی تھے
اور شروع اسلام مین آپ اور عبید اللہ مسلمان ہوکر حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے
تھے لیکن عبید اللہ کا خاتمہ اچھا نہوا یعنے دین اسلام سے مرتد ہوکر نصرانی ہوگئے
اور اوسی حال پر مرے حضرت ام حبیبہ سے منقول ہے کہ بعد مرنے عبید اللہ کے
مین نے خواب دیکھا کہ کوئی شخص مجھے کہتا ہے یا ام المومنین پس مین بیدار ہوگئی
اور تعبیر اسکی یہ خیال کی کہ میری درخواست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرینگے

اور ویسا ہی ہوا کہ بعد گذرنے عدت کے میں اپنے گھر میں بیٹھی ہوئی تھی کہ یکایک کسی نے اذن طلب کیا!
اور وہ ایک لونڈی ابرہہ نام نجاشی بادشاہ کے پاس سے پیغام لائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجکو
نامہ لکھا ہی کہ آپکے نکاح کے واسطے تیری خواستگاری میں کروں لیس میں اس بات کے سنکر
کمال خوش اور شاد ہوگئی اور دو عدد کنگن اور ایک جوڑی خلخال اور چند انگشتری چاندی کی
کہ میرے ہاتھ پاؤں میں تھیں اوس لونڈی کو بشکرانہ اوس پیغام آوری کی دیں پھر ابرہہ نے کہا کہ
بادشاہ نے کہا ہی کہ تو اپنا وکیل کسیکو مقرر کرتا کہ میں تجکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں
دوں لیس میں نے خالد بن سعید کو اپنا وکیل گردانا اور ملک نجاشی نے جعفر بن ابی طالب اور
مہاجرین حبشہ کو جمع کر کے خطبہ پڑھا اور کہا کہ وہ پیغمبر کہ عیسی علیہ السلام نے جسکے آنے کی ہمکو
بشارت دی ہی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اور انھوں نے مجکو تحریر فرمایا ہی کہ تو ام حبیبہ
بنت ابی سفیان کو میرے واسطے طلب کر لیس میں اوسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیواسطے
اسی خالد بن سعید بعوض مہر سو دینار سرخ کے تجسے طلب کرتا ہوں اور ایک روایت میں چارسو
درم نقرہ کا ذکر ہی پھر خالد بن سعید نے بھی خطبہ پڑھا اور حضرت ام حبیبہ کو آپ کے نکاح میں دیا
پھر نجاشی نے اوسی مجلس میں مہر کو دیدیا اور خالد نے ام المومنین کی طرف سے اوسپر قبضہ کیا
پھر ارادہ مجلس کے برخواست کا ہوا نجاشی نے فرمایا کہ ذرا صبر کرو کہ انبیاے علیہم السلام کی سنت سے
طعام ولیمہ ہی اور کھانا منگایا اور سبھوں نے کھانا کھایا اور پھر سب رخصت ہوے بعدہ نجاشی نے
ام المومنین کو لباس وغیرہ سے زینت دیکر مع ایک مکتوب اور چند ہدایا کے ہمراہ شرجیل بن حسنہ
اور جماعت مہاجرین حبشہ کے خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روانہ فرمایا اور حضرت
ام حبیبہ خدمت شریف میں آکر شرف فراش سے مشرف ہوئیں اور روایت ہی کہ ام المومنین کو جب
خبر انتقال اپنے والد ابو سفیان کی پہونچی تو آپ نے بعد گذرنے تین روز کے قدرے خوشبو
منگا کر دست مبارک اور عارض شریف پر مل لی اور فرمایا کہ مجکو بوے خوش کی حاجت نہ تھی
لیکن سنا ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لا یحل لامراۃ تومن باللہ

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰی مَیِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثٍ اِلَّا عَلٰی زَوْجٍ اَرْبَعَۃَ اَشْھُرٍ وَّعَشْرًا ترجمہ
نہین حلال واسطے کسی عورت کے کہ ایمان رکھتی ہو اللہ اور قیامت کے ہونے پر یہ بات کہ سوگ
کرے کسی مردے پر تین دن سے زیادہ مگر خاوند پر چار مہینہ اور دس دن انتہی جب وقت انتقال
آپکا قریب ہوا حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے کہا کہ جو کچھ مجھسے تمہاری خدمت مین خطا ہوئی ہو
معاف کرو انھون نے کہا کہ تمکو اور ہمکو اللہ تعالے معاف کرے اور ہمنے معاف کیا اور انتقال آپکا
زمانہ حضرت معاویہ رضی مین ۴۴ یا ۴۲ سال ہجرت مین واقع ہوا اور مروان بن الحکم نے نماز پڑھائی
اور ایک قول ہے کہ وفات آپکی ملک شام مین ہوئی مرویات آپکی سینسٹھ حدیثین ہین ذکر
حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا آپ بیٹی ہین حیی بن اخطب بن سبتہ بن
ثعلبہ کی جو بنی اسرائیل مین سبط ہارون بن عمران علیہ السلام سے ہین آپکی والدہ کا نام ضرہ ہے
نام آپکے پہلے خاوند کا سلام بن مشکم تھا پھر کنانہ بن ربیع سے نکاح ہوا جب جنگ خیبر مین
وہ مقتول ہوا تو بعد فتح خیبر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام اسیران سے حضرت
صفیہ کو اپنے واسطے خاص فرمایا منقول ہے کہ جب صفیہ رضی اللہ تعالے عنہا کو آنحضرت کے
سامنے لائے آپ نے خیمہ مین لیجانیکا حکم فرمایا بعدہ آنحضرت خیمہ کے اندر داخل ہوئے اوسوقت حضرت
صفیہ کھڑی ہوگئین اور جس فرش پر بیٹھی تھین اوسکو اوٹھاکر آنحضرت کے لیے بچھا دیا اور
خود زمین پر بیٹھ گئین اوسوقت آپ نے فرمایا ای صفیہ تیرا باپ مجھسے عداوت رکھتا تھا
پس اللہ تعالے نے اوسکو ہلاک کیا آپ نے جواب دیا کہ اللہ تعالے کسی بندہ کو دوسرے کے
عوض ہلاک نہین کرتا ہے یعنے اوسکی عداوت آپ سے میرے واسطے کیا مضر ہے مین تو آپکی
دوست ہون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو اختیار دیا دو امر مین ایک یہ کہ آزاد
کردین اور وہ اپنے کنبے سے جا کر ملین دوسرا یہ کہ اسلام لاوین اور آنحضرت کے ازواج مین
داخل ہون آپ نہایت عالمہ اور عاقلہ تھین عرض کی یا رسول اللہ مین اسلام کی آرزو
رکھتی ہون اور آپکی تصدیق کرتی ہون قبل اسکے کہ آپ مجکو اسلام کی طرف بلاوین یعنی مین

پہلے سے مسلمان ہو چکی ہوں اور مجکو مذہب یہودیت سے کچھ علاقہ نہیں ہی اور نہ پدر و برادر اوس قوم میں میرے ہیں یارسول اللہ آپ مجکو درمیان کفر اور اسلام کے مخیر فرماتے ہیں واللہ کہ اللہ اور رسول اوسکا مجکو بہت محبوب ہی آزاد ہونے اور قوم میں جا ملنے سے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ تقریر پسند آئی اور آپکو آزاد کر کے نکاح کر لیا اور وہی آزادی مہر قرار پایا منقول ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض موت میں تمام ازواج مطہرات موجود تھیں اوسوقت حضرت صفیہ نے عرض کیا یارسول اللہ قسم خدا کی میں دوست رکھتی ہون اس بات کو کہ آپکی بیماری مجکو ہو جاتی اور حضور کو صحت ہوتی تمام امہات المومنین نے اس بات پر آنکھوں سے اشارہ کیا اور آنحضرت صلعم کو معلوم ہو گیا پس آپ بہت ناخوش ہوے اور فرمایا کہ قسم ہی خدا کی صفیہ اس دعوے میں سچی ہی اور مروی ہی کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت صفیہ کو روتا دیکھکر سبب دریافت کیا عرض کیا کہ عائشہؓ اور حفصہؓ کہتی ہیں کہ ہمکو صفیہ پر بسبب قرابت آنحضرت کے شرف حاصل ہی آپ نے فرمایا تو کیوں نہیں کہتی کہ تم کسوجہ سے مجھسے بہتر ہو کیونکہ باپ میرا ہارونؑ اور چچا میرا موسیٰؑ اور شوہر میرا محمدؐ ہی انتقال حضرت صفیہ کا ۵۰ھ ہجری خلافت حضرت عمرؓ میں واقع ہوا آپکی روایت سے جملہ دس حدیثیں مروی ہیں

ذکر ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا

آپ دختر ہیں حارث بن حزن کی ماں کا نام ہند بنت عوف ہی اور آپکا نام بھی سابق میں برہ تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میمونہ کے ساتھ بدلدیا اور یہ اسم مشتق ہی یمن سے جسکے معنی برکت کے ہیں معلوم ہوا کہ جس نام میں ازروی شرع کچھ برائی معلوم ہوا وسکا بدلدینا عمدہ نام کے ساتھ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے پس میمونہ کے معنے مبارک ہوے نکاح اول آپکا مسعود بن عمر ثقفی سے ہوا اور نکاح ثانی ابورہم سے اور نکاح ثالث ہجرت کے ساتویں سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا اور منقول ہے کہ حضرت میمونہؓ وہ بی بی ہیں جنھوں نے اپنی جان آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بخشدی تھی اور آپ کی شان مین یہ آیت نازل ہوئی وَامْرَأَةً مُّؤْمِنَةً
اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ الآیہ اور حلال ہی واسطے نبی کے وہ عورت مومنہ جو اپنا نفس
ہبہ کردے واسطے اوسکے انتقال حضرت میمونہ کا ہجرت کے اکاونّ سال مین واقع ہوا اور
ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی مرویات آپ کے کتب حدیث مین
چھہتر احادیث ہین **ف** یہ جملہ گیارہ ازواج مطہرات ہین جنکا ذکر نہایت مختصر
بیان کیا گیا اور یہ وہ امہات المومنین ہین جنکے نکاح اور زفاف وغیرہ مین کسی اہل سیر کا اختلاف
نہین ہی اور ان تمام ازواج مطہرات سے حضرت خدیجہؓ اور حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کا انتقال
حیات سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مین واقع ہوا اور نو امہات المومنین باقی تھین
جب آنحضرتؐ کا انتقال ہوگیا اور تیس بیبیان وہ ہین کہ منجملہ اونکے بعض سے آپ نے نکاح
کیا ہی اور صحبت نہین واقع ہوئی اور بعض سے خواستگاری کی مگر نکاح نہین ہوا پس
جن عورتون سے نکاح کیا اور زفاف نہین ہوا منجملہ اونکے **ایک فاطمہ** دختر ضحاک
کلابیہ ہین کہ انکے زفاف سے قبل آیت تخییر نازل ہوئی اوسوقت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے انکو اختیار دیدیا درمیان دنیا اور آخرت کے اور انھون نے دنیا کو پسند کیا
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جدائی قبول کی آخر انجام انکا یہ ہوا کہ گوبر اوٹھاتی تھین
اور کہتی جاتی تھین کہ مجھ بدبخت سے عبرت پکڑو کہ مین نے دنیا کو خدا اور رسول پر اختیار
کیا اور **دوسری** اسماء بنت صلت سلمیہ تھین جنکی حالت یہ ہوئی کہ جسوقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام بھیجا اسقدر خوش ہوئین کہ شادی مرگ ہوگئی اور
وفات پائی اور **ایک بی بی** کی نسبت روایت ہی کہ ایک شخص قبیلہ بنی سلیم آپکی
خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری ایک لڑکی ہی صاحب جمال زیرک ہوشیار مگر مجکو
افسوس آتا ہی کہ سوائے حضور کے دوسرے کی خدمت مین جاوے اور ایک وصف اوسمین
یہ ہی کہ کبھی کوئی مرض اوسکو نہین ہوتا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس آخر کلام کو

سماعت فرماکر ارشاد کیا جس مال سے زکوٰۃ نہ دیجاوے اوسمین خیر نہین ہے اور جسمین رنج نہ
بیماری نہ پہونچے اوسمین بھی بھلائی نہین ہے تب مجکو تیری دختر کی کچھ حاجت نہین ہے
اور ایک بی بی ملیکہ بنت کعب یا بنت داؤد لیثیہ ہین آپ نے وقت مباشرت اونکے جسم پر
سفیدی دیکھکر طلاق دیدیا اور رخصت فرمایا اور ایک بی بی لیلی بنت حطیم ہین
منقول ہے کہ ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دھوپ مین بیٹھے ہوے تھے لیلی بی بی
پیچھے سے آئین اور ایک گھونسا پشت مبارک پر مارا آپ نے فرمایا کون ہے اکلہ الاسود
یعنے اسکو گرگ کھا جاوے کہا مین دختر حطیم ہون اور اپنے باپ کی بہت تعریف کر کے عرض کیا
کہ چاہتی ہون کہ مجکو اپنے نکاح مین قبول فرمائیے آپ نے قبول فرمایا بعدہ لیلی اپنے عزیز واقارب کے
پاس گئین اون لوگون نے انکو ملامت کر کے کہا کہ تو نے برا کام کیا آنحضرت بہت
سی بیبیان رکھتے ہین اور تو متکبرہ ہے سخت کلامی کریگی اور آپ غصہ مین آکر بددعا
کرینگے اور وہ دعا مستجاب ہوجاویگی تو ابھی لوٹ جا اور نکاح کو توڑدے بس فی الوقت
پھر آئین اور عقد کو فسخ کرالیا اور پھر کسی دوسرے سے نکاح کیا اور لڑکے پالے ہوے
انکے حال مین لکھا ہے کہ ایک روز مدینہ منورہ کے کسی باغ مین غسل کر رہی تھین کہ یکایک
بھیڑیے نے آکر انکو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور کھا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کا
اثر ظاہر ہوگیا اور اون عورتون مین سے کہ جنکی خواستگاری آنحضرت صلعم نے فرمائی اور نکاح
نہین ہوا ایک ام ہانی فاختہ بنت طالب ہین جب مسلمان ہوگئین تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کا پیغام دیا انھون نے عرض کیا یا رسول اللہ مین آپ کو
ایام جاہلیت مین بھی بہت دوست رکھتی تھی اور اب کہ اسلام لائی ہون آپ میرے
نزدیک تمام مخلوق سے زیادہ محبوب ہین لیکن مین اسوقت مین چند لڑکے یتیم رکھتی
ہون خوف اس بات کا ہے کہ بسبب ان یتیمون کے ایسا نہو کہ آپ کی خدمت مین
کچھ قصور ہوجاوے اور ایک بی بی خولہ بنت حکیم مشہور بام شریک ہین انھون نے

بھی اپنا نفس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشدیا تھا لیکن دولت عقد میسر ہوئی اور
ایک بی بی جمرہ بنت حارث غطفانیہ تھیں پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انکے
والد سے نکاح کی خواستگاری فرمائی اونھون نے کہا کہ اوسکو ایک مرض ہے حالانکہ کوئی
مرض نہ تھا پھر جسوقت خدمت شریف سے مکان میں آئے دیکھا تو وہ لڑکی ایک بھیڑ
کی صورت پر ہوگئی تھی اور یہ نتیجہ خدمت پیغمبری صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں دروغ بولنے کا
ظاہر ہوا **ف** یہ چند بیبیان جنکا ذکر کیا گیا منجملہ اون تیس عدد مذکورہ کے ہین
اور بقیہ کے ذکر سے کوئی فائدہ معتد بہا نظر نہ آیا بدین لحاظ انھیں کے ذکر پر اختصار کیا گیا
ذکر کنیزکان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم **اول** حضرت ماریہ بنت شمعون
ہین جنکو ملک اسکندریہ نے بطور ہدیہ خدمت شریف مین بھیجا تھا وفات انکی خلافت
حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ مین ہوئی اور بقیع مین دفن ہوئین **دوم** حضرت ریحانہ
بنت زید سبایاے بنی نضیر سے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو تمام عورات اسیران
سے اپنے واسطے خاص فرمالیا تھا وفات انکی حجۃ الوداع کے سال مین واقع ہوئی
اور بقیع مین دفن ہوئین **سوم** حضرت جمیلہ تھین **چہارم** زینب **در کثرت**
ازواج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند وجوہات ہین **وجہ اول** تو وہی
حدیث ہے جسکو مین نے شروع مناقب ازواج مین تحریر کیا ہے جسکا حاصل یہ ہے کہ آپ نے فرمایا
نہین کسی عورت سے مین نے نکاح کیا لیکن اپنے رب کے حکم سے **اور وجہ ثانی**
یہ ہے کہ آپکو ضرورت بھی کثرت ازواج کی بھی اسواسطے کہ انبیاے علیہم السلام کو اللہ
تعالے نے کمال درجہ قوت عنایت فرمائی چنانچہ منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو اللہ تعالے نے چالیس مرد بہشتی کی طاقت مرحمت فرمائی تھی اور ہر مرد بہشتی
کو جنت مین ایک سو مرد کی قوت ملیگی پس اس حساب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کو چار ہزار مرد کی طاقت حاصل تھی پس جاے غور ہے کہ جس ذات بابرکات کو

قادر مطلق اس درجہ قوت عنایت فرمائے اوسکے واسطے تعداد ازواج مطہرات مذکورہ یعنی گیارہ یا بارہ علی اختلاف الروایات کی بہت تھوڑی ہو اسیوجہ سے اللہ قادر مطلق نے جہان آپکو یہ طاقت دی تھی ضبط اور تحمل اور عصمت بھی کامل ہی درجہ کا عنایت کیا تھا اور دلیل انبیاء علیہم السلام کی قوت پر دو رسول اولوالعزم کی مثال موجود ہی ایک حضرت داؤد علیہ السلام کہ آپ کی ایک کم سو بیبیان تھین اور دوم حضرت سلیمان علیہ السلام کہ آپکی ایک ہزار بیبیان تھین **اور وجہ ثالث** یہ واقع ہوئی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال ظاہری تو بسبب صحابہ رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کے امت کو معلوم ہوا اور احوال باطنی یعنی عبادات نافلہ اور اہل و عیال کے ساتھ زیادہ مثل محبت اور الفت اور عدل اور احسان اور عفو اور غصہ کے اور وہ مسائل جو مخصوص عورتون کے ساتھ ہین اور عورتون کو اونکے دریافت کرنے مین مردون سے کمال شرم آتی ہو اور اسکی تحقیق جیسی گھر کے لوگون سے حاصل ہوتی ہو دوسرون سے ممکن نہین پس حکمت الٰہی مقتضی ہوئی آپ کے واسطے کثرت ازواج کی جانب چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ انھین ازواج مطہرات کے ذریعے سے ہزارہا مسائل یعنی ظاہری اور باطنی کا اظہار ہوا اور تا قیام قیامت امت محمدیہ کے مرد اور عورتین انھین امہات المومنین کے طفیل سے مسائل مذکورہ سے آگاہی اور فیض حاصل کرتے رہینگے چنانچہ اسکی دلیل کیواسطے مین ایک حدیث نقل کرتا ہون عَنْ اَنَسٍ قَالَ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْاَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا بِهَا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا اَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ النَّهَارَ اَبَدًا وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَيْهِمْ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ ترجمہ روایت ہی حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تین شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیبیون کے پاس

واسطے دریافت کرنے عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آئے یعنی وہ عبادت جو آپ مکان کے اندر
کرتے تھے پس جب امہات المومنین نے آپ کی عبادت سے اونکو مطلع فرمادیا تو اونکی نظروں میں
وہ تھوڑی معلوم ہوئی پھر کہا اون لوگوں نے کہ کہاں ہم اور کہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
آپ کے تو اللہ تعالے نے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کردیے ہیں لیئے آپکو تھوڑی عبادت
بھی کفایت کرتی ہی پس کہا ایک نے اون میں سے کہ میں ہمیشہ رات کو نماز پڑھا کرونگا یعنی
مطلق آرام نکرونگا اور کہا دوسرے نے کہ میں ہمیشہ دن کو روزہ رکھونگا اور کسی روز بے روزہ
نہونگا اور کہا تیسرے نے میں عورتوں سے کنارہ کشی کرونگا اور کبھی نکاح نکرونگا دوسری روایت میں
ہی کہ یہ لوگ ایسا ایسا کہکر چلے گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان میں تشریف لائے تو ازواج
مطہرات نے ان لوگوں کے اقوال سے آپکو خبر دی پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی طرف تشریف
لائے اور فرمایا کہ تم ہی لوگ ہو کہ کہا ہی ایسا اور ایسا یعنی اونکے اقوال کو نقل فرمایا اور ارشاد کیا کہ قسم ہی
اللہ کی میں تم لوگوں سے زیادہ اللہ تعالی سے ڈرنے والا ہوں اور تم سے زیادہ تقوی کرتا ہوں واسطے
اوسکے لیکن میں روزہ رکھتا ہوں اور نہیں بھی رکھتا ہوں یعنی روزہ نفل اور شب کو نماز تہجد
پڑھتا ہوں اور سو بھی رہتا ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جس شخص نے میرے
طریق سے منہ پھیرا وہ مجھسے نہیں ہی یعنی جسنے میری سنت کو حقیر یا تھوڑا سمجھکر چھوڑ دیا تو وہ میرے
گروہ اور میری جماعت سے خارج ہی اور اسیطرح جیسے ہزاروں مسائل ازواج مطہرات سے حیات
رسول اللہ اور بعد وفات آپ کے لوگوں کو معلوم ہوتے رہے ہیں اور بیشمار احادیث آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں سے کتب حدیث میں مرقوم ہیں پس غور کرنا چاہیے کہ کثرت ازواج سے
مسائل دین کا کسقدر شیوع اور اظہار ہوا اور اصل بات تو یہ ہی کہ اللہ تعالے اور اوسکے رسول
مقبول کے جمیع افعال حرکات اور سکنات خالی حکمت اور مصلحت سے نہیں ہوتے ہیں
ہماری کیا عقل اور کیا ہستی ہی جو کچھ دم ماریں واللہ اعلم بالصواب اور یہ امر مخصوص تھا ذات
محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے اور امت کے واسطے ایک وقت میں چار بیبیوں سے

ف جس شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریق سے اعراض کیا وہ آپ کے گروہ سے نہیں ہے

زیادہ رکھنا درست نہیں اور شرعی لونڈیان جس قدر رہین کچھ قباحت نہیں ہے

فصل چہارم مناقب مین اولاد کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبل سکے یہ بات جان لینا چاہیے کہ تمام اولاد آپکی سوائے حضرت ابراہیم کے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے **ذکر حضرت قاسم رضی اللہ تعالے عنہ کا** پیدائش آپ کی قبل از مانہ نبوت مکہ مکرمہ مین ہوئی اور دو سال کی عمر مین انتقال ہوگیا اور کنیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ابو القاسم انہین صاحبزادے کے نام سے ہوئی ہے **ذکر حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ کا** پیدائش آپکی مکہ مکرمہ مین ہوئی اور طفولیت ہی مین وفات پائی اوسوقت عاص بن وائل سہمی کافر نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لڑکے مر گئے اور وہ ابتر یعنی بے نام و نشان ہو جاویگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کلام کے سننے سے کمال ملال ہوا اللہ تعالے نے تسکین خاطر کے لیے سورہ انا اعطینا نازل فرمایا اور حوض کوثر کی بشارت دی اور طعنہ کرنیوالے کے جواب مین فرمایا اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ یعنی ای رسول تمہارا جو دشمن ہے وہی ابتر دم بریدہ بے نام و نشان ہو جائیگا اور بعض مفسرون نے تفسیر مین اس آیہ کریمہ کی اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبَاقِیَاتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا تحریر کیا ہے جب یہ دونون صاحبزادے انتقال کر گئے تو مشرکین مکہ نے بہت خوشیان اور طعنہ زنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کرنا شروع کین اور کہا کہ ہمارے لڑکے ہین اور انسے ہمارا نام باقی رہیگا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لڑکے باقی نہین رہے پس انکا نام محو ہو جاویگا پس آیت مذکور نازل ہوئی اور اس تقدیر پر باقیات صالحات سے نیک لڑکیان مراد ہونگی **ذکر حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالی عنہ کا** پیدائش آپکی مدینہ منورہ آٹھوین سال ہجرت مین ہوئی ہے والدہ آپکی حضرت ماریہ ہین اور دایہ سلمی جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کر دیا تھا اور جبرئیل علیہ السلام نے آکر حضرت ابراہیم پر السلام علیک کیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات سے کمال خوشی حاصل ہوئی اور ساتوین روز انکے عقیقہ مین آپ نے

بکری ذبح فرمائی اور سر مونڈوا کر بالونکو چاندی کے برابر وزن کر کے مساکین کو تقسیم فرمایا اور بالونکو دفن کرنیکا حکم کیا اور ایک روایت مین ہی کہ اوسی وز نام بھی رکھا انکا انتقال حالت شیرخوارگی مین بعمر ایک سال اور چھ ماہ کے ہوگیا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کمال رنج اور صدمہ ہوا اور حالت سکرات موت مین آنحضرت نے اپنی گود مین لے لیا اور چشم مبارک سے آنسو بہنے لگے یہ حالت دیکھکر حضرت عبد الرحمن ابن عوفؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ روتے ہین حالانکہ میت پر رونے کو خود منع فرمایا ہے ارشاد فرمایا اے پسر عوف یہ حالت جو تو دیکھتا ہی میرے اوپر رقت قلب اور رحمت کا باعث ہی اور میت کے پیدا ہوتی ہی فکر کرنے سے اوسکے حال مین اور دوسری روایت مین ہی کہ فرمایا آپ نے مین نے ممانعت نہین کی مگر دو آوازون سے ایک راگ اور باجے سے دوسری آواز وہ ہی کہ وقت مصیبت کے کیجاتی ہی مثل ہائے وائے اور منھ پیٹنے اور گریبان چاک کرنے کے اور یہ آنسو بہانا آنکھ سے رحمت کا نشان ہی اور جو شخص رحمت نہین کرتا ہی اوسکے اوپر بھی رحم نہین کیا جاتا ہی پھر فرمایا اَلْعَيْنُ تَدْمَعُ وَالْقَلْبُ يَحْزَنُ وَلَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا يُرْضِيْ رَبَّنَا وَاِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا اِبْرَاهِيْمُ لَمَحْزُوْنُوْنَ یعنی آنکھ آنسو بہاتی ہی اور قلب غمگین ہوتا ہی اور نہین کہتا ہون مین مگر وہی بات جسمین میرا رب راضی ہو اور اے ابراہیم تمہارے فراق سے ہم غمگین ہین اور ایک روایت مین ہی کہ اسامہ بن زیدؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چشم پر آب دیکھکر فریاد کرنے لگے آپ نے اونکو روکا اور فرمایا اَلْبُكَآءُ مِنَ الرَّحْمَةِ وَالصُّرَاخُ مِنَ الشَّيْطَانِ یعنی آنکھ سے رونا رحمت کا باعث ہی اور چلانا چیخنا شیطان کی طرف سے ہی بعد ازان غسل اور کفن دیکر نماز پڑھی گئی اور دفن کر کے قبر برابر کر کے پانی چھڑکوایا گیا اور فرمایا آپ نے میرے لڑکے ابراہیم کی مدت شیرخوارگی ختم نہین ہوئی تھی پس اوسکے واسطے جنت مین دو دودھ پلانے والیان ہونگی کہ وہ مدت رضاعت کی تکمیل کرینگی ذکر حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا ولادت شریف قبل نبوت ہوئی اور آپ اپنی بہنون مین بڑی ہین اور نکاح

آپکا خالہ کے بیٹے ابو العاص سے ہوا تھا اور اونسے ایک لڑکا علی نام اور ایک لڑکی اُمامہ نام پیدا
ہوئی اور اوس صاحبزادیکا انتقال قریب سن بلوغ کے ہوا اور اُمامہ رضی اللہ تعالی عنہا کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ آپ نے حالت نماز مین انکو اپنے
دوش مبارک پر چڑھا لیا تھا اور جب رکوع کرتے تو زمین پر بٹھلا دیتے اور جب سجدے سے کھڑا
ہوتے پھر اُمامہ کو اوٹھا لیتے تھے اور بعد وفات حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ نے حسب وصیت حضرت فاطمہؓ اُمامہؓ سے نکاح کرلیا تھا حضرت زینب رضی اللہ
تعالے عنہا کی وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیات مین آٹھوین سال ہجرت مین
ہوئی اور حضرت سودہ بنت زمعہ اور اُم سلمہ اور اُم ایمن اور اُم عطیہ نے غسل دیا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ان بیبیون سے فرمایا کہ تین بار یا پانچ یا سات بار اوس پانی سے
غسل دو جسمین بیری کی پتی پڑی ہوا اور آخر مین آب کافور سے نہلاؤ اور داہنی طرف سے
غسل دینا شروع کرو اور ابتدا کرو اعضاے وضو سے اور فرمایا کہ بعد فراغت مجکو خبر کرنا پس
جسوقت خبر کیگئی آپ نے اپنی لنگی دی اور فرمایا کہ اسکو کفن کے نیچے کردو اور بعد فراغت
نماز کے دفن فرمایا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر مین اوتارا ذکر حضرت رقیہ
رضی اللہ تعالے عنہا کا پیدایش آپ کی قبل زمانہ نبوت ہوئی پہلا نکاح آپکا عتیبہ
بن ابی لہب سے ہوا اور قبل اسکے کہ زفاف ہو سورہ تبت یدا نازل ہوئی اوسوقت
ابی لہب نے ناراض ہوکر عتیبہ سے طلاق دلوادی اور عتیبہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سخت کلامی کی اور آب دہن آپکی جانب پھینکا آپ نے اوسکے اوپر بددعا کی اور
وہ بسبب اوسکے ہلاک ہوا پھر نکاح ثانی آپکا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالے عنہ
کے ساتھ ہوا اور آپ نے اونکے ساتھ جانب حبشہ ہجرت بھی کی اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے آپ کے مناقب مین فرمایا اِنَّهَا لَاَوَّلُ مَنْ هَاجَرَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى بَعْدَ لُوْطٍ یعنی رقیہ رضی
پہلی عورت ہے جسنے ہجرت کی اللہ کے واسطے بعد لوط علیہ السلام کے اور حضرت عثمان سے

حضرت امامہ دختر حضرت زینب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہت دوست رکھتے تھے

ذکر وفات حضرت زینب رضی اللہ تعالی عنہا

ایک صاحبزادہ عبداللہ نام پیدا ہوا اور دو برس کی عمر مین اوس صاحبزادے کا انتقال ہو گیا او
حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کا انتقال ہجرت کے دوسرے سال مین واقع ہوا اور انکے
غم مین عورتون نے رونا شروع کیا اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے تازیانہ اوٹھا
اور فرمایا کیون روتی ہو تم بس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کا ہاتھ پکڑ لیا اور
فرمایا رونے دے اور اون عورتون سے خطاب کیا کہ آنکھون سے رؤو لیکن نوحہ وزاری
چلانا پیٹنا افعال شیطانی سے باز رہو **ذکر حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالے
عنہا** کا نام آپکا آمنہ ہے اور نکاح آپکا بھی ابی لہب کے دوسرے بیٹے عتبہ سے ہوا تھا او
مثل حضرت رقیہ رضی اللہ تعالے عنہا کے قبل زفاف طلاق ہو گیا اور بعد انتقال حضرت
رقیہ آپ بھی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح مین داخل ہوئین اور وفات آپ کی ہجرت کے نوین
سال ہوئی اور اسما بنت عمیس اور صفیہ بنت عبد المطلب اور ام عطیہ نے غسل دیا
اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت ام کلثوم کو قبر مین اوتارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہ آیت پڑھی مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ اور پھر فرمایا
بِسْمِ اللّٰهِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَعَلَىٰ مِلَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ **ذکر حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ
تعالے عنہا** کا آپکی کنیت ام محمد اور القاب مبارکہ اور طاہرہ اور زاکیہ اور راضیہ
اور بتول ہے پیدایش آپکی نبوت سے پانچ سال قبل ہوئی اور صحیح روایات سے معلوم
ہوا ہے کہ آپ تمام صاحبزادیون مین چھوٹی ہین نکاح آپکا باذن الٰہی حضرت علی ابن ابیطالب
کرم اللہ تعالے وجہہ سے بماہ رمضان دوسرے سال ہجرت مین ہوا اور اوسوقت مین

عمر شریف پندرہ سال کی تھی اور آپ کے بطن شریف سے تین صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں پیدا ہوئیں امام حسنؓ اور امام حسینؓ اور محسنؓ اور حضرت زینب اور حضرت ام کلثوم اور حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین حضرت محسن اور حضرت رقیہ ایام طفولیت ہی میں انتقال فرما گئے اور نکاح حضرت زینب کا عبداللہ بن جعفر اور ام کلثوم کا حضرت عمر بن خطاب سے ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کمال عاقلہ تھیں منقول ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا کہ بتلاؤ عورتوں کے واسطے کون چیز بہتر ہے مگر کوئی شخص اسکا جواب نہ دیسکا حضرت علی کرم اللہ وجہہ اپنے مکان میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ سے یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ تمنے اسکا جواب یہ کیوں نہیں دیا کہ عورتوں کو یہی بہتر ہے کہ مرد ونکو نہ دیکھیں اور مرد عورتونکو نہ دیکھیں پس حضرت علیؓ مجلس نبوی میں حاضر ہوے اور اس جواب باصواب کو عرض کیا آنحضرتؐ نے فرمایا یہ کس سے سیکھا ہے تو نے عرض کیا فاطمہ سے فرمایا اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بِضْعَۃٌ مِنِّیْ یعنی فاطمہ تو میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال درجہ آپ سے انس اور محبت تھی منقول ہے کہ ایک روز آپ حضرت فاطمہ کے گھر میں تشریف لائے اور حضرت فاطمہ کو دیکھا کہ سونے کپڑے اونٹ کے بالوں کے بنے ہوے پہنے ہیں پس آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا ای فاطمہؓ آج کے دن دنیا کی مصیبتوں پر صبر کر تو بروز قیامت جنت کی نعمتوں سے مالا مال ہوگی اور مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی سفر میں جاتے تو سبکے آخر میں جس سے رخصت ہوتے تھے وہ حضرت فاطمہؓ ہوتی تھیں اور جب واپس آتے تو سب سے اول آپ ہی سے ملتے **مناقب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا** کے بکثرت ہیں صرف واسطے برکت کے چند کا ذکر کرتا ہوں **حدیث** الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَۃَ اِنَّ فَاطِمَۃَ مِنِّیْ وَاِنِّیْ اَتَخَوَّفُ اَنْ تُفْتَنَ فِیْ دِیْنِہَا وَاِنِّیْ لَسْتُ اُحَرِّمُ حَلَالًا وَّلَا اُحِلُّ حَرَامًا وَّلٰکِنْ وَاللّٰہِ لَا تَجْتَمِعُ بِنْتُ

رَسُوْلِ اللّٰہِ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللّٰہِ مَکَانًا وَاحِدًا اَبَدًا ترجمہ مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک فاطمہؓ مجھ سے ہے اور البتہ میں ڈرتا ہوں
کہ کہیں اوسکے دین میں فتنہ نہ ڈالا جاوے اور مقرر میں ایسا نہیں ہوں کہ حلال چیز کو حرام کردوں
اور حرام کو حلال بتلاوں لیکن خدا کی قسم کہ خدا کے پیغمبر کی بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک مکان میں
کبھی جمع نہونگی **ف** ابوجہل کی بیٹی مسلمان ہوگئی تھیں حضرت علی مرتضیٰؓ نے اونکے ساتھ
نکاح کا ارادہ کیا تب حضرت نے یہ حدیث فرمائی یعنی ہرچند دوسرا نکاح حلال ہے لیکن خوف تھا کہ
حضرت فاطمہؓ سوت کے رنج سے کہیں حضرت علی کی اطاعت میں توقف نکریں تو دین میں خلل پڑ جاوے
اسواسطے کہ خاوند کی اطاعت جورو پر فرض ہے اسیواسطے آپ نے منع فرمایا **حدیث** فاطمہؓ
اَلَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكُوْنِيْ سَيِّدَةَ نِسَآءِ الْعَالَمِيْنَ وَسَيِّدَةَ نِسَاءِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ **قَالَ لَهَا**
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کیا
تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ تو مسلمان عورتوں کی سردار بنے یا یوں فرمایا اس امت کی
عورتوں کی سردار ہووے راوی کہتا ہے یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ زہرا سے فرمایا تھا **ف**
مشکوٰۃ شریف میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہم حضرت کی بیبیاں
حضرت کے پاس بیٹھے تھے کہ فاطمہ زہرا آئیں حضرتؐ نے فرمایا اے میری بیٹی مرحبا پھر حضرت نے
اونکو بٹھلایا اور اوسے سرگوشی یعنی کان میں بات کی تو حضرت فاطمہؓ بے اختیار رونے لگیں
جب حضرتؐ نے اونکی یہ حالت دیکھی تو دوسری بار سرگوشی کی اوسوقت وہ ہنسنے لگیں میں نے
پوچھا کہ حضرت نے تمسے کیا سرگوشی کی فاطمہ زہراؓ نے کہا کہ حضرت کا بھید تو میں نہیں کہہ سکتی پھر
جب آپکا انتقال ہوگیا تو میں نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ میرا حق جو تمپر ہے اوسکی میں تمکو قسم دیتی ہوں
کہ اوس سرگوشی کا حال مجھسے بتلاؤ کہا ہاں اب تو کچھ مضائقہ نہیں اول بار جو حضرتؐ نے مجھسے سرگوشی
کی تھی تو یہ فرمایا تھا کہ ہر سال مجھسے جبرئیل ایکبار قرآن شریف کا دور کرتے تھے اور اب کی سال دوبار
کیا سو مجھکو معلوم ہوتا ہے کہ میری موت قریب ہے اسواسطے میں رونے لگی تھی پھر دوسری بار

حضرت صلعم نے میرے کان میں فرمایا کہ میرے بعد میرے اہلبیت سے تو ہی پہلے مرے گی خدا سے ڈرتی رہیو اور صبر کیجیو میں تیرا بہتر پیشوا ہوں اور کہا تو اس سے راضی نہیں ہو گی کہ بہشتی عورتوں کی سردار ہووے یا یوں فرمایا کہ مسلمان عورتوں کی سردار ہووے **حدیث** سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلِیْ یَعْنِیْ عَلِیًّا وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمْ حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا اللہ یہ میرے اہلبیت ہیں یعنی علی مرتضی اور فاطمہ زہرا اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم **ف** جب نجران کے نصاری نے اسلام کی عدم حقیت میں بہت تقریریں کیں اور اپنے مذہب کو حق کہنے لگے اوسوقت اللہ تعالے نے آیہ کریمہ نازل فرمائی قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَکُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَکُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَکُمْ ثُمَّ نَبْتَہِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ **ترجمہ** اے محمد کہہ جھگڑا کرنے والوں سے آؤ بلاویں ہم اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جان اور تمہاری جان کو پھر دعا کریں اور لعنت ڈالیں اللہ کی جھوٹوں پر بمجرد اس حکم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوقت صبح اس صورت پر نکلے کہ امام حسن کا ہاتھ پکڑے اور امام حسین کو گود میں لیے اور فاطمہ زہرا حضرت کے پیچھے اور علی مرتضی سب کے پیچھے اور حدیث مذکورہ فرمائی جسوقت نصاری نے یہ مبارک نورانی شکلیں دیکھیں ڈر گئے اور مباہلے سے انکار کیا اور جزیہ دینا قبول کیا اس حدیث سے بڑا کمال پنجتن پاک کا ثابت ہوا **تنبیہ** آنحضرت نے اپنی بیبیوں اور اصحاب کو اسواسطے ساتھ نہ لیا کہ ایسے وقت میں اونکی ہمراہی سے مخالفین پر ایسا رعب پڑتا اسواسطے کہ رفقا اور ازواج کا نقصان آدمی پر اتنا گراں نہیں ہوتا ہے جتنا اولاد کا اور صاحبان شیعہ کا اس آیت اور حدیث کو حضرت علی رض کی خلافت پر دلیل پکڑنا نہایت مستبعد اور بے تکی بات ہے **حدیث** فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ فَمَنْ اَغْضَبَہَا اَغْضَبَنِیْ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے پس جسنے غضب لایا اوسکو اوسنے غضب لایا مجکو اور بعض روایت میں ہے جسنے فاطمہ کو ایذا دی اوسنے مجکو ایذا دی **حدیث** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اِنَّمَا

رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی عِنْدَ الْکَعْبَۃِ وَجَمْعُ قُرَیْشٍ فِی مَجَالِسِہِمْ اِذْ قَالَ
قَائِلٌ اَیُّکُمْ یَقُوْمُ اِلٰی جَزُوْرِ اٰلِ فُلَانٍ فَیَعْمِدُ اِلٰی فَرْثِہَا وَدَمِہَا وَسَلَاہَا ثُمَّ یُمْہِلُہٗ حَتّٰی اِذَا
سَجَدَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ فَانْبَعَثَ اَشْقَاہُمْ فَلَمَّا سَجَدَ وَضَعَہٗ بَیْنَ کَتِفَیْہِ وَثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَاجِدًا فَضَحِکُوْا حَتّٰی مَالَ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ مِّنَ الضَّحِکِ فَانْطَلَقَ مُنْطَلِقٌ اِلٰی فَاطِمَۃَ فَاَقْبَلَتْ تَسْعٰی وَ
ثَبَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَاجِدًا حَتّٰی اَلْقَتْہُ عَنْہُ وَاَقْبَلَتْ عَلَیْہِمْ تَسُبُّہُمْ فَلَمَّا
قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوۃَ قَالَ اَللّٰہُمَّ عَلَیْکَ بِقُرَیْشٍ ثَلٰثًا وَکَانَ
اِذَا دَعَا دَعَا ثَلٰثًا وَاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلٰثًا اَللّٰہُمَّ عَلَیْکَ بِعَمْرِو بْنِ ہِشَامٍ وَعُتْبَۃَ بْنِ
رَبِیْعَۃَ وَشَیْبَۃَ بْنِ رَبِیْعَۃَ وَالْوَلِیْدِ بْنِ عُتْبَۃَ وَاُمَیَّۃَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَۃَ بْنِ اَبِیْ
مُعَیْطٍ وَعُمَارَۃَ بْنِ الْوَلِیْدِ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ فَوَاللّٰہِ لَقَدْ رَاَیْتُہُمْ صَرْعٰی یَوْمَ بَدْرٍ ثُمَّ
سُحِبُوْا اِلَی الْقَلِیْبِ قَلِیْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاُتْبِعَ اَصْحَابُ
الْقَلِیْبِ لَعْنَۃً۔ ترجمہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہی کہ قبل از نبوت کے ایک
مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نزدیک کعبہ شریف کے نماز پڑھ رہے تھے اور کفار قریش
متصل اوسکے جمع تھے اسی حالت مین کہا ایک کہنے والے نے اونھین کفار سے اور وہ ابی جہل
تھا کہ کون ہی تم مین سے کہ جاوے طرف جزور فلان شخص کے یعنی وہان اونٹ ذبح ہوا ہی اوسکی اوجھڑی
مع خون اور نجاست وغیرہ کے لے آوے اور اوسکو رکھ چھوڑے پس جسوقت یہ شخص سجدہ کرے
یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو رکھدیوے اوس اوجھڑی کو درمیان دونون مونڈھون
اوسکے کے اس بات کو سنکر کھڑا ہوگیا اون لوگون مین سے بڑا شقی یعنی عقبہ بن ابی معیط اور
لے آیا اوسکو اور جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے مین گئے تو اوسنے آپکے دونون
مونڈھون کے درمیان اوس نجاست کو رکھدیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسی حالت
سجدے مین ٹھہر گئے اور ان مشرکین نے ہنسنا شروع کیا یہانتک کہ ایک دوسرے کی طرف مارے
ہنسی کے گرنے لگے پس اس اثنا مین کسی شخص نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کو اس حادثہ کی

خبر کی تو آپ دوڑتی ہوئی آئیں اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسی سجدے کی حالت میں تھے یہانتک
کہ حضرت فاطمہؓ نے اوس نجاست کو آپ سے الگ کیا اور اون مشرکین کیطرف مخاطب ہو کر برا
کہنا شروع کیا پھر جسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کو ختم کر چکے تین بار دعا کی یا اللہ قریش کو
عذاب میں پکڑ لے اور عادت شریف تھی کہ جب بد دعا کرتے تو تین بار کرتے اور جب علے غیر طلب
کرتے تو بھی تین بار کرتے پھر عرض کیا اے اللہ میرے پکڑ لے عمرو بن ہشام کو یعنی اپنے عذاب میں
اور عتبہ بن ربیعہ کو اور شیبہ بن ربیعہ کو اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف کو اور عقبہ بن ابی معیط
اور عمارہ بن ولید کو عبد اللہ بن مسعود راوی حدیث فرماتے ہیں قسم ہے اللہ کی میں نے اون مشرکین کو
دیکھا جنپر بد دعا کی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز جنگ بدر کہ اونکی لاشیں پڑی ہوئی تھیں
پھر گھسیٹ کر پھینک دیے گئے کنوئیں میں بدر کے کنووں سے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اور پیچھے ڈالی گئی اصحاب القلیب کے لعنت یعنے وہی مشرکین جنکی لاشیں بدر کے
کنوئیں میں پھینک دی گئیں وہ ملعون ابدی ہوے **ف** اس حدیث سے منجملہ اور فوائد کے
حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کی کمال جرأت اور ہمت اور دلیری اور کرامت ظاہر ہوتی ہی
کیونکہ حضرت عبد اللہ ابن مسعود وغیرہ کی ہمت خوف کفار سے مقتضی اس بات کی نہوئی کہ اوس
نجاست کو پشت مبارک نبوی سے دور کرتے اور حضرت فاطمہؓ باوجودیکہ صغیر سن تھیں مگر اللہ
جلشانہ نے آپکا رعب ایسا قلوب کفار میں ڈالدیا کہ کوئی کچھ تعرض نکر سکا حالانکہ آپ کو اس
کام سے روکنے کے لیے صرف ڈورانا اور دھمکانا کافی تھا مگر کسی کافر سے اوسوقت کچھ نہوسکا
جناب فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالے عنہا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کمال درجہ محبت
اور الفت تھی چنانچہ بعد انتقال آنحضرت آپکو صدمہ جانکاہ ہوا یہانتک کہ آپ کے انتقال کا
باعث انتقال سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لکھا گیا ہی اور اوسکی دلیل ظاہر یہ ہی کہ قبل مرض موت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے کان میں فرمایا کہ میرا انتقال قریب ہی آپ رونے لگیں
پھر دوسری بار فرمایا کہ تو بہت جلد مجھسے ملیگی اور جنت کی بشارت دی آپ ہنسنے لگیں

گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات آپکی حیات اور آنحضرت کی وفات آپکی وفات تھی اور
تقدیر الٰہی دوسری شی ہے یہ کلام باسباب ظاہر کیا گیا ہے تنبیہ یہ بات یقیناً اور ایماناً ہر مسلمان کو جان
لینا چاہیے کہ جسقدر محبت اور الفت اور دلسوزی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالے عنہا کی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے اوسی درجہ کی محبت اور دردمندی اور تعظیم و تکریم حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالے عنہا اور جمیع اہلبیت کی تمام صحابہ کبار خصوصاً حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے
عنہما کرتے تھے حیات سرور عالم میں اور بعد وفات بھی چنانچہ ادنی نمونہ اوس محبت کا قصہ طلب
میراث اور فدک وغیرہ سے ثابت ہے کہ جسوقت آنحضرت صلعم کا انتقال ہو گیا اور حضرت فاطمہ رض نے بسبب
نہ معلوم ہونے اس حدیث کے جسکو امام بخاری اور مسلم نے حضرت ابوبکر رض و حضرت عمر رض اور حضرت علی رض
اور حضرت عائشہ رض سے روایت کیا ہے اور دوسرے ائمہ نے اس حدیث کو حضرت حذیفہ رض بن الیمان
اور زبیر رض بن العوام ابو درد رض اور ابوہریرہ رض اور عباس رض اور علی رض اور عثمان رض اور عبدالرحمن بن عوف
اور سعد بن ابی وقاص سے روایت کیا ہے یعنی لَا نُوْرَثُ مَا تَرَکْنَا صَدَقَۃٌ ترجمہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہم لوگ پیغمبر میراث نہیں چھوڑتے ہیں ہمارے
مال کا کوئی وارث نہیں ہے جو ہمنے چھوڑا وہ خدا کی راہ میں صدقہ ہے انتہی حضرت ابوبکر رضی اللہ
تعالے عنہ سے میراث وغیرہ طلب کی اور آپ نے قول مذکور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
سنا دیا آپ سنکر خاموش ہو رہیں اور پھر کبھی اس مقدمہ میں کلام نہیں کیا لیکن بمقتضاے
بشری حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ سے آپ کے دل میں کسی قدر رنجش آگئی اوسوقت
جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو آپکے راضی اور خوشنود کرنے کا کمال درجہ خیال ہوا
یہاں تک کہ بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق جناب فاطمہ زہرا کے دولت سرا پر
تشریف لے گئے اور دروازہ پر کھڑے ہوے اور اوسوقت گرمی آفتاب بشدت تھی پھر
معذرت کرنا شروع کی اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کو اپنا شفیع گردانا اور بکمال جد و جہد
کرکے سیدہ رض کے دل سے اوس رنج خفیف کو جو بمقتضاے بشری آپ کے دل میں

آگیا تھا جمع کرایا اور آپ راضی ہوگئیں اور تصریح اس امر کی تمامی کتب معتبرہ میں موجود ہے بلکہ کتب شیعہ بھی اسکی گواہ ہیں جیسا کہ فرمایا ہے مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ اثنا عشریہ میں کہ مسلم است کہ حضرت زہرا بنا بر منع میراث یا بنا بر نشنیدن دعوی ہبہ غضب فرمود و ترک کلام با ابوبکر نمود لکن در روایات شیعہ و سنی صحیح و ثابت است کہ این امر خیلے بر ابوبکر شاق آمد و خود را بدر سرائے زہرا حاضر آورد و امیر المومنین علی را شفیع خود ساخت تا آنکہ حضرت زہرا از وی خوشنود شد اما روایات اہل سنت پس در مدارج النبوۃ و کتاب الوفا بیہقی و شرح مشکوۃ موجود است بلکہ در شرح مشکوۃ شیخ عبدالحق نوشتہ است کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بعد ازین بخانہ فاطمہ رفت و در گرمی آفتاب بر در باستاد و عذر خواہی کرد و حضرت زہرا ازو راضی شد و در ریاض النضرہ نیز این قصہ بتفصیل مذکور است و در فصل الخطاب بروایت بیہقی از شعبی نیز ہمین قصہ مروی است و ابن السمان در کتاب الموافقہ از اوزاعی روایت کردہ کہ گفت بیرون آمد ابوبکر بر در فاطمہ در روز گرم و گفت نمیروم ازینجا تا راضی نگردد ازمن بنت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس در آمد بروی علی پس سوگند داد بر فاطمہ کہ راضی شو پس راضی شد فاطمہ و اما روایات شیعہ پس زیدیہ خود بعینہ موافق روایت اہل سنت درین باب روایت کردہ اند و اما امامیہ پس صاحب محجاج السالکین وغیرہ از علمائے ایشان روایت کردہ اند ان ابابکر لما رای ان فاطمۃ انقبضت عنہ وھجرتہ ولم تتکلم بعد ذلک فی امر فدک کبر ذلک عندہ فاراد استرضاءھا فاتاھا فقال لھا صدقت یا ابنۃ رسول اللہ فیما ادعیت ولکنی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقسمھا فیعطی الفقراء والمساکین وابن السبیل بعد ان یوتی منھا قوتکم والصانعین بھا فقالت افعل فیھا کما کان ابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل فیھا فقال ذلک للہ علی ان افعل فیھا ما کان یفعل ابوک فقالت واللہ لتفعلن فقال واللہ لافعلن فقالت اللھم اشھد

ف حضرت فاطمہ رضی کا حضرت ابوبکر رضی سے راضی ہوجانے کا ثبوت شیعہ اور سنی کی کتابوں سے

قَد رَضِیتُ بِذٰلِکَ وَاَخَذتُ العَھدَ عَلَیہِ وَکَانَ اَبُوبَکرٍ یُعطِیھِم مِنھَا قُوتَھُم وَیُقسِمُ البَاقِی فَیُعطِی الفُقَرَاءَ وَالمَسَاکِینَ وَابنَ السَّبِیلِ **ترجمہ** فرض کیا ہمنے کہ حضرت فاطمہ نے ہبہ سے یا میراث یا ہبہ سے سننے دعوی ہبہ کے حضرت ابوبکر سے خفا ہوئین اور ترک کلام کیا لیکن روایات شیعہ او رسنی سے صحیح طور پر ثابت ہو گیا ہو کہ یہ امر یعنی خفا ہو جانا بمقتضاے بشریت حضرت فاطمہؓ کا حضرت ابوبکر کو شاق گذرا اور اپنے تئین حضرت زہرا کے مکان پر حاضر کیا اور امیر المومنین حضرت علی کو اپنا سفارشی بنایا یہانتک کہ حضرت فاطمہ زہرا آپ سے راضی ہوئین لیکن روایات اہل سنت تیس مدارج النبوۃ اور کتاب الوفا بیہقی اور شروح مشکوۃ مین موجود ہو بلکہ شرح مشکوۃ شیخ عبد الحق مین لکھا ہو کہ ابوبکر صدیقؓ بعد اس بخشش کے حضرت فاطمہ کے مکان پر گئے اور گرمی آفتاب مین دروازے ہی پر کھڑے رہے اور عذر خواہی کی پھر حضرت زہرا اونسے راضی ہوگئین اور ریاض النضرہ مین بھی یہ قصہ تفصیلاً مذکور ہو اور فصل الخطاب مین بیہقی کی روایت اور شعبی کی سند سے بھی یہی قصہ مروی ہو اور ابن السمان نے کتاب الموافقہ مین اوزاعیؒ سے روایت کیا ہو کہ آئے حضرت ابوبکرؓ حضرت فاطمہؓ کے دروازہ پر شدت گرما مین اور فرمایا نہین جاؤنگا مین اس جگہ سے یہانتک کہ راضی ہون مجھسے صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر آئے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کو قسم دی کہ تم راضی ہو جاؤ ابوبکرؓ سے پس راضی ہوگئین آپ اور لیکن شیعون کی روایتین ہونگی یہ صورت ہی کہ فرقہ زیدیہ تو موافق ہین بالکل اہل سنت کے اس امر مین لیکن امامیہ پس صاحب محجاج السالکین اور سوا اوسکے دوسرون نے جو انکے علما ہین روایت کیا ہے

ترجمہ عبارت کتاب محجاج السالکین مذہب امامیہ کا تحقیق کہ ابوبکر نے جسوقت حضرت فاطمہؓ کو اپنے سے رکا ہوا اور تنگدل اور بعد فدک مین کلام کرنے ہوئے نہ پایا تو آپکو یہ بات بہت گران معلوم ہوئی پس ارادہ کیا آپ نے حضرت فاطمہؓ کے راضی کرنے کا پھر آئے اونکے پاس اور کہا سچ کہا تھا تو نے اے بیٹی رسول اللہ کی جس امر مین کہ دعوی کیا تھا و لیکن مین نے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ تقسیم کرتے تھے اسکو فقرا و مساکین اور

مسافرونپر بعد دیدینے رزق تمہارے اور کام کرنے والون کے پس کہا حضرت فاطمہؓ نے تم بھی ایسا ہی کرو جیسا کرتے تھے میرے باپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر کہا حضرت ابوبکر نے واللہ ایسا ہی مین کرونگا جیسا کرتے تھے تمہارے باپ پھر کہا حضرت فاطمہ نے قسم ہے اللہ کی کروگے تم کہا حضرت ابوبکر نے قسم اللہ کی کرونگا مین پھر کہا حضرت فاطمہؓ نے ای اللہ گواہ رہ تو کہ مین راضی ہوئی اس بات سے اور لیا ہی مین نے اقرار اسکے اوپر اور تھے ابوبکر دیتے تھے اوسی فدک سے رزق اونکا اور باقی کو فقرا اور مساکین پر تقسیم کرتے تھے انتہی پس چاہیے غور کر کہ حضرت ابوبکرؓ کو کسقدر دلسوزی اور محبت حضرت فاطمہؓ کی تھی کہ باوجود اپنے حق پر ہونے کے آپکی نارضامندی کو پسند نہ کیا اور کوشش کرکے راضی کر لیا اگرچہ اس ملال حضرت فاطمہ مین جو بمقتضاے بشری واقع ہوا حضرت ابوبکر صدیقؓ پر کچھ الزام عند اللہ و عند الرسول و عند الناس نہ تھا فائدہ چونکہ یہ کتاب محض فضائل و مناقب مین لکھی گئی ہی اسوجہ سے رد و قدح کسی مخالف کا نہین کیا گیا ہی مگر بشرط ضرورت شاذ و نادر کسی مقام پر صرف واسطے آگاہی اپنے بھائیون اہل سنت والجماعت کے جو کم علم یا بے علم ہین کچھ لکھدیا گیا ہی کہ ایسا نہو کہ یہ لوگ مخالفین کے بہکانے مین آجاوین اور معاذ اللہ صحابۂ کرام کو مثل انکے الزامات اور طعن اور لعن کرنے لگین کیونکہ یہ بات میری چشم دید ہی کہ کئی شخص سنی المذہب اہل شیعہ کی صحبت اوٹھاکر اونھین کی طرح صحابہ پر الزام قائم کرنے لگے اور سنیون کے مخالف ہوگئے پس ضرور ہوا کہ اس مقام پر بھی کچھ لکھا جاوے کیونکہ صاحبان شیعہ نے قصۂ فدک اور طلب میراث وغیرہ مین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ پر چند اعتراضات قائم کیے ہین لہذا اونکے رد مین یہ فقیر مولف اونھین جوابات کا ترجمہ کیے دیتا ہی جو انکے اعتراضات مین کتاب تحفۂ اثنا عشریہ مین بعبارت فارسی تحریر ہین اسواسطے کہ اہل انصاف کے واسطے وہی جوابات کافی و افی شافی ہین اور کیون نہون مصنف اس کتاب کے کون ہین مولانا شاہ عبد العزیز قدس سرہ جو فرید دہر اور یگانۂ عصر محقق باکمال علامۂ زمان تھے اور یہ وہ کتاب لاجواب ہی جسکا کسی مخالف سے آجتک جواب

باعث ہوا ہے بین بہتیں پڑا الیس نزد احقر اس سے زیادہ لکھنے کا حوصلہ کرنا خیال خام معلوم ہوا اور اسی پر اکتفا کیا گیا فَاِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ وَمَا عَلَیْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ

صاحبان شیعہ کے اعتراضات

اعتراض اول ابو بکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو ترکہ پیغمبر سے کہ اونکے باپ تھے ورثہ نہ دیا پس حضرت فاطمہ نے کہا اے ابو قحافہ کے بیٹے تم تو اپنے باپ کی میراث لیتے ہو اور مین اپنے باپ کی میراث نہ لون یہ کونسا انصاف ہے اور حضرت فاطمہ کے مقابلہ مین ایک شخص کی روایت پر کہ وہ خود ہی تھے حجت پکڑی اور کہا ابو بکر نے کہ مین نے رسول خدا سے سنا ہے کہ فرمایا ہم لوگ کہ گروہ انبیا سے ہین نہ کسی سے ہم میراث لیتے ہین اور نہ کوئی ہمارا وارث ہوتا ہے حالانکہ یہ حدیث صریح مخالف نص قرآنی کے ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے یُوْصِیْکُمُ اللّٰہُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ ترجمہ تمکو وصیت کرتا ہے اللہ تعالے تمھاری اولاد کے حق مین کہ واسطے مرد کے حصہ ہے برابر دو عورتون کے اسواسطے کہ یہ نص عام ہے شامل ہے نبی اور غیر نبی کو اور بھی مخالف نص دیگر کے ہے کہ فرمایا وَرِثَ سُلَیْمٰنُ دَاوٗدَ فَھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ وَلِیًّا یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ پس معلوم ہوا کہ انبیا بھی وارث ہوتے ہین اور انسے انکے وارث میراث پاتے ہین

جواب اس اعتراض کا یہ ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے میراث نہ دینے سے انکار محض بسبب سننے اس نص پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا نہ بسبب عداوت اور بغض کے اور دلیل اسکی یہ ہے کہ اگر میراث پیغمبر کی مان لیجاے تو ازواج مطہرات کو بھی ترکہ ملتا اور حضرت عائشہؓ جو حضرت ابو بکرؓ کی بیٹی تھین یہ بھی اونھین ورثا مین داخل ہوتین پس اگر بفرض محال حضرت ابو بکر کو حضرت فاطمہ سے عداوت او ربغض تھا تو ازواج مطہرات اور باپ اور بھائیون اونکے کو خصوصًا اپنی لڑکی سے کہ حضرت عائشہ تھین کیا عداوت تھی کہ سبھونکو ایک دم سے محروم المیراث کردیا اور قریب نصف ترکہ کے حضرت عباسؓ کو جو چچا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہونچتا تھا حالانکہ حضرت عباسؓ ابتداے خلافت حضرت ابو بکرؓ سے اونکے رفیق اور صلاح کار رہے پھر کس واسطے اونکو محروم کرتے اور یہ کہنا شیعہ کا کہ حضرت فاطمہ کو ایک شخص کی گواہی پر کہ وہ خود ہی تھے جواب دیدیا

یہ دروغ محض ہے اسواسطے کہ حدیث مذکور کتب اہل سنت مین روایت حذیفہ بن الیمان اور زبیر بن العوام اور ابو درداؓ اور ابو ہریرہ اور عباسؓ اور علیؓ اور عثمانؓ اور عبد الرحمنؓ بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین سے صحیح اور ثابت ہے اور یہ لوگ صحابہ جلیل القدر ہین اور بعض انمین سے مبشر بجنت ہین اور حضرت حذیفہ کے حق مین ملا عبد اللہ مشہدی نے اظہار الحق مین حدیث نبوی روایت کی ہے کہ فرمایا مَا حَدَّثَكُمْ بِهِ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ یعنی حذیفہ جو حدیث بیان کرے اوسکو سچ جانو اور منجملہ ان صحابہ کے علی مرتضیٰؓ ہین جو باجماع شیعہ معصوم اور باجماع اہل سنت صادق ہین اور حضرت عائشہؓ اور ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کی روایت کا تو انکے نزدیک اس مقام پر اعتبار نہین ہے **حدیث** اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ النَّضْرِيِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ بِمَحْضَرٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ فِيْهِمْ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِيْ بِاِذْنِهٖ تَقُوْمُ السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلٰى عَلِيٍّ وَعَبَّاسٍ فَقَالَ اَنْشُدُكُمَا بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ ذٰلِكَ قَالَا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ **ترجمہ** امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے مالک بن اوس بن حدثان النضری رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ حضرت عمر بن الخطاب نے مجمع صحابہ مین کہ منجملہ اونکے حضرت علیؓ اور عباسؓ اور عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہم تھے کہا کہ قسم دیتا ہون مین تم لوگون کو اوس خدا کی جسکے حکم سے آسمان اور زمین کھڑے ہین کہ جانتے ہو تم کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہماری میراث نہین ہے اور جو کچھ چھوڑا ہمنے وہ صدقہ ہے بعد اسکے حضرت عمرؓ متوجہ ہوے حضرت علی اور عباس کیجانب اور کہا قسم دیتا ہون مین تم دونونکو خدا کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا ہے پس کہا دونون صاحبون نے واللہ یون ہی ہے انتہی پس معلوم ہوا کہ یہ حدیث بھی درجہ یقین مین پہونچ

جاننے کے سبب حکم مین آیت کے ہے اسواسطے کہ یہ صحابہ جنکا نام لیا گیا انمین سے ایک
کی روایت بھی یقین کا فائدہ دیتی ہے چہ جائیکہ ایک جماعت کثیر جنکا ہو خصوصاً حضرت
علی مرتضیٰ کہ شیعون کے نزدیک معصوم ہین اور روایت معصوم کی جو یقین کا فائدہ دیوے
شیعہ کے نزدیک قرآن کے برابر ہے اور قطع نظر ان سب باتون کے یہ روایت کتب صحیحہ
شیعہ مین امام معصوم کی روایت سے موجود ہے روی محمد بن یعقوب الرازی فی الکافی
عن ابی البختری عن ابی عبد اللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام قال ان العلماء
ورثۃ الانبیاء وذلک ان الانبیاء لم یورثوا وفی نسخۃ لم یرثوا درھما ولا دینارا
وانما اورثوا احادیث من احادیثھم فمن اخذ بشیء منھا فقد اخذ بحظ
وافر ترجمہ روایت کی محمد بن یعقوب رازی نے کافی مین ابی البختری سے اور انھون نے
روایت کی ابی عبد اللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے کہ فرمایا تحقیق علما پیغمبرون کے
وارث ہین اور یہ بات یون ہے کہ انبیا میراث نہین چھوڑتے ہین اور ایک دوسرے
نسخہ مین ہے کہ میراث نہین پاتے ہین درہم اور دینار اور سوائے اسکے نہین کہ میراث چھوڑتے
ہین چند باتین اپنی باتون سے پس جس شخص نے کوئی چیز اون چیزون سے لی تحقیق کہ لیا اوسنے
کامل حصہ اور کلمہ انما باقرار شیعہ حصر کا فائدہ دیتا ہے جیسا کہ آیت انما ولیکم اللہ مین گذرا
پس معلوم ہوا کہ سوائے علم اور احادیث کے کوئی چیز میراث مین کسیکو نہین دی ہے فثبت
المدعی بروایۃ المعصوم ترجمہ پس ثابت ہوگیا مدعا معصوم کی روایت سے اور یہ بات
بھی ثابت ہے کہ حدیث پیغمبر کی اوس شخص کے حق مین جو بلاواسطہ اوس جناب سے سنے علم یقینی
مفید ہے بلا شبہ اور عمل کرنا اوسکو اپنے سننے پر واجب ہے خواہ کسی دوسرے سے سنے یا نہ
سنے اور اجماع اصولیین شیعہ اور سنی کا ہے کہ تقسیم خبر متواتر اور غیر متواتر کی اون لوگونکی
نسبت ہے جنھون نے مشاہدہ نبوی کیا ہے اور دوسرون کے ذریعے سے آپکی حدیث کو سنا ہے
نہ حق مین اوس شخص کے جسکو مشاہدہ جمال نبوی حاصل ہوا اور بلاواسطہ حدیث سنی کیونکہ

پیغمبر اوسکے حق مین متواتر بلکہ بالاتر متواتر سے ہوگی پس چونکہ اس حدیث کو حضرت ابوبکرؓ نے خود
سنا تھا ضرورت دریافت کی دوسرے سے نہ تھی آپ ہی وہ دوسری بات شیعہ کی
کہ یہ حدیث آیت کے مخالف ہی یہ بھی جھوٹ ہی اسواسطے کہ ضمیر کمؐ کی مخاطب امت ہی نہ پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم یہ صحیح حدیث ظاہر کرنے والی اور معین کرنے والی خطاب کی ہی نہ مخصص اوسکی
اور اگر مخصص بھی ہوئے تو خصوصیت آیت کی لازم آوے گی مخالفت کہان سے ہوگی
اور اس آیت سے بہت سی خصوصیتین پائی ہین مثلاً کافر کی اولاد وارث نہین ہی اور رقیق
وارث نہین ہی اور قاتل وارث نہین ہی دوسرے یہ کہ شیعہ نے خود اپنے ائمہ سے روایت
کی ہی کہ انھون نے اپنے باپ کے بعض وارثون کو بعض ترکہ پدر سے منع کیا ہی اور خود لے لیا
ہی مثل شمشیر اور مصحف اور انگشتری اور پوشاک بدنی پدر کے حالانکہ اوسکی روایت مین یہ تنہا
ہین اور ائمہ کی عصمت اسوقت تک اہل سنت کے نزدیک ثابت نہین ہی اور دلیل اس خبر کی
ثبوت اور صحت پر جمیع اہلبیت کے پاس امیر المومنین علیؓ سے ہی اور حاصل اوسکا یہ ہی کہ جسوقت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ترکہ انکے ہاتھ مین آیا حضرت عباسؓ اور اونکی اولاد کو خارج کر دیا اور
مطلق دخل نہ دیا اور ازواج کو بھی اونکا حصہ نہ دیا پس اس روایت شیعہ سے یہ بات ثابت
ہوگئی کہ اگر میراث ترکۂ پیغمبر مین جاری ہوتی تو یہ بزرگ جو نزدیک شیعہ کے معصوم ہین اور
اہل سنت کے نزدیک محفوظ کیونکر اس قسم کی حق تلفی صریح روا رکھتے اسلیے کہ اہل سیر اور
تواریخ اور علماے حدیث کے اجماع سے ثابت اور مقرر ہو چکا ہی کہ آنحضرت کے ترکہ سے
خیبر اور فدک وغیرہ زمانۂ خلافت عمر بن خطاب مین حضرت علیؓ اور عباسؓ کے ہاتھ مین تھا
اور پھر علیؓ کو عباسؓ پر غلبہ حاصل ہوا اور بعد علی مرتضیٰ کے حسنؓ بن علیؓ کے ہاتھ آیا اور بعد انکے حسینؓ کے
ہاتھ مین پھر علی بن حسین اور حسن بن حسنؓ کے ہاتھ مین آیا بعد انکے زید بن حسنؓ بن علیؓ برادر حسن بن حسن کے قبضہ
مین رہے رضی اللہ عنہم اجمعین بعد ازان مروان کے ہاتھ مین آیا کہ امیر تھا پھر مروانیون کے ہاتھ مین رہا اور جسوقت
سلطنت عمر بن عبد العزیز کو ہوئی انھون نے بسبب اوس عدل کے جو رکھتے تھے کہ آنا اونکا میل اون چیزون کیجنسے

منع کیا تھا پیغمبر خدا نے فاطمہ کو اور مجکو کچھ اوسمین حق نہین ہی اور مین اوسکو ذکر تا ہون اور پھیر دیا
اوسکو اولاد فاطمہ علیہا السلام پر پس عمل سے ان ائمہ معصومین اہلبیت کے معلوم ہوا کہ
ترکہ آنحضرت مین میراث نہین جاری ہی اور ورثہ کی آیتین حدیث مذکور سے مخصوص ہو گئین (نزد شیعہ ۱۲)
اب رہی روایات شیعہ کی کہ وَرِثَ سُلَيْمَانُ دَاوُدَ دال ہی اسبات پر کہ انبیا بھی ایک دوسرے کے
وارث ہوتے ہین لیکن مخالف اس حدیث قطعی کے ہی جو معصومین کی روایت سے
ثابت ہوئی ہی پس اس اشکال کے حل کرنے مین بھی معصوم ہی کے قول کیطرف رجوع کرتا ہون
اور کتب شیعہ کی طرف التجا لیے جاتا ہون رَوَی الْكُلَيْنِيُّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ أَنَّ سُلَيْمَانَ وَرِثَ
دَاوُدَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا وَرِثَ سُلَيْمَانَ ترجمہ کلینی نے ابی عبد اللہ سے روایت کی کہ
بیشک سلیمان داود کے وارث ہوے اور بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سلیمان علیہ السلام
کے وارث ہوے پس معلوم ہوا کہ یہ وراثت علم اور نبوت اور کمالات نفسانی کی ہی نہ
وراثت مال متروکہ کی اور قرینہ عقلی بھی مطابق قول معصوم کے اسی پر دلالت کرتا ہی اسواسطے
کہ باجماع اہل تاریخ حضرت داود علیہ السلام انیس صاحبزادے رکھتے تھے پس وہ بھی
وارث ہوتے تھے حالانکہ حق تعالے نے اس ورثہ کو مخصوص حضرت سلیمانؑ کے ساتھ
فرمایا پس معلوم ہوا کہ وہ وراثت جس کا ذکر آیت مین ہی یہی وراثت علم اور نبوت تھی اسواسطے
کہ حضرت سلیمانؑ کے دوسرے بھائیون کو اسمین سے کچھ حاصل نتھا اور جس حالت مین یہ
بات ثابت اور ظاہر ہو چکی کہ ہر پسر پدر کی میراث لیتا ہی پھر اوس سے آگاہی کرنا لغو محض ہوگا
اور کلام الٰہی مشتمل بلغو ہرگز نہین ہو سکتا ہی اور یہ بات بھی سمجھنا چاہیے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام
کی کیا بزرگی ثابت ہوئی ایسی چیز مین شریک فرمانے سے جسمین تمام عالم شریک ہی یعنی
ورثہ مالی مین دوسرے یہ کہ کلام آیندہ صاف دلالت کر رہا ہی اس بات پر کہ یہان پر
مراد وراثت علم اور نبوت ہی جیسا کہ فرمایا يَا أَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ الخ
ترجمہ کہا سلیمان علیہ السلام نے ای لوگو مجکو جانورون کی گفتگو سکھلائی گئی ہی اور اگر شیعہ

نہین کہ وراثت کا لفظ علم مین مجاز ہے اور مال مین حقیقت پس پھیرنا لفظ کا حقیقت سے مجاز کیطرف
بے ضرورت کیون جائز ہوگا تو کہونگا مین بضرورت محافظت قول معصوم کے جھوٹ سے
اور یہ بات بھی مین تسلیم نہین کرتا ہون کہ لفظ وراثت کے معنی حقیقی مال ہی کے ہین
بلکہ یہ تخصیص عرف فقہا مین بسبب غلبۂ استعمال کے ہوئی ہے مثل اور منقولات عرفیہ کے
اور امر محقق یہ ہے کہ اطلاق اوسکا وراثت علم اور منصب سب ہی پر صحیح ہے اور اگر ہم تسلیم
بھی کر لیوین کہ مجاز ہی لیکن مجاز متعارف اور مشہور ہی خاصکر استعمال قرآنیہ مین کہ ہم پایہ
حقیقت ہو رہا ہے جیسا کہ فرمایا ہے ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا
فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ وَّرِثُوا الْكِتَابَ ترجمہ پھر وارث کیا ہمنے کتاب کا اون
لوگون کو جو مقبول ہمارے ہین ہمارے بندون سے پھر جانشین ہوے پیچھے اونکے
ناخلف کہ وارث ہوے کتاب کے آپ ہی یہ دوسری آیت جسکو شیعہ وراثت مالی
کی دلیل لاے ہین یعنی يَرِثُنِيْ وَيَرِثُ مِنْ آلِ يَعْقُوْبَ ترجمہ میراث لیوے مجھسے
اور میراث لیوے اولاد یعقوب سے پس بداہت عقلیہ سے اس جگہ وراثت منصب مراد ہے
قطعاً اسواسطے کہ اگر لفظ آل یعقوب سے نفس ذات یعقوب علیہ السلام مراد ہو بطریق
مجاز تو لازم آویگی یہ بات کہ حضرت یعقوب کا مال اونکے زمانہ سے حضرت زکریا علیہ السلام
کے زمانہ تک کہ دو ہزار سال سے زیادہ گذرے تھے باقی تھا بے تقسیم ہوا اور تقسیم اوسکی
بعد وفات حضرت زکریا ہو کر حضرت یحییٰ کا حصہ حضرت یحییٰ کو پہونچتا اور یہ مغالطہ سخت
ہی اسواسطے کہ اگر قبل وفات حضرت زکریا کے تقسیم ہوگیا ہوتا تو وہ مال حضرت زکریا کا مال
ہوتا اور يَرِثُنِيْ مین داخل ہوتا اور اگر مراد آل یعقوب سے اولاد یعقوب ہووے تو لازم
ہوگا کہ حضرت یحییٰ وارث جمیع بنی اسرائیل کے ہونگے زندے ہون خواہ مردے اور یہ
مغالطہ زیادہ سخت اور افحش ہے پہلے مغالطہ سے پس اس آیت کو اس مقام مین لانا
کمال خوش فہمی اس فرقہ کے علما کی ہے اور یہ بات بھی ہے کہ حضرت زکریا نے دو لفظ فرمائے

وَ لِیًّا وَّ یَرِثُنِیْ یعنی جناب الٰہی سے ایسا ولی طلب کیا جو موصوف بہ صفت وراثت تھا یس
اس بنا پر اگر وراثت سے مراد کسی علم خاص کی ہوگی تو یہ صفت محض لغو ہو جاوے گی
اور اوسکی ذکر مین کچھ فائدہ نہو گا کیونکہ یہ بات تو ظاہر ہے کہ تمام شریعتون مین لڑکا باپ کا
وارث ہوتا ہے اور ولی کے لفظ سے وراثت مال بے تکلف سمجھی جاتی ہے اور یہ بات بھی جان
لینا چاہیے کہ انبیاے کرام کے نفوس مقدسہ اس عالم بے ثبات کے تعلقات سے بالکل
علیحدگی اختیار کر کے ذات حق جل علا سے تعلق پیدا کرتے ہین اور ساری متاع دنیوی
اونکی نظر مین ایک جو کے برابر بھی نہین ہوتی ہے خاصکر حضرت زکریا علیہ السلام کہ جو قطع تعلق
دنیاوی مین ضرب المثل ہین پھر اونکی نسبت یہ بات محالات سے ہے کہ وراثت مال اور متاع کا
اندیشہ کرین اور اس دنیاے فانی سے اظہار کلفت اور اندوہ و ملال اور خوف کا جناب
باری مین کرین کہ یہ بات صریح دلالت کرتی ہے کمال محبت دنیاوی پر **اعتراض دوم**
اہل شیعہ کا ابوبکرؓ نے حضرت فاطمہؓ کو باغ فدک نہ دیا حالانکہ پیغمبر نے وہ فاطمہ کو ہبہ
کر دیا تھا اور فاطمہ کا دعوی بھی نہ سنا اور گواہ و شاہد طلب کیے اور جسوقت حضرت فاطمہؓ نے
حضرت علیؓ اور ام ایمنؓ کو گواہی مین پیش کیا تو اونکی شہادت کو اس بنا پر رد کر دیا کہ ایک مرد
اور ایک عورت شہادت مین کافی نہین ہے بلکہ ایک عورت دوسری ہونا چاہیے اوسوقت
فاطمہ علیہا السلام غضب مین آگئین اور ابوبکر سے ترک کلام کر دیا حالانکہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے حق مین فرمایا ہے مَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ ترجمہ
جو شخص فاطمہ کو غضب مین لایا مجکو غضب مین لایا **جواب** قبل جواب اس
اعتراض کے بناء اور وجہ اس اعتراض کی معلوم کر لینا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ شیعہ نے
پہلے مرتبہ مطاعن حضرت ابوبکرؓ مین منع میراث کو لکھا پھر جسوقت ائمہ معصومین کے عمل
اور روایات سے عدم توریث پیغمبر کو (نزد شیعہ) نے ثابت کر دیا تو اوسوقت اس دعوی سے شرمندہ
ہوکر دوسرا دعوی گڑھا جو ابھی مذکور ہوا الغرض اوسکا جواب بھی لیجیے اول یہ ہے کہ حضرت فاطمہ ہبہ

رضی اللہ تعالے عنہا کا دعوی ہبہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کرنا اور حضرت علی کرم اللہ
وجہہ اور ام ایمن یا حسنین کا علی اختلاف الروایات شہادت دینا اہل سنت کی کتابون مین
اصلاً موجود نہین ہے بلکہ محض ایک افترا ہے منجملہ او رمفتریات شیعہ کے پس اس بحث کو
مقام الزام اہل سنت مین لانا اور جواب طلب کرنا کمال حماقت ہے بلکہ کتب اہل سنت مین
اسکے برخلاف موجود ہے چنانچہ مشکوۃ شریف مین ابوداؤد کی روایت مغیرہ سے موجود ہے
جسکا ترجمہ یہ ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے باغ فدک تھا پس
آپکی عادت شریف تھی کہ اوسکی آمدنی سے بنی ہاشم کے لڑکو نپر خرچ کرتے تھے اور اونکی بیوہ
عورتونکا نکاح کرتے تھے اور بیشک حضرت فاطمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
باغ فدک کا سوال کیا لیکن آپ نے قبول نہین فرمایا یہانتک کہ آنحضرت کا انتقال ہوگیا
اور وہ اوسی حالت پر رہا پھر جسوقت ابوبکر اوسکے والی ہوئے انھون نے بھی اوسمین مثل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عمل کیا یہانتک کہ اونکا انتقال بھی ہوگیا پھر جسوقت عمر
بن الخطاب والی ہوئے انھون نے بھی مثل اپنے دونون صاحبون کے عمل کیا یہانتک
کہ رحلت فرمائی بعد اونکے مروان نے اوسکو بطور جاگیر کے لے لیا پھر پہونچا وہ فدک
عمر بن عبد العزیز تک اوسوقت کہا عمر بن عبد العزیز نے کہ بلاشک مین اوس چیز کو جسکو
نہین دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو اور مین تم لوگون کو اس بات پر
گواہ کرتا ہون کہ پھیر دیا مین نے اسکو اوس طریق پر جسپر تھا سابق مین یعنے زمانہ رسول اللہ
اور ابوبکر و عمر مین انتہی پس جس حالت مین کہ وقوع ہبہ متحقق نہوا اوس وقت
دعوی کرنا اور شہادت دلانا ایسے لوگونکا جو شیعہ کے نزدیک معصوم اور ہمارے نزدیک
محفوظ ہین محال اور ناممکن ہے جواب ثانی اہل شیعہ کے کہنے سے ہمنے اس
روایت کو قبول کیا لیکن یہ مسئلہ متفق علیہ شیعہ اور سنی کا ہے کہ ہبہ کی ہوئی شے تا وقتیکہ
جسکو دیدی گئی ہے او سکے تصرف اور قبضہ مین نہ آجاوے اوسکی ملک نہین ہوتی ہے

اور فدک کی نسبت اجماعی طور پر ثابت ہی کہ تاحیات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کے قبضہ مین نہ آیا تھا بلکہ آنحضرت ہی کے دست مبارک مین تھا اور آپ مالکانہ
طور پر اوسمین تصرف فرماتے تھے اس صورت مین ابوبکرؓ نے فاطمہؓ کی دعوی ہبہ مین تکذیب نہین
بلکہ تصدیق کی لیکن مسئلہ فقہ کو بیان کیا کہ صرف ہبہ ہو جانے سے ملکیت نہین ہوتی ہی تاوقتیکہ
قبضہ ثابت نہو اور اس صورت مین گواہ اور شاہد طلب کرنیکی کچھ حاجت نہ تھی اور اگر بالفرض
والتقدیر حضرت علی اور ام ایمن نے صرف بطور خبر دینیکے ہبہ کا اظہار فرمایا ہو تو اس بات کو گواہی کا
رد کرنا کہدینا کمال جہالت ہی بلکہ اس مقام پر عدم حکم ہی ساتھ شہادت ایک مرد اور ایک
عورت کے نہ اونکی گواہی کا رد کرنا اور رد شہادت یہ ہی کہ شاہد کو دروغ کے ساتھ متہم کرین
اور دروغ گو سمجھین اور شاہد کی تصدیق دوسری چیز ہی اور حکم کرنا شہادت کے موافق اور ہی ہی تو
جو شخص ان دونون کے درمیان مین فرق نکرے اور عدم حکم کو شاہد کی تکذیب مدعی کے ساتھ
سمجھے وہ شخص اہل علم کے نزدیک خطاب کے لائق نہین رہتا ہی اور شرعی مسئلہ جو نص قرآنی
سے ثابت ہی وہ یہی ہی کہ جب تک ایک مرد اور دو عورتین گواہی مین نہ ہون شہادت کا حکم
نہین ہو سکتا ہی پس ابوبکرؓ اس مقدمہ مین حکم نہ کرنے سے شریعت کی طرف سے مجبور تھے
اور شیعہ کا یہ قول کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ اَغْضَبَهَا اَغْضَبَنِیْ پس کمال
نادانی و کم فہمی ہی لغت عرب کے ساتھ اسواسطے کہ اغضاب یہ ہی کہ کوئی شخص اپنے قول یا
فعل سے کسی شخص کو غصہ مین لانیکا ارادہ کرے لہذا خوب ظاہر ہی کہ حضرت ابوبکرؓ حضرت
فاطمہؓ کے غضب مین لانے اور ایذا دینے کا ہرگز قصد اور ارادہ نہین رکھتے تھے اور بارہا
بطور عذر کے حضرت فاطمہؓ سے کہتے تھے کہ وَاللهِ یَا ابْنَةَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
لَقَرَابَةُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَصِلَ مِنْ قَرَابَتِیْ ترجمہ قسم خدا
کی اے بیٹی رسول اللہ کی تحقیق قرابت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادہ دوست ہی مجکو
ساتھ سلوک کرنیکے اپنی قرابت سے انتہی پس جس حالت مین اغضاب حضرت ابوبکرؓ کی جانب

سے ثابت اور تحقیق نہوا تو پھر وعید مذکور مین کیونکر داخل ہو سکیگے اگرچہ حضرت زہرا بمقتضائے بشری غضب مین آگئی ہون لیکن جبکہ وعید اغضاب کے لفظ سے وارد ہے نہ غضب کے لفظ سے پھر ابوبکر کو اس سے کیا خوف ہے اور اگر ان الفاظ کے ساتھہ وعید واقع ہوتی کہ مَنْ غَضِبَتْ عَلَيْهِ غَضِبْتُ عَلَيْهِ ترجمہ جس پر فاطمہ غضبناک ہوگی اوسپر مین غضبناک ہونگا تو البتہ ابوبکر کو خوف تھا اور اگر یہی بات ہے جیسا تم سمجھے ہو تو غضب کرنا حضرت زہرا کا حضرت علی پر امور خانگی مین بارہا واقع ہوا ہے منجملہ اونکے ایک وہ وقت تھا جبکہ حضرت علی نے ابی جہل کی لڑکی سے اپنے نکاح کا پیغام دیا تھا اور حضرت زہرا روتی ہوئین باپ کے سامنے گئین اور منجملہ اونکے ایکمرتبہ حضرت علی حضرت زہرا سے رنجیدہ ہوکر مکان سے چلے گئے اور مسجد مین جاکر زمین بے فرش پر سو رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خبر پاکر حضرت فاطمہ کے پاس تشریف لائے اور استفسار فرمایا کہ اَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ تیرے چچا کا بیٹا کہان ہے عرض کیا غَاضَبَنِي فَخَرَجَ وَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي ترجمہ رنجش کی میرے ساتھہ پھر باہر چلے گئے اور قیلولہ بھی میرے پاس نہین کیا اور یہ دونون روایتین متفق علیہ اور صحیح ہین اور دوسری دلیل بہت واضح اور روشن یہ ہے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے بحکم بشریت حضرت ہارون پر جو برادر کلان آپ کے اور نبی مقرب خدا تھے غضب کیا یہانتک کہ سر اور داڑھی پکڑی اور کھینچا اور اس بات کا یقین ہے کہ حضرت ہارون نے غضب مین لانیکا ارادہ نہین کیا تھا اسواسطے کہ نبی کا غضب مین لانا کفر ہے لیکن حضرت موسی علیہ السلام کا غضب مین آنا اسمین کچھہ شک بھی نہین ہے پس اگر ایسے معاملات اغضاب مین داخل ہوویگے تو ضرور ہے کہ اوسوقت حضرت ہارون متصف بکفر ہوگئے اور اللہ تعالے کی پناہ طلب کرتا ہون مین ایسے اعتقادات فاسدہ سے جواب دوسرا ان لیا ہمنے کہ حضرت زہرا السبب نملنے میراث اور نہ سنے جانے دعوی ہبہ کے غضب مین آئین اور ابوبکر کو ناراض کر دیا لیکن طرفین کی روایت سے یہ بات ثابت ہے کہ حضرت ابوبکر پر یہ بات شاق گذری اوسوقت آپ حضرت فاطمہ کے مکان پر گئے اور حضرت علی کو

تشفیع گردانکر حضرت زہرا کو راضی اور خوشنود کیا انتہی مؤلف رسالہ ہذا عرض کرتا ہے کہ متعلق
اس جواب کے جو کچھ نظائر طرفین کے ہین اونکو قبل ازین اعتراضات کے مقدمہ محبت اہلبیت
اور حضرت فاطمہ رضی مین حضرت ابوبکر کی جانب سے مع عبارت فارسی تحفہ اثنا عشریہ کے
لکھ چکا ہون حاجت تکرار کی نہین ہے اعتراض سوم اہل شیعہ کا پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے حضرت فاطمہ کو فدک کی وصیت کی تھی اور ابوبکر رضی نے اونکو فدک مین تصرف
نہین دیا پس خلاف پیغمبر کی وصیت کے کیا جواب قبل تحریر جواب کے وجہ اس
اعتراض سوم کی بھی معلوم کر لینا چاہیے اور وہ یہ ہے کہ جب علماے شیعہ نے دیکھا کہ ہبہ بغیر
قبض کے ملکیت نہین ہوتی ہے پھر حضرت زہرا کیون غضب مین آئین اور ابوبکر کی کیا تقصیر
ہے انتہی اس مقام پر شاہ صاحب قدس سرہ نے تحریر فرمایا ہے کہ علماے مذکورین شیعہ حضرت
مجبور ہو کر ہبہ سے ماننے مین اوس دعوے سے انتقال کر کے یہ دوسرا دعوی مذکورہ جسکا
جواب لکھا جاتا ہے ایجاد کیا پس جواب اسکا چند وجہ سے ہے اول تو یہ کہ دعوی وصیت کرنا
حضرت زہرا کا پھر ثبوت اوس دعوے کا اسکی شہادت کتب معتبرہ اہل سنت یا شیعہ سے
پہونچانا چاہیے بعد اسکے جواب طلب کرنا چاہیے دوم یہ کہ وصیت شیعہ اور سنی کے اجماع
سے میراث کی نہین ہے پس جس حال مین میراث جاری نہ ہوتی ہو وصیت کیونکر جاری ہوگی
اسواسطے کہ وصیت اور میراث دونونکا منتقل ہونا موت کے بعد ہوتا ہے اور انبیا علیہم السلام
موت کے بعد کسی چیز کے مالک نہین رہتے ہین بلکہ انکا مال خدا کا مال ہوجاتا ہے اور
بیت المال مین داخل ہوتا ہے اور حدیث مین ہے کہ الانبیاء لا یملکون ملکا
مع اللہ ترجمہ انبیا نہین رکھتے ہین اپنی ملک کو سواے خدا تعالی کے پس جو چیز
کہ انکے قبضے مین آتی ہے اوسکو عاریت خدا جانتے ہین اور اوسکے ساتھ فائدہ مند ہوتے
ہین اور اسیواسطے زکوۃ اونپر واجب نہین ہوتی ہے اور نہ اوداے قرضہ انکے ترکہ سے
واجب ہوتا ہے اور عاریت کے مال مین ہبہ و وصیت کرنا اور میراث دینا مقرر نہین ہے پھر

جسوقت عدم وراثت انبیا کے مال مین ائمہ معصومین کی روایت سے قطعی طور پر ثابت
ہوگئی تو نہ جاری ہونا وصیت کا بطریق اولی ثبوت کو پہونچگیا اسواسطے کہ وراثت
مراتب مین وصیت سے اقوی ہے اور وصیت مراتب مین وراثت سے اضعف ہے
سوم یہ کہ وصیت کسی شخص کے واسطے خاصکر اوسوقت درست ہو سکتی ہے کہ قبل
اس وصیت کرنے کے کوئی قول وصیت کرنے والے کا مخالف وصیت کے نہ واقع ہوا ہو
اور اس مقام پر لفظ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کو اپنا عمل درآمد کر کے رحلت فرمائی ہے پس
جمیع ترکہ پیغمبر صلعم کا وقف فی سبیل اللہ ہوگیا گنجایش وصیت کی نہ رہی چہارم یہ کہ اگر بالفرض
وصیت کا وقوع ہوا لیکن حضرت ابوبکر کو اوسپر اطلاع نہ ہوئی اور اونکے نزدیک گواہون کی
جانب سے ثبوت نہ پہونچا آپ معذور ہین مگر حضرت امیر علی کرم اللہ وجہہ کو اپنی خلافت
مین کیا عذر درپیش ہوا جو اوس وصیت کو جاری نفرمایا اور حسب دستور سابق فقرا
اور مساکین اور مسافرین پر مال فدک کو تقسیم کرتے رہے اگر یہ کہو کہ اپنا حصہ خدا کی راہ مین
صرف کرتے تھے تو حسنین اور اونکی بہنون کو کیون اونکی مان کی میراث سے محروم کیا
انتہی شیعون نے اس بات کے چار جواب دیے ہین وہ چارون مع اون خلل کے جو اونمین
واقع ہین لکھے جاتے ہین اول یہ کہ اہلبیت غصبی چیز کو واپس نہین لیتے ہین جیسا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنا مکان مغصوب جو کہ مکہ مین تھا بعد فتح
مکہ کے غاصب سے نہین لیا انتہی اس جواب مین یہ خلل ہے کہ عمر بن عبد العزیز نے اپنے
عہد مین باغ فدک امام محمد باقر رضی اللہ عنہ کو دیدیا اور آپ نے قبول کر لیا اور آپ کے
قبضہ مین رہا پھر خلفاے عباسیہ اوسپر متصرف اور قابض ہوے یہانتک کہ سنہ ۲۱۰ھ مین
مامون عباسی نے اپنے عامل قثم ابن جعفر کو لکھا کہ باغ فدک اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہم کو
دیدے اوسوقت امام رضا نے اوسکو لے لیا پھر متوکل عباسی اوسپر قابض ہوے بعد
اونکے معتضد نے اوسکو پھیرا پھر مکتفی متصرف ہوے پھر مقتدر نے اوسکو رد کیا جیسا

قاضی نور اللہ نے مجالس المومنین مین تفصیلاً ذکر کیا ہے پس اگر اہلبیت انکے قول کے موافق
مال مغصوب کو نہین لیتے ہین تو ان حضرات نے کیون لیا اور حضرت امیر المومنین نے بھی
خلافت مغصوبہ کو بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے کیون قبول کیا اور حضرت امام حسینؑ
خلافت مغصوبہ کو یزید پلید سے کیون خواہان ہوے **دوسرا جواب جو شیعون نے**
دیا ہے یہ ہے کہ حضرت امیرؓ نے باقتداے حضرت فاطمہؓ فدک سے فائدہ نہین اوٹھایا اور اس
جواب مین سر تا پا خلل ہے اسلیے کہ بعض امامون نے جو فدک کو لے لیا اور اوس سے فائدہ اوٹھایا
اونھون نے حضرت فاطمہ کی پیروی اور اقتدا کیون نہین کی اور یہ بات بھی معلوم ہونا چاہیے
کہ یہ اقتدا فرض تھی یا نفل پس اگر فرض تھی تو دوسرے امامون نے کیون ترک فرض فرمایا
اور اگر فرض نہ تھی تو حضرت امیرؓ نے کیون نفل کے واسطے فرض کو ترک کیا کہ حقدار کو حق نہ
پہونچایا اور یہ بات تو سمجھنا چاہیے کہ کیسی اقتدا افعال اختیاریہ مین کیجاتی ہے یا اضطراریہ
مین پس اگر حضرت زہراؓ بسبب کسیکے ظلم اور ستم کے فدک سے فائدہ نہ اوٹھا سکین
تو وہ مجبور تھین لیکن حالت مظلومیت جو عبارت ہے سراسر مجبوری اور ناچاری سے اوسمین
اقتدا کرنے کے کیا معنی ہین اور اگر اقتدا بھی کی تھی تو خود جناب امیر فائدہ نہ اوٹھاتے لیکن
حسنینؑ کو کیون میراث سے محروم کیا **تیسرا جواب** جو شیعون نے دیا ہے وہ یہ ہے کہ
شہادت حضرت امیر کی واسطے آگاہی لوگون کے تھی کہ حضرت امیرؓ نے اپنے نفع کے واسطے
نہین دی بلکہ حسبۃً للہ دی اور اس جواب مین بھی کئی خلل ہین **اول** یہ کہ جو لوگ کہ
گمان فاسد اس مقدمہ مین حضرت امیرؓ کی جناب مین رکھتے ہونگے وہ وہی ہونگے جنھون نے
انکی شہادت کو مقدمہ ہبہ یا وصیت مین رد کیا ہوگا اور وہ لوگ زمانہ خلافت امیر المومنین مین
انتقال کر گئے تھے پس حضرت امیرؓ کے نہ لینے سے اپنی خلافت مین کسطور پر اس معنی کو
وہ لوگ جان سکتے ہین **خلل دوم** یہ ہے کہ جسوقت حضرت امیرؓ کی بعض اولاد نے
اسکو لیا تو ضرور ہے کہ نواصب اور خوارج کو وہم ہوا ہوگا کہ شہادت حضرت امیرؓ کی اپنی اولاد

کے نفع رسانی کے واسطے تھی بلکہ زمین اور املاک وباغ مین اولاد کا نفع اپنے نفع سے بیشتر
منظور ہوتا ہے پس چاہیے تھا کہ اپنی اولاد کو بھی وصیت فرمادیتے کہ ہرگز اسکا لینا قبول نکرین
تاکہ میری شہادت مین خلل نہ آوے اور یہ بات بھی ہے کہ آپکی اولاد کو دوامر مانع فدک کے
لینے کے ہونا چاہیے تھے ایک اقتدا حضرت زہرا کی دوسری اقتدا حضرت امیر کی چوتھا
جواب شیعہ کی طرف سے یہ ہے کہ یہ سب باتین تقیہ کے طور پر ہوئین اور اس
جواب مین یہ خلل ہے کہ جسوقت امام خروج فرماوے اور جنگ قتال پر آمادہ ہو تو اوسکو
تقیہ کرنا حرام ہوجاتا ہے اور یہی مذہب جمیع امامیہ کا ہے اور اسیوجہ سے حضرت امام حسین نے
تقیہ نہین کیا اور اپنی جان راہ خدا مین دیدی پس اپنے زمانہ خلافت مین حضرت امیر نے
اگر تقیہ فرمایا تو مرتکب فعل حرام کے ہوے اور اس شک کی بنا ہے اپنے عقیدہ سے اور قطع نظر
ان تمام مباحث کے کتاب منہج الکرامۃ مین شیخ ابن مطہر حلی نے ایسی بات لکھی ہے
جس سے اوس اشکال کی بیخ وبنیاد کٹ گئی اور اصلا طعن کی جگہ ابوبکر صدیق پر نرہی
وَهُوَ أَنَّهُ لَمَّا وَعَظَتْ فَاطِمَةُ أَبُو بَكْرٍ فِي فَدَكٍ كَتَبَ لَهَا كِتَابًا وَرَدَّهَا
عَلَيْهَا ترجمہ اور وہ یہ ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہ نے حضرت ابوبکر کو مقدمہ فدک مین
نصیحت کی تو حضرت ابوبکر نے اونکو لکھدیا ایک نوشتہ اور پھیردیا فدک اونکے تئین
پس بتقدیر صحت اس روایت پر جو دعوی کہ ابوبکر کے ذمہ تھا میراث ہو خواہ وصیت
وہ ساقط ہوگیا اور شیعو نکو کسی دعوے کے ساتھ گفتگو کی جگہ باقی نرہی شبہہ
مقدمہ فدک ومیراث وغیرہ مین دو شبہہ شیعہ اور سنی کے دل مین اکثر گذرتے ہین
اول یہ کہ جسقدر دعوے میراث اور ہبہ بین حضرت زہرا سے واقع ہوے اور ابوبکر
کے نزدیک وہ ثبوت کو نہ پہونچے پس اگر حضرت زہرا کی مرضی مبارک فدک کے لینے
کی تھی تو ابوبکر نے کیون انکار کیا اور دے ندیا تاکہ یہ گفتگو رنج آمیز درمیان مین
نہ آتی اگرچہ بعد کو صلح اور صفائی ہوگئی رفع اشتباہ یہ ہے کہ حضرت ابوبکر

اس مقدمہ مین بلاے عظیم درپیش تھی اگر رضی مبارک حضرت فاطمہ کو مقدم رکھتے تو دو وجہ سے دین
مین رخنہ عظیم پڑجاتا اول یہ کہ بے یقین لوگ گمان کرتے کہ خلیفہ مسلمانون کے امور مین مزاحمت
اور رعایت اقربا کے ساتھ فیصلے کرتے ہین اور بدون ثبوت دعوے کو مان لیتے ہین اور انکا مدعا
انکے حوالے کر دیتے ہین اور دوسرے لوگ جو عوام الناس ہین اونسے دعوے کا ثبوت اور گواہ
خاطر خواہ طلب کرتے ہین اور یہ گمان بموجب فساد عظیم کا دین مین ہوتا قیامت تک بوجہ
کہ جمیع قضات و حکام اس دستور العمل کو اپنے کامونکا پیشوا گردانتے اور جا بیجا رعایت اور مروت
اور جانب داری بسبب اس دستاویز کے واقع ہوتی دوم یہ کہ جس صورت مین یہ زمین حضرت
زہرا کو بطریق ملکیت دیدیتے اور حال یہ ہے کہ وارث کی ملک حقیقۃً مورث کی ملک ہوتی ہے
اسواسطے کہ خلافت اور نیابت اوسیکی ہے پس اس زمین کا اعادہ خاندان رسول مین لازم
آتا جو صدقہ رسول تھا بموجب ما ترکناہ صدقۃ کے حالانکہ حضرت ابوبکرؓ نے جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ ترجمہ
پھیر لینے والا اپنے صدقہ کا مثل کتے کے ہے کہ قے کرتا ہے پھر اوسکو نگل لیتا ہے پس یہ حرکت عظیم
حضرت ابوبکرؓ سے ممکن نہ تھی اور اسکے ہمراہ بھی دو وجہین دینی اور دنیاوی تھین وہ یہ کہ جب
فدک حضرت فاطمہؓ کو دیدیا جاتا تو حضرت عائشہؓ اور ازواج مطہرات بھی زبان طلب کشادہ
کرکے اسی قسم کی زمینین اور گاؤن طلب کرتے اور ابوبکرؓ کے کام کو تنگ کر دیتے اور اگر ابوبکرؓ
ان مصالح کی رعایت کرکے انکو مقدم کرتے تو حضرت فاطمہ آزردہ ہوتین پس ناچار بحکم حدیث
نبوی کہ المؤمن اذا ابتلی ببلیتین اختار اھونہما ترجمہ جسوقت مومن دو بلاؤن مین
مبتلا ہووے تو اونمین کی آسان کو اختیار کرلیوے پس ابوبکرؓ نے اسی شق کو اختیار کرلیا اسواسطے
کہ اسکا تدارک ممکن تھا جیساکہ واقع ہوا اور تدارک دوسری شق کا ممکن نہ تھا اور باعث تھا فساد عام کا دین مین
شبہہ دوم جسوقت کہ درمیان ابوبکر اور حضرت فاطمہؓ کے اس مقدمہ مین صفائی اور صلح اور رفع کدورت
منجلی ہوگئی جیساکہ روایت شیعہ اور سنی سے ثبوت کو پہونچا پھر کیا باعث ہوا کہ حضرت زہرا اور حضرت

ابو بکرؓ کی روادار اپنے جنازے پر آنے کی نہ ہوئین اور حضرت امیرؓ نے فقط راتی رات بموجب وصیت کے
آپکو دفن کر دیا۔ دفع شبہہ یہ ہے کہ یہ وصیت حضرت زہراؓ کی بسبب کمال پردہ اور شرم اور حجاب کے
تھی جیسا کہ روایت صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت زہراؓ نے مرض موت مین فرمایا کہ شرم آتی ہے مجکو
کہ میرے تئین بعد مرنے کے مردون کے سامنے لاوین اور اون عورتون کی عادت تھی کہ
عورتون کو بے پردہ کر کے مردون کے طور پر باہر لاتی تھین اسمار بنت عمیس نے کہا کہ مین نے
حبشہ مین دیکھا ہے کہ خرمے کی شاخون سے گہوارہ کجاوے کی مثل بناتے ہین حضرت زہراؓ نے
فرمایا کہ میرے سامنے بنا کر مجکو دکھلاؤ اسمار نے اوسکو بنا کر آپکو دکھلا دیا آپ بہت خوش
ہوئین اور ہنسین حالانکہ وقت وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے آپکو ہنستے
ہوئے نہ دیکھا تھا پھر اسمار کو وصیت کی کہ بعد مرنے کے تم مجکو غسل دینا اور علیؓ تمہارے شریک
ہون اور دوسرا کوئی گذرنے نہ پاوے پس اسیوجہ سے حضرت امیرؓ نے کسیکو آپ کے جنازہ پر نہین
طلب کیا اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت عباسؓ نے چند اہل بیت کے ساتھ نماز پڑھکر رات
ہی کو دفن کیا اور بعض روایتون مین آیا ہے کہ دوسرے روز ابو بکر صدیقؓ اور عمر فاروقؓ اور
دوسرے اصحاب جسوقت حضرت علیؓ کے یہان تعزیت کے واسطے آئے تو دونون نے شکایت
کی کہ کسواسطے آپ نے ہمکو خبر نہ کی کہ فضیلت نماز اور جنازہ کی حضوری حاصل ہوتی علی مرتضیٰؓ
نے فرمایا کہ فاطمہؓ نے وصیت کی تھی کہ بعد انتقال کے مجکو رات ہی کے وقت دفن کر دینا تا کہ
نامحرم کی آنکھ میرے جنازہ پر نہ پڑے پس بموجب اس وصیت کے عمل کیا گیا اور یہ روایت مشہور
ہے اور فصل الخطاب مین ہے کہ ابو بکرؓ صدیق اور عثمانؓ اور عبد الرحمٰنؓ بن عوف اور زبیرؓ بن عوام نماز
عشا کے وقت حاضر ہوئے اور رحلت حضرت فاطمہؓ کی درمیان مغرب اور عشا کے شب
سہ شنبہ تیسری رمضان المبارک مین بعد چھ مہینے انتقال سرور عالم کے ہوئی اور آپکی عمر اٹھائیس
سال کی تھی اور ابو بکرؓ نے بموجب فرمان حضرت علیؓ پیش امام ہو کر نماز آپکی پڑھی اور چار تکبیرین
کہین اور دلیل عقلی اس بات پر کہ نہ بلانا حضرت علیؓ کا حضرت ابو بکرؓ کو حضرت زہراؓ کے جنازہ پر

اسی جہت سے تھا نہ بنا بر کدورت اور ناخوشی کے تیہ ہی کہ اگر بسبب کدورت اور ناخوشی کے ہوتا تو اس طور پر ہوتا کہ ابوبکرؓ ونکے اوپر نماز نہ پڑھاوین اور یہ بات خود درست نہین ہی اسواسطے کہ باجماع مورخین شیعہ اور سنی یہ بات ثابت ہی کہ جسوقت حضرت امام حسنؓ کا جنازہ باہر لایا گیا امام حسینؓ نے سعدؓ بن ابی العاص کو جو معاویہ کی طرف سے امیر مدینہ تھے اشارہ کیا اور فرمایا کہ اگر میرے جدکی سنت یہ نہوتی کہ امام جنازہ امیر کو ہونا چاہیے تو ہرگز مین تمکو پیش امام نکرتا پس معلوم ہوا کہ حضرت زہراؓ نے واسطے نماز پڑھنے ابوبکرؓ کے یہ وصیت نہین فرمائی تھی اور نہین تو حضرت امام حسینؓ خلاف وصیت حضرت زہراؓ کیونکر عمل مین لاتے اور ظاہر ہی کہ سعید بن العاص ہزار مرتبہ ابوبکر سے کمتر تھے لیاقت امامت نماز مین اور ہنوز چھ ماہ گذرے تھے کہ جناب پیغمبر پدر بزرگوار حضرت زہراؓ نے ابوبکرؓ کو پیش نماز جمیع مہاجر اور انصار کا کیا اور تاکید اس مقدمہ کو بسیار کیا پس کیا احتمال ہی کہ حضرت زہراؓ اس مدت قلیل مین اس واقعہ کو بھول گئی ہونگی انتہی ختم ہوا ترجمہ عبارت تحفہ کا جو متعلق جوابات اعتراضات شنیعہ مقدمہ میراث اور فدک کے تھا اقدم بر سر مطلب یعنی تعظیم اور توقیر اور احسان حضرت فاطمہؓ اور حضرت علیؓ اور جمیع اہل بیتؓ مین صحابہ کبار اور نیز بعد صحابہ کے جملہ علما اور ائمہ باصفا مصروف اور سرگرم رہتے تھے چنانچہ حضرت ابوبکرؓ کی جانفشانی حضرت فاطمہ زہراؓ کی رضامندی مین اہل سنت اور شیعہ کے قول سے ثابت ہوگئی اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کی محبت کا حال حسنینؓ رضی اللہ تعالے عنہما کے ساتھ باب مناقب فاروق مین ہم لکھ چکے ہین کہ جب آپ مال تقسیم فرماتے تو حضرت حسنینؓ کو اپنی اولاد پر مقدم کرتے اور حضرت ابوبکرؓ کا حضرت علیؓ کے ساتھ یہ برتاو تھا کہ ہمیشہ بلحاظ تعظیم رکھتے اور بدام آپکے فضائل بیان کرتے اور دوسرونکو بھی نسبت آپکی محبت اور رعایت اور تعظیم کے بہت تاکید فرمایا کرتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی ہمیشہ آپکی تعظیم اور توقیر کرتے اور مشورہ لیتے تھے اور تمام عمر یہی کیفیت شیخینؓ کی آپکے ساتھ رہی چنانچہ مولانا شاہ عبدالعزیز

رحمۃ اللہ علیہ نے تحفہ میں اسکا ذکر فرمایا ہی اور وہ یہ ہی باید دانست کہ ہیچکس از صحابہ درپے

ایذائے حضرت امیر وزہرا نیفتادہ وبا او پرخاش نکردہ بلکہ ہمیشہ تعظیم وتوقیر ومحبت ونصرت او

نمودہ اند وقتی کہ طلب نصرت از ایشان نمود ومحتاج نصرت شد عبدالرحمن ابن ابزی گوید

شَہِدْنَا صِفِّیْنَ مَعَ عَلِیٍّ فِی ثَمَانَمِائَۃٍ مِمَّنْ بَایَعَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ بَیْعَۃَ الرِّضْوَانِ وَقُتِلَ مِنْہُمْ

ثَلٰثَۃٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلًا مِنْہُمْ عَمَّارُ بْنُ یَاسِرٍ وَخُزَیْمَۃُ بْنُ ثَابِتٍ ذُو الشَّہَادَتَیْنِ وَجَمْعٌ

کَثِیْرٌ مِنَ الْمُہَاجِرِیْنَ وَالْاَنْصَارِ وَقَدْ ذَکَرَ اَکْثَرَہُمْ فِی الْاِسْتِیْعَابِ وَغَیْرِہٖ انتہیٰ حال جمہور

صحابہ آمدیم بر ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما پس ابوبکر ہمیشہ فضائل امیر را بیان می نمود ومردم

را برجت تعظیم وتوقیر او تاکید میفرمود دارقطنی از شعبی روایت میکند کہ بَیْنَا اَبُوْبَکْرٍ جَالِسٌ

اِذْ طَلَعَ عَلِیٌّ فَلَمَّا رَاٰہُ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی اَعْظَمِ النَّاسِ مَنْزِلَۃً وَاَقْرَبِہِمْ

قَرَابَۃً وَاَفْضَلِہِمْ حَالًا وَاَکْثَرِہِمْ غَنَاءً عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَنْظُرْ

اِلٰی ہٰذَا الطَّالِعِ وہمچنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نیز ہمیشہ در تعظیم وتوقیر ومشورہ

پرسیدن صلاح خواستن از حضرت امیر زیادہ تر مبالغہ میفرمود دارقطنی از سعید بن المسیب

روایت کردہ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ اَیُّہَا النَّاسُ اعْلَمُوْا اَنَّہٗ لَا یَبْلُغُ شَرَفُ اِلَّا

بِوَلَایَۃِ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ انتہی ملخصاً ومختصراً ترجمہ جاننا چاہیے کہ کوئی شخص صحابہ

سے درپے ایذا حضرت امیر اور حضرت زہرا رضی اللہ تعالے عنہما کے نہین ہوا اور آپ کے ساتھ

جھگڑا نہین کیا بلکہ ہمیشہ تعظیم اور توقیر اور محبت اور مدد آپکی کرتے رہے جسوقت کہ طلب نصرت

ان لوگون سے کی اور نصرت کی حاجت ہوئی عبدالرحمن ابن ابزیٰ کہتے ہین کہ حاضر ہوے ہم صفین

مین حضرت علی کے ساتھ مع آٹھسو صحابہ کے اول لوگون سے جنھون نے بیعت رضوان

کی تھی اور شہید ہوگئے اونمین سے ترسٹھ آدمی اور اون مین سے عمار بن یاسر اور خزیمہ بن ثابت

ذوالشہادتین تھے اور ایک جماعت کثیر مہاجرین اور انصار کی تھی اور تحقیق ذکر کیے گئے اکثر

اونکے استیعاب وغیرہ مین یہ حال تھا جمہور صحابہ کا اور حال ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالے عنہما کا

یہ تھا کہ ابوبکر ہمیشہ حضرت علیؓ کے فضائل بیان کرتے تھے اور دوسرے لوگوں کو آپکی محبت اور تعظیم و توقیر پر تاکید فرماتے تھے اور دار قطنی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ دا نثنا لیکہ ہوئی تھی ابوبکرؓ ناگہان ظاہر ہوئے حضرت علیؓ پس جسوقت ابوبکرؓ نے آپکو دیکھا فرمایا جس شخص کو پسند آوے یہ بات کہ نظر کرے طرف اوس شخص کے جو لوگوں سے زیادہ بزرگ ہے از روے مرتبہ اور قرابت کے اور افضل ہے بیروی کرنے میں آنحضرتؐ کی اور اکثر مردم ہے کاربرآری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پس چاہیے کہ دیکھے طرف اس ظاہر ہونیوالے یعنی علیؓ کے اور اسیطرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ بھی ہمیشہ تعظیم اور توقیر کرتے تھے اور مشورہ اور صلاح لینے میں آپ سے زیادہ تر مبالغہ کرتے تھے اور دار قطنی نے سعید بن مسیب سے روایت کیا ہے کہ فرمایا عمر بن خطابؓ نے ای لوگو آگاہ ہو کہ نہیں تمام ہوگی بزرگی مگر ساتھ محبت علیؓ بن ابی طالب کے **حکایت** حضرت امام علی رضاؑ جب نیشاپور میں داخل ہوئے اوسوقت آپ خچر پر سوار تھے اور حضرت شقیق بلخیؒ جو اعاظم صوفیہ سے ہیں حضرت امام کی جلو میں آگے آگے جاتے تھے اور ایک جماعت کثیر صوفیہ کی اپنی چادروں سے امام کے سر پر سایہ کیے ہوئے تھی اور حافظ ابو زرعہ رازیؒ اور محمد بن اسلم طوسی مع جمیع طلباء کے مدرسوں سے واسطے زیارت امام ہمام کے باہر آئے اور شہر میں شہرہ امام کی آمد کا ہوا اوسوقت محدثین اہل سنت نے آپکی جناب میں عرض کی کہ اگر آپ دو ایک حدیث بسند اپنے آباے کرام کے روایت فرماویں تو کمال احسان ہوگا تب حضرت امام علی رضاؑ نے بسند اہلبیت کرام و آباے عظام اپنے کے یہ حدیث پڑھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حِصْنِیْ فَمَنْ قَالَھَا دَخَلَ حِصْنِیْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اَمِنَ مِنْ عَذَابِیْ ترجمہ لا الہ الا اللہ میرا قلعہ ہے پس جسنے اسکو کہا میرے قلعہ میں داخل ہوا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوا امن میں ہوا میرے عذاب سے امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ جب اس سند اہلبیت کو ذکر کرتے فرماتے کہ قرأت هٰذا عَلٰی مَجْنُوْنٍ لَاَفَاقَ اَوْ عَلٰی مَرِیْضٍ لَبَرِئَ ترجمہ اگر پڑھی جاوے یہ سند کسی مجنون کے اوپر تو وہ ہوش میں آجاوے اور اگر پڑھی جاوے

کسی مریض پر البتہ صحت پاوے یعنی بسبب اسکی برکت کے امام فخر الدین رازیؒ نے لکھا ہے کہ اللہ جل شانہ نے اہل بیت رسالت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانچ امر مین مساوی گردانا ایک درود بھیجنے مین حضرت پر تشہد مین دوم سلام مین سوم طہارت مین چہارم تحریم صدقہ مین پنجم وجوب محبت مین انتہی **حکایت** ایکبار حضرت عبد اللہ بن امام حسن رضی اللہ تعالٰے عنہما عمر بن عبد العزیز کے پاس کسی کام کو گئے تو اونھون نے کہا کہ آپکو جب کوئی ضرورت ہوا کرے تو مجکو بلوالیا کیجیے مین حاضر ہوا کرونگا کیونکہ مجھے اللہ تعالٰے سے شرم آتی ہی کہ وہ آپکو میرے دروازے پر کھڑا دیکھے انتہی اس حکایت سے کمال اہتمام عظمت اہل بیت کا صحابہ او رتابعین وغیرہم سے ثبوت ہوا **حکایت** ایکبار دختر حضرت اسامہ بن زید عمر بن عبد العزیز کے پاس گئین آپ نے اونکو اپنی جگہ پر بٹھا لیا اور آپ خود اونکے سامنے بیٹھے اور جو کچھ اونکی حاجت تھی پوری کردی سبحان اللہ یہ اہتمام تعظیم تھا ان بزرگوار اونکا ساتھ دختر مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھر کیا خیال ہوسکتا ہی آپکی اولاد اور ذریت کے ساتھ یعنی اونکی کیا کچھ تعظیم کرتے ہونگے **حکایت** حضرت معاویہ رضی اللہ تعالی عنہ کو معلوم ہوا کہ کابس بن ربیعہ مشابہ ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوسوقت سے جب کبھی وہ آتے تو حضرت معاویہ اپنے تخت سے اوترکر اونکی پیشوائی کرتے اور درمیان آنکھون کے بوسہ دیتے

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ

ولادت آپکی ماہ رمضان ۳ سنہ ہجری مین ہوئی وقت پیدایش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا لعاب دہن آپ کے منہ مین ڈالا اور دعا کی کہ یا اللہ مین تیری پناہ مین دیتا ہون اوسکو اور اوسکی ذریت کو شیطان رجیم سے اور ساتوین روز دریافت فرمایا کہ اسکا کیا نام رکھا ہی عرض کیا گیا حرب فرمایا نہین بلکہ حسن رکھو ترمذی مین حضرت علیؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن کا عقیقہ

کیا اور حضرت فاطمہؓ سے فرمایا کہ اسکا سر منڈا کر ہم وزن بالون کے چاندی صدقہ کرو اور وزن اوسکا
ایک درہم یا کچھ کم تھا اور ایک روایت مین ہے کہ آپکا ختنہ بھی ساتوین دن ہوا آپ کمال سخی تھے
رسالۂ تشریف البشر مین کتاب حیاۃ الحیوان سے منقول ہے کہ امام حسن رضی اللہ تعالی عنہ نے تین بار
اپنا سارا مال فی سبیل اللہ خرچ کردیا آپ کے مناقب مین شیخین نے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے
روایت کی ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ حسنؓ بن علیؓ کو دوش
مبارک پر چڑھائے تھے اور فرماتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ یعنی اے اللہ میرے
مین اسکو دوست رکھتا ہون پس تو بھی دوست رکھ اور بخاری شریف مین ہے حدیث ابی بکرہ
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو منبر پر دیکھا اور حسن
بن علیؓ آپ کے پہلو مین تھے اوسوقت آنحضرتؐ کبھی لوگون کی جانب اور کبھی امام حسن
کی طرف نظر کرتے تھے اور فرمایا آپ نے اِنَّ اِبْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ وَلَعَلَّ اللہَ اَنْ یُّصْلِحَ بِہٖ
بَیْنَ فِئَتَیْنِ عَظِیْمَتَیْنِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ بیشک لڑکا میرا سردار ہے اور شاید کہ اللہ
تعالے بسبب اسکے صلح کرادیگا درمیان دو بڑے گروہ مسلمانون کے **ف** بعد شہادت
حضرت علی کرم اللہ تعالی وجہہ اہل عراق نے حضرت امام حسنؓ سے بیعت کی اور آپ کو ملک
شام کے لینے پر آمادہ کر کے شام کی طرف روانہ ہوے اور اوسطرف سے حضرت معاویہؓ
روانہ ہوے جسوقت دونو لشکر مقابل ہوے تو امام حسنؓ کو معلوم ہوا کہ ایک دوسرے پر
نہ غالب ہوگا یہانتک کہ ایک جماعت عظیم مقتول ہوسی اوسوقت بخیال قتل اہل اسلام
آپ نے حضرت معاویہؓ سے چند عہد اور مواثیق کے ساتھ صلح کرلی اور قول آنحضرتؐ کی تصدیق
ہوئی اور ترمذی مین ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے **حدیث** اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ
سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسنؓ اور حسینؓ
جوانان اہل جنت کے سردار ہین **ف** امام نووی رحمۃ اللہ علیہ سے اس حدیث کے
معنی پوچھے گئے فرمایا یہ دونون صاحبزادے اگرچہ سن سیدہ ہوکر انتقال کرین لیکن جوشخص

جوان ہوا اور جنتی ہوا یہ اوسکے سردار ہین اور سب اہل جنت ۳۳ سالہ ہونگے اور یہ لازم نہین کہ
سردار بھی ہم سن قوم کا ہوا انتہی اور بعض نے فرمایا کہ انبیا علیہم السلام اور خلفاء راشدین اس
حدیث سے مستثنیٰ ہین حدیث بخاری اور مسلم نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّہٗ فَاَحِبَّہٗ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّہٗ ترجمہ ای اللہ مین حسن کو
دوست رکھتا ہون پس تو بھی اوسکو دوست رکھ اور دوست رکھ اوسکو جو اوسکو دوست رکھے
ف یہ حدیث محبان حسن کے لیے مژدہ جان بخش ہی یعنی جو شخص امام حسن رضی اللہ تعالےٰ
عنہ کو دوست رکھیگا اوسکو اللہ اور رسول دوست رکھینگے انتہی جناب امام حسن رضی اللہ تعالےٰ
عنہ نے بہت سے کلمات نصیحت آمیز فرمائے ہین جنسے سننے والون کا دل نرم ہوتا ہی
اور بہت سے کرامات آپ سے وقوع مین آئے ہین انتقال آپکا لیسیٔن ہر دینے جعدہ کے
لیمہ سے ۴۸ سال بماہ ربیع الاول ۵۰ھ یا ۴۹ھ مین ہوا سعید بن العاص جو حضرت معاویہؓ
کیطرف سے مدینہ مین حاکم تھے نماز جنازہ پڑھائی اور مقام بقیع مین نزدیک قبر فاطمہ بنت اسد
اپنی دادی کے دفن ہوے اور صرف چھ ماہ پانچ یوم خلافت فرمائی ذکر آپکی اولاد کا ابن خشاب نے
لکھا ہی کہ گیارہ پسر اور ایک دختر آپکی تھی دختر کا نام فاطمہؓ اور کنیت ام الحسنؓ تھی اور یہی فاطمہ رضہ
والدہ ہین امام محمد باقر بن علی کی اور شیخ ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمان نے ارشاد مین
لکھا ہی کہ امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی جملہ اولاد پندرہ تھین شامل ہین اسکو پسر اور دختر اور
صاحبزادون مین زید ہین اور اونکی دو بہنین تھین ام الحسنؓ وام الحسینؓ دوم حسن سوم
عمر انکے دو بھائی تھے یعنی انکی مان سے ایک قاسمؓ دوسرے عبداللہ یہ تینون صاحبزادے
اپنے چچا حضرت امام حسینؓ کے ساتھ شہید ہوے چہارم عبدالرحمن پنجم حسین ملقب
باثرم اور انکے بھائی طلحہ تھے اور بہن فاطمہؓ تھین یعنی ایک مان سے یہ تینون لڑکے تھے
اور فاطمہ اور ام عبداللہ اور ام سلمہ اور رقیہ کو شامل کرکے جملہ تعداد پندرہ کی ہوئی

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فائدہ تعداد روایات حضرت امام حسین

ولادت شریف بمقام مدینہ منورہ ماہ شعبان سنہ چار ہجری میں ہوئی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آپکی تحنیک فرمائی اور کان میں اذان دی اور منھ میں اپنا لعاب دہن
ڈالا اور دعا دی اور ساتویں دن حسین نام رکھا اور ایک گوسفند عقیقہ میں ذبح کی اور
سر مونڈوا کر بالوں کو چاندی کے برابر تولکر خیرات کی کنیت آپکی ابو عبد اللہ ہے آپکی روایت سے
کتب حدیث میں آٹھ حدیثیں ہیں آپکے مناقب میں یہ حدیث حاکم نے روایت کی حُسَیْنٌ
مِنِّي وَاَنَا مِنَ الْحُسَيْنِ اَللّٰهُمَّ اَحِبَّ مَنْ اَحَبَّ حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سِبْطٌ مِّنَ الْاَسْبَاطِ
ترجمہ حسین مجھسے ہے اور میں حسین سے ہوں ای اللہ میرے دوست رکھتا ہوں میں اوس شخص کو
جو دوست رکھے حسین کو حسین نواسا میرا ہے منجملہ نواسوں کے **ف** اس حدیث
سے کمال درجہ محبت کا ثابت ہوا اور ایسے کلمات کہ میں حسین سے ہوں اور حسین مجھسے
کمال اتحاد اور الفت کی جگہ بولے جاتے ہیں اور یہ حدیث ابن حبان وغیرہ نے جابر
بن عبد اللہ سے روایت کی کہ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَفِيْ لَفْظٍ
اِلٰى سَيِّدِ شَبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے جس شخص کو خوش معلوم ہو کہ نظر کرے طرف اوس شخص کے جو اہل جنت سے
ہے اور ایک لفظ یوں ہے کہ نظر کرے طرف سردار جوانان اہل جنت کے پس
چاہیے کہ نظر کرے طرف حسین ابن علی کے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے حدیث اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهُ ترجمہ ای اللہ بیشک
میں حسین کو دوست رکھتا ہوں پس تو بھی اوسکو دوست رکھ اور دوست رکھ اوسکو جو اوسکو
دوست رکھے **ف** یہ حدیث محبان حسین کے لیے بشارت ہے اور وہ محب آپکے اہل سنت
والجماعت ہیں کہ انھوں نے آپکو اوسیطرح دوست رکھا جسطرح جسے اللہ اور اوسکے رسول نے
حکم فرمایا ہے نہ اپنے نفس کی پیروی سے جیسا کہ نصاری حضرت عیسی علیہ السلام کو کمال محبت
میں اللہ کا بیٹا کہنے لگے اور بسبب اوسکے اللہ سے دشمنی پیدا کی اور یہ حدیث

کمال محبت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دلیل ہی جسکو زید بن زیاد نے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کے مکان سے تشریف لائے اور حضرت فاطمہ
رضی اللہ تعالے عنہا کے گھر کی طرف گذر ہوا اور امام حسین رضی اللہ تعالے عنہ کے رونے
کی آواز آپ نے سنی فرمایا اَلَمْ تَعْلَمِي اَنَّ بُكَاءَهُ يُؤْذِيْنِي یعنی اے فاطمہ کیا تو نہیں جانتی
ہی کہ حسین کا رونا مجھکو تکلیف دیتا ہی اور اس حدیث کو امام بخاری اور ترمذی نے روایت
کیا هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حسن اور حسین دو پھول ہیں میرے دنیا سے
ام الفضل سے روایت ہی کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس گئی اور عرض کیا کہ
آجکی شب میں نے ایک خواب بد دیکھا ہی فرمایا وہ کیا ہی عرض کیا کہ میں نے دیکھا کہ ایک ٹکڑا
آپکے بدن کا کٹکر میری گود میں رکھدیا گیا فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہی فاطمہ کے لڑکا ہوگا اور
وہ تیری گود میں آویگا پھر امام حسین پیدا ہوے اور میری گود میں آئے جیسا کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا پس میں اونکو لیکر آپکی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کی
گود میں دیدیا پھر ذرہ سی دیر کے بعد میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو دیکھا کہ چشم
مبارک سے آنسو بہہ رہے ہیں میں نے عرض کیا يَا نَبِيَّ اللهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا يُبْكِيْكَ
یعنی میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ کس چیز نے آپکو رولایا فرمایا جبرئیل علیہ السلام
نے مجھکو خبر دی ہی کہ میری امت میرے اس لڑکے کو عنقریب قتل کر ڈالیگی اور میرے پاس
سرخ مٹی بھی لائے تھے حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا فرماتی ہیں کہ جبرئیل علیہ السلام
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے اور حسین میرے ساتھ تھے دفعۃً میں حسین سے
ذرا غافل ہوگئی اور وہ میرے پاس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلے گئے آپ نے
اونکو اپنے زانو پر بٹھالیا جبرئیل نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کیا اس لڑکے کو دوست رکھتے
ہیں فرمایا ہاں کہا سن لیجیے آپکی امت اسکو بہت جلد قتل کر ڈالیگی اور اگر آپ چاہیں تو میں
خاک اوس زمین کی دکھادوں جہاں یہ قتل کیا جائیگا پھر اپنا پر اوس زمین کی طرف پھیلایا اور

وہ زمین دکھلائی جسکو کربلا کہتے ہین اور وہ سرخ مٹی طرف عراق کی تھی اور یہ واقعہ جانگداز جسکی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت قبل سے دیدی تھی واقع ہوا بعد انتقال آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفاے راشدین اور حضرت فاطمہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے روز جمعہ دسوین محرم سنہ ۶۱ ہجری مقام کربلا مین اور اوسوقت عمر شریف حضرت امام حسین کی پچپن سال کی تھی اور وہین دفن ہوے اور سر مبارک آپکا یزید کے پاس بھیجا گیا لیکن اسمین اختلاف ہی کہ بعد شام مین جانے کا پھر کہان گیا **ایک روایت** مین ہی کہ یزید نے تمام شہرون مین پھرانے کا حکم دیا اور پھرتے پھراتے عسقلان مین پہونچا اور وہان کے امیر نے وہین دفن کردیا **دوسرا قول** ہی کہ بقیع مین نزدیک قبر شریف حضرت فاطمہؓ اور امام حسنؓ کے دفن ہوا **تیسرا قول** یہ ہی کہ جسم شریف کیطرف پھیر لگیا اور کربلا مین دفن ہوا **چوتھا قول** یہ ہی کہ مصر قاہرہ مین دفن کیا گیا اور مقریزی نے خطط مین لکھا ہی کہ سر مبارک امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ بروز یکشنبہ آٹھوین جمادی الآخر سنہ ۵۴۸ مین عسقلان سے مصر مین لایا گیا اور خون تازہ روان تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْن چونکہ اس حادثہ عظیم کا بیان اکثر رسائل اردو مین موجود ہی اور ہر فرد بشر اوس سے مطلع اور آگاہ ہی بدینوجہ کمترین نے اسکی تفصیل لکھنا ضروری نجانا اور بہت معتبر رسالہ اس معرکہ مین رسالہ سرالشہادتین بزبان عربی ہی جسکا ترجمہ بزبان اردو مع زیادتی بعض فوائد کے کتاب تقریرالشہادتین ہی پس جو شخص مطلع ہونا اس خبر پر چاہے رجوع کرے طرف اوسکے **ذکر اولاد سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ** تعداد اولاد مین اختلاف ہی شیخ جمال الدین طاہر نے لکھا ہی کہ آپکے چھ پسر اور تین دختر تھین اور صاحب ارشاد (نام کتاب) نے ارشاد فرمایا ہی کہ آپکے صرف چھ بچے تھے **ایک** حضرت علی اصغر کنیت انکی ابو محمد اور لقب زین العابدین ہی **دوم** حضرت علی اکبر یہ آپکے ہمراہ شہید ہوے **سوم** حضرت جعفر انکا انتقال جناب امام حسین کی حیات مین واقع ہوا **چہارم** حضرت عبداللہ اور انکو بھی علی اصغر کہتے ہین

یہ عمر کہ کربلا مین بہت صغیر تھے اور انکے ایک تیر لگا تھا جسکی وجہ سے شہید ہوے پنجم
صاحبزادی حضرت سکینہ تھین ششم حضرت فاطمہ انتہی ان تمام اولاد مین صرف حضرت
امام زین العابدین رض سے آپ کی نسل باقی ہے

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام زین العابدین بن امام حسین رضی اللہ تعالی عنہما

نام آپکا علی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ یہ لقب یعنی زین العابدین بسبب
کثرت عبادت کے ہوا ہے پیدایش آپکی روز پنجشنبہ پانچوین شعبان ۳۳ھ مین بمقام
مدینہ منورہ ہوئی کنیت آپ کی مشہور ابو الحسن ہے رنگ آپکا گندم گون تھا پست قد اور
لاغر تھے آپکی والدہ کا نام سلافہ لقب شاہ زنان تھا اور یہ لڑکی تھین یزدجرد بادشاہ
فارس کی آپ نے روایت حدیث اپنے والد اور چچا یعنی امام حسن رضی اللہ تعالی عنہما
اور حضرت جابر اور حضرت ابن عباس اور مسور بن مخرمہ اور ابی ہریرہ اور صفیہ اور حضرت
عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہم سے کی ہے امام زہری رح کا قول ہے کہ مین نے
کوئی شخص انسے زیادہ فقیہ نہین دیکھا ابن المسیب کا قول ہے کہ مین نے آپ سے زیادہ
کوئی متقی نہین دیکھا **حکایت** ایک شخص آپ کے پاس آیا اور کہا کہ فلان شخص نے
آپکو گالی دی ہے آپنے فرمایا اچھا میرے ساتھ اوسکے پاس چل وہ آپکے ساتھ ہوا اور دل مین
کہتا تھا کہ امام صاحب اپنا عوض اوس سے لینگے لیکن جسوقت اوسکے قریب پہونچے
فرمایا ای شخص اگر کچھ تونے میرے حق مین کہا ہے اور وہ حق ہے تو مین اللہ تعالی سے سائل ہون
کہ وہ مجھے بخشدے اور اگر تیرا قول دروغ ہے تو اللہ تعالے تجکو بخشدے اور معاف کرے
اور یہ فرماکر چلے آئے سبحان اللہ وبحمدہ اس حکایت سے کمال کسر نفس آپکا ثابت ہوا اور
لکھا ہے کہ جب آپ وضو کرتے چہرہ آپکا رنگ زرد ہو جاتا ایک شخص نے عرض کیا آپکی کیا حالت
ہو جاتی ہے فرمایا تم نہین جانتے ہو کہ مین کسکے سامنے کھڑا ہونیوالا ہون اور روایت ہے کہ ایک
شخص نے مقام حجر مین آپکو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے ہین اور ایک سجدہ بہت دراز آپنے کیا

روایت حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالی عنہ

راوی کہتا ہی کہ مین نے دل مین کہا کہ یہ ایک مرد صالح اہلبیت نبوت سے ہین سننا چاہیے کہ اس
سجدہ مین کیا کہتے ہین جب سنا تو معلوم ہوا کہ کہتے ہین عُبَیْدُکَ بِفِنَائِکَ مِسْکِیْنُکَ
بِفِنَائِکَ سَائِلُکَ بِفِنَائِکَ فَقِیْرُکَ بِفِنَائِکَ ترجمہ ای اللہ یہ بندہ تیرا تیری پناہ طلب
کرتا ہی یہ مسکین تیرا تیری پناہ ڈھونڈھتا ہی یہ سائل تیرا تیری امان چاہتا ہی یہ فقیر تیرا تیری امان
کا طالب ہی راوی کہتا ہی قسم ہی اللہ کی جب کسی مصیبت مین مین نے اس دعا کو پڑھا ہی اوس سے
نجات پائی ہی اور اسی قسم کی ایک دعا حضرت علی کرم اللہ تعالے وجہہ سے منقول ہی کہ جب
آپ کسی امر مین متفکر ہوتے دونون ہاتھ جانب آسمان اوٹھاتے اور کہتے یا کٓہٰیٰعٓصٓ
اَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُزِیْلُ بِھَا النِّعَمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ تُحِلُّ
بِھَا النِّقَمَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِیْ بِھَا تُدِیْلُ الْاَعْدَاءَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الذُّنُوْبِ
الَّتِیْ بِھَا تُحْبَسُ غَیْثُ السَّمَاءِ ترجمہ ای نازل کرنیوالے کٓہٰیٰعٓصٓ کے پناہ مانگتا ہون مین
تیری ایسے گناہون سے جنسے تیری نعمتین زائل ہو جاتی ہین اور پناہ طلب کرتا ہون تیری
اون گناہون سے جنسے تیرا عذاب آنا حلال ہو جاتا ہی اور حفاظت ڈھونڈھتا ہون تیری اون
گناہون سے جنکے سبب سے دشمن انتقام لیوین اور امان چاہتا ہون تیری اون
معاصی سے جنسے روک لیا جاتا ہی آسمان سے پانی اور حضرت امام رضی اللہ تعالی عنہ کی سخاوت
کے بارے مین محمد بن اسحاق سے مروی ہی کہ مدینہ منورہ مین بہت لوگ ایسے تھے کہ
اونکی معاش کا حال کسیکو معلوم نہ تھا کہ کہان سے بسر اوقات کرتے ہین لیکن جب امام زین العابدین کا
انتقال ہو گیا تو وہ معاش جو اونکے گھرون مین بوقت شب آپ پہونچاتے تھے گم ہو گئی اوس وقت اسکا
علم ہوا حکایت کچھ لوگ اہل عراق سے آپکی خدمت مین حاضر ہوے اور خلفاء ثلثہ یعنی حضرت

ابوبکر حضرت عمر حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہم کے حق مین خلاف شان کچھ کہنے لگے جب چکے
تو آپ نے فرمایا مجکو تم لوگ بتلاؤ کہ کیا تم مہاجرین اولین مین سے ہو جنکے حق مین اللہ تعالے نے
فرمایا ہی اَلَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ
اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ترجمہ جو لوگ کہ نکالے گئے اپنے گھرون سے اور
اپنے مالون سے ڈھونڈھتے تھے اللہ کا فضل اور رضامندی اور مدد کی اللہ کے دین کی
اور اوسکے رسول کی یہی لوگ سچے تھے انتہی اس بات کو سنکر اون لوگون نے کہا کہ ہم اونمین سے
نہین ہین پھر فرمایا کیا تم وہ لوگ ہو جنکی شان مین اللہ تعالی نے یہ فرمایا ہی اَلَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ
الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّوْنَ مَنْ هَاجَرَ اِلَيْهِمْ وَلَا يَجِدُوْنَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ
حَاجَةً مِّمَّآ اُوْتُوْا وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ترجمہ جو لوگ
مقیم ہین اس گھر مین اور ایمان مین پہلے اونسے دوست رکھتے ہین جو ہجرت کرے اونکی طرف
اور اپنے دلون مین تنگی نہین پاتے ہین اوس چیز سے جو اونکو دی گئی اور مقدم کرتے ہین
اپنی جانو پر مہاجرین کو اور اگرچہ اونکو تنگی ہو اس آیت سے انصار مراد ہین انتہی اہل عراق
نے اسکو بھی سنکر قبل سابق انکار کیا پھر فرمایا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ تم لوگ مصداق
اس قول خدا کے بھی نہین ہو یعنی وَالَّذِيْنَ جَآءُوْ مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ
لِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ اور جو لوگ کہ بعد اونکے آئے کہتے ہین ای رب ہمارے بخش ہمکو
اور ہمارے بھائیونکو جو سبقت لے گئے ہمپر بسبب ایمان لانے کے اور نہ رکھ ہمارے دلون مین کینہ
اون لوگون کی طرف سے جو ایمان لائے ای رب ہمارے تو شفقت کرنے والا اور رحم کرنیوالا ہی
پھر فرمایا کہ نکلجاؤ تم لوگ میرے پاس سے **ف** آپکی تقریر کا ماحصل یہ ہوا کہ ای اہل عراق
ای برا کہنے والو خلفاء ثلثہ کے یہ خلفاء وہ لوگ ہین جنکی شان مین اللہ تعالی نے یہ آیتین نازل
فرمائی ہین اور تم لوگ نہ مہاجرین ہو نہ انصار ہو نہ مصداق اس آخر قول کے ہو جسکا قائل تمام

اہل ایمان کو ہونا چاہیے لیکن تم بہت برے لوگ ہو دور ہو اور میرے پاس سے چلے جاو سبحان اللہ وَبِحَمدِہٖ امام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تو خلفاء راشدین کے ساتھ ایسا عقیدہ تھا اور اونکے نام لیوا صحابہ پر تبرا کرتے ہین مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ آپ سے بہت کرامات وقوع مین آئے ہین انتقال آپکا ۱۲ محرم سنہ ۹۴ ہجری مین بعمر ۵۷ سال ہوا ابن صباغ مالکی سے روایت ہے کہ آپکو زہر دیا گیا تھا اور مدفن آپکا بقیع ہے آپکی اولاد کا ذکر جملہ اولاد آپکی پندرہ تھی شامل ہے لڑکون اور لڑکیو نکو اونمین گیارہ تو صاحبزادے تھے اور چار صاحبزادیان اول صاحبزادے محمد کنیت انکی ابی جعفر لقب باقر تھا دوم زید سوم عمران چہارم عبد اللہ پنجم حسن ششم حسین ہفتم حسین اصغر ہشتم عبد الرحمن نہم سلیمان دہم علی اور ایک صاحبزادے کا نام اس گنتی میں رہگیا ہے مگر بغیۃ الطالب مین دس ہی کا ذکر ہے اور نام آپکی صاحبزادیون کے اول خدیجہ دوم فاطمہ سوم علیہ چہارم کلثوم

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام محمد باقر بن امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما

آپکی ولادت شریف تیسری تاریخ ماہ صفر سنہ ۵۷ ہجری بمقام مدینہ منورہ تین برس قبل شہادت اپنے جد امجد امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہوئی کنیت ابو جعفر لقب باقر شاکر ہادی ہے آپکی والدہ شریفہ حضرت امام حسن کی بیٹی ام عبد اللہ تھین صاحب الارشاد کا قول رسالہ تشریف البشر مین منقول ہے کہ اولاد حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کسی سے علم دین ایسا ظاہر نہوا جیسا حضرت امام محمد باقر سے ہوا آپکے مناقب بیشمار ہین افلح آپکے مولا سے روایت ہے کہ مین آپکے ہمراہ حج کو گیا جسوقت آپ مسجد مین داخل ہوے تو بیت اللہ کو دیکھکر رونا شروع کیا اوسوقت مین نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون ذرا آواز کو پست کیجیے لوگ آپکی طرف متوجہ ہین فرمایا وَیحَکَ یا افلح خرابی ہو تیری اے افلح کیون نہین چلا کر روون شاید اللہ تعالےٰ نظر رحمت

میری طرف کرے اور فردائے قیامت کو کامیاب ہوں پھر آپ نے مقام کیے پیچھے کر رکوع
کیا اور جسوقت فارغ ہوئے تو جائے سجود آنسوؤں سے تر تھی شعر بر سرکوی تو ام یکبار بیاید
گریست + ابر تا واند کہ این مقدار بیاید گریست + آپ کے صاحبزادے حضرت امام جعفر فرماتے
ہین کہ میرے والد بزرگوار آدھی رات کو گریہ وزاری کرتے اور کہتے اَمَرْتَنِي فَلَمْ اَئْتَمِرْ وَ نَهَيْتَنِي
فَلَمْ اَنْزَجِرْ فَهَا اَنَا عَبْدُكَ بَيْنَ يَدَيْكَ مُقِرٌّ لَا اَعْتَذِرُ ترجمہ ای اللہ حکم کیا تونے
مجکو نیک کاموں کا پس نہ عمل کیا مین نے اوسپر اور منع کیا تونے مجکو برے کاموں سے
پس نہ باز آیا مین اونسے سو یہ بندہ تیرا تیرے سامنے اقرار کرنے والا کھڑا ہی اور کچھ عذر نہین
کرتا ہی علما نے امتحاناً آپ سے بعض آیات کے معانی اور مطالب دریافت کیے آپ نے
ایسے جوابات دیے کہ سوائے سکوت کے کچھ چارہ نہوا اور آپ سے اکثر کرامات ظاہر ہوے
منجملہ اونکے ایک یہ کرامت ابوبصیر کہتے ہین مین نے ایک روز امام باقر رضی اللہ عنہ سے
عرض کیا کہ آپ وارث رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا ہان مین نے عرض کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع انبیاء علیہم السلام کے وارث تھے فرمایا ہان مین نے
عرض کیا آپ بھی وارث جمیع علوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہین فرمایا البتہ ہون
پھر مین نے عرض کیا آپ مردے کو زندہ اور ابرص کو اچھا اور اندھے کو بینا کر سکتے ہین
اور بتا سکتے ہین کہ لوگ اپنے گھرون مین کیا کھاتے ہین اور کیا جمع کرتے ہین فرمایا ہان
اللہ کے حکم سے ہم بھی کر سکتے ہین پھر فرمایا میرے نزدیک آؤ اور ابوبصیر نابینا تھے کہتے
ہین جب مین قریب گیا تو اپنا ہاتھ میرے چہرہ پر پھیرا دفعتہً مین آسمان اور زمین اور
پہاڑ دیکھنے لگا فرمایا تو چاہتا ہی کہ اسیطرح دیکھتا رہے اور تیرا حساب اللہ پر رہے یا تو
بدستور ہو جاے اور اس اندھے ہونے کے بدلے مین تجکو جنت ملے مین نے عرض کیا
مین جنت چاہتا ہون پس آپ نے دوبارہ ہاتھ پھیرا مین جیسا تھا ویسا ہی ہو گیا لطیفہ
ابن الجوزی نے کتاب الصفوہ مین لکھا ہی کہ عروہ بن عبداللہ نے حضرت امام باقر

رضی اللہ عنہ سے تلوار کا قبضہ چاندی سے بنانیکو پوچھا فرمایا کچھ حرج نہین ہی کیونکہ
ابوبکر صدیق نے تلوار کو محلی کیا تھا عروہ نے کہا آپ ابوبکر کو صدیق کہتے ہین پس آپ
اس قول کے سنتے ہی جست کرکے روبقبلہ ہوگئے اور فرمایا نعم الصدیق نعم الصدیق
فمن لم یقل الصدیق فلا صدق اللہ لہ قولا فی الدنیا والاخرۃ ترجمہ ہان ہین
صدیق کہتا ہون ہان ہین صدیق کہتا ہون پس جو شخص ابوبکر کو صدیق نہ کہے تو سچا
کرے اللہ تعالی اوسکی بات کو دنیا اور آخرت مین جل جلالہ وعم نوالہ غور کا مقام ہی کہ اہلبیت
اطہار صحابہ کرام کی کسقدر عظمت فرماتے تھے اور جو لوگ اپنے تئین اونکا پیرو کہتے ہین
وہ صحابہ سے عداوت رکھتے ہین اور آپکا انتقال سنہ ۱۱۷ھ مین ۶۳ یا ۶۵ سال کی عمر
مین ہوا اور حسب وصیت اوسی قمیص کا کفن دیا گیا جسمین نماز پڑھتے تھے ذکر آپ کی
اولاد کا اختلاف ہی کہ آپکے چھ لڑکے تھے یا سات اور اول صاحبزادے حضرت
جعفر صادق رض ہین دوم عبداللہ اور ان دونو صاحبزادون کی والدہ ام فروہ بنت
حضرت قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ تھین سوم ابراہیم چہارم علی
پنجم صاحبزادی ہین حضرت زینب اور ششم اور ہفتم کا نام مذکور نہین ہی حضرت امام محمد باقر
رضی اللہ عنہ سے بہت سے کلمات پند ونصائح کے مذکور ہین منجملہ اونکے جابر جعفی
کہتے ہین امام رضی اللہ عنہ نے مجھسے فرمایا ای جعفر مین مشتغل القلب ہون یعنی میرے
دل مین اللہ کے سوا کسیکی محبت اور خیال نہین ہی مین نے کہا آپ کے دل کو کسنے
مشغول کیا ہی فرمایا ای جابر جسکے دل مین خدا کا دین خالص داخل ہوتا ہے تو وہ
دوسری چیزون سے اوسکو بے التفات کردیتا ہی ای جابر دنیا کیا چیز ہی اور کیا ہوگی
دنیا یہی مرکب ہی جسپر تو سوار ہی اور یہی کپڑا ہی جو تو نے پہن لیا اور یہی عورت ہی جو
تجکو مل گئی ای جابر ایمان والے لوگ دنیا پر مطمئن نہوے بسبب اوسکے فانی ہونے کے
اور آخرت سے بے پرواہ نہوے بسبب اوسکے ہول کے اور اہل تقوی کو دنیا کی

مصیبتیں آسان ہیں اور یہی لوگ تمام آدمیوں سے زیادہ تجھے مدد دینے والے ہیں
تیرے دین میں اور اگر تو بھول جاوے تو یاد دلاویں اور اگر تو یاد رکھے تو تیری اعانت کریں کہ
جابر کیا لوگ اللہ تعالی کے حق پر کلام کرنیوالے نہیں ہیں اور کیا اللہ کے امر پر قائم رہنے
والے نہیں ہیں تو دنیا کو ایک منزل سمجھ کہ وہاں اترا پھر وہاں سے کوچ کیا یا مثل اوس
مال کے سمجھ جو خواب میں ملجاتا ہی اور وقت بیداری کے تیرے ہاتھ میں کچھ نہیں
ہوتا ہی تو اپنے دین میں جیسکا اللہ نے تجکو نگاہبان بنایا ہی اوسی اللہ کا دھیان رکھ
اور فرمایا آپ نے فقر اور غنا مومن کے دل میں پھرا کرتے ہیں لیکن جسوقت توکل کے
درجے میں پہونچ جاتے ہیں ایسی وہیں وطن کر لیتے ہیں اور فرمایا آپ نے کہ بجلی ایماندار
اور بے ایمان دونوں پر گرتی ہی لیکن اللہ تعالے کے یاد کرنیوالے پر نہیں گرتی انتہی مؤلف
رسالۂ قشیریہ القشیری رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہی کہ اسکے دو معنی ہیں ایک یہ کہ ذاکر سے مراد
وہ شخص ہی جو ہمیشہ ذکر خدا کیا کرتا ہی دوسرے یہ کہ ذاکر سے مراد وہ شخص ہی جو وقت
آواز برق[1] اور رعد[2] کے ذکر میں مشغول ہو جاتا ہی اور فرمایا آپ نے کوئی عبادت عفت
بطن اور فرج سے افضل نہیں ہی یعنی بڑی عبادت یہی ہی کہ آدمی لقمۂ حلال طیب
کہاوے اور اپنی شرمگاہ کو حرام سے بچاوے اور اپنے صاحبزادے سے فرمایا ہی بیٹے جب
اللہ تعالی تجھے کوئی نعمت دے تو تو الحمد للہ کہہ اور جب کوئی صدمہ پہونچے تو کہہ
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور جب رزق میں تنگی ہو تو استغفر اللہ کہہ
ابو سعید منصور بن حسین رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب نثر الدرر میں لکھا ہی کہ امام باقر رضی اللہ عنہ

[illegible] یہ وصیت آپ کی رسالۂ قشیریہ میں نقل کی گئی ہے ۱۲ منہ [illegible]
الحمد للہ الذی [illegible] علی کثیر من عبادہ المؤمنین [illegible]
[1] فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم [illegible]
[illegible] فلا تقتلنا بغضبک ولا تہلکنا بعذابک [illegible] ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ
[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت بجلی کی آواز [illegible]

نے امام جعفر صادق اپنے صاحبزادے سے فرمایا اے بیٹے اللہ تعالیٰ نے تین چیزین تین
چیزون مین چھپا رکھی ہین ایک اپنی رضامندی کو پوشیدہ کیا ہے اپنی فرمانبرداری
مین پس تو اوسکے کسی فرمان کو حقیر نہ جان شاید اوسکی خوشی اوسی مین ہو دوم
اپنے غصہ کو چھپایا ہے اپنے گناہ مین سو تو کسی گناہ کو چھوٹا نہ سمجھ شاید اوسکا غصہ اوسی
چھوٹے سے گناہ مین ہو سوم اپنے اولیا کو اپنی تمام مخلوق مین چھپایا ہے پس تو کسی
شخص کو ذلیل نہ خیال کر شاید وہ ولی ہو

ذکر مناقب سیدنا امام جعفر صادق بن امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ولادت شریف آپکی مدینہ منورہ سنہ اسی یا تراسی ہجری مین ہوئی والدہ آپکی ام فروہ
دختر حضرت قاسم نبیرۂ ابوبکر صدیق تھین اور قاسم کی والدہ اسما بنت عبدالرحمن بن
ابن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آسی وجہ سے حضرت امام فخریہ فرماتے تھے وَلَدَنِي
الصِّدِّيقُ مَرَّتَيْنِ جنا ہے مجکو صدیق نے دو مرتبہ کنیت ابو عبداللہ لقب صادق فاضل
طاہر ہے رنگ مبارک گندم گون تھا ایک جماعت علماء نے آپ سے روایت کی ہے حضرت
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی اوسی جماعت سے ہین امام رضی اللہ عنہ بڑے متوکل
علی اللہ تھے حکایت ابن ابی حازم رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہین ایک مرتبہ مین حضرت امام
جعفر صادق کی خدمت مین موجود تھا اور سفیان ثوری رح نے دروازہ پر اذن طلب کیا
فرمایا آنے دو جب وہ حاضر خدمت ہوئے فرمایا اے سفیان تم ایک ایسے آدمی ہو کہ تمکو
بادشاہ بعض اوقات مین طلب کیا کرتا ہے اور تم اوسکے پاس حاضر ہوتے ہو اور مین تمکو
بچتا ہون اور اوسکی صحبت کو پسند نہین کرتا ہون پس تم میرے پاس سے چلے
جاو سفیان رح نے عرض کیا آپ مجکو کوئی حدیث سنایئے کہ مین اوسپر عمل کرون فرمایا
حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ نِعْمَةً فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنِ اسْتَبْطَأَ الرِّزْقَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَمَنْ

حزنہ امر فلیقل لاحول ولا قوۃ الا باللہ ترجمہ حدیث بیان کی مجھسے میرے باپ نے
اونھون نے میرے دادا سے اونھون نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے جس شخص کو اللہ تعالے کوئی نعمت عطا فرماے تو اوسکو چاہیے کہ الحمد للہ کہے اور
جس شخص کو رزق کے ملنے مین دیر ہو پس چاہیے کہ استغفر اللہ پڑھے اور جس شخص کو
کوئی امر رنج مین ڈالے تو لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہے **ف** اس
حدیث سے سفیانؒ کو اسیات کا اشارہ فرمایا کہ اگر تمھارا جانا سلطان کے پاس طلب رزق
کے لیے ہی تو اوسکا علاج استغفار ہی پھر قرب سلطان سے کیا فائدہ ع قرب سلطان آتش
سوزان بود ✿ پیش سلطان ہم مرو ور پیش بین ✿ گنج قارون گرد ہد سوئش مبین ✿ اللہ
جل شانہ وعم نوالہ نے حضرت امام کو مجاب الدعوات کیا تھا جسوقت اللہ تعالی سے کوئی عرض
کرتے ہنوز وہ قول پورا نہو تا کہ وہ شی جسکی طلب تھی سامنے آموجود ہوتی امام رحمۃ اللہ علیہ سے
بہت کرامات واقع ہوے ہین منجملہ اونکے یہ ہی **کرامت** عبد اللہ بن فضل بن ربیع نے
اپنے باپ سے نقل کیا ہی کہ جب ابو جعفر منصور ۱۴۷ھ مین حج کو گیا اور پھر مدینے مین آیا تو ربیع کو
حکم کیا کہ امام جعفرؑ کو بلوا لے قتلنی اللہ ان لم اقتلہ قتل کرے مجکو اللہ اگر مین اونکو قتل نکرون
ربیع نے اس حکم کو سنکر تاخیر کی دوسرے روز منصور نے بہت سختی سے اسی باتکو کہا اوسوقت
ربیع نے مجبور ہوکر آپ کے پاس آدمی بھیجا جب آپ تشریف لائے تو ربیع نے عرض کیا اے
ابو عبد اللہ آپ اللہ تعالے کو یاد کیجیے اسواسطے کہ آپکو ایسے شخص نے طلب کیا ہی جسکے ظلم کو
سواے اوسی اللہ کے کوئی دفع نہین کرسکتا ہی اور مجکو آپکی جان کا خوف ہی حضرت امام جعفر
رضی اللہ عنہ نے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر ربیع آپکو منصور کے
پاس لے گئے جسوقت منصور کی نگاہ آپ پر پڑی سخت گفتگو کرنا شروع کی اور کہنے لگا کہ اے
دشمن خدا تجکو اہل عراق نے اپنا امام بنایا ہی اور تیرے پاس کوۃ بھیجتے ہین اور تو میری سلطنت
کیطرف خواہش کرتا ہی اور میری برائیون کی جستجو کرتا ہی پس قتل کرے مجکو اللہ اگر مین تجکو قتل

کرو اوسوقت حضرت امام نے فرمایا یا امیر المومنین انّ سُلیمان اُعطی فشکر وانّ ایّوب ابتلی
فصبر وانّ یوسف ظُلم فغفر وھٰؤلاء انبیاء اللہ والیھم یرجع نسبک ولک فیھم
اُسوۃ حسنۃ ترجمہ بیشک حضرت سلیمان علیہ السلام سلطنت دیے گیے پس شکر کیا اور
بیشک ایوب علیہ السلام تکلیف دیے گئے پس صبر کیا اور بیشک حضرت یوسف علیہ السلام ظلم
کیے گئے اور اونھون نے اوسکو معاف کیا اور یہ لوگ انبیا ہین اللہ تعالے کے اور انکی طرف تیرا
نسب رجوع کرتا ہی اور تیرے حق مین ان لوگونکی پیروی کرنا اچھی بات ہی اوسوقت منصور نے کہا اے
ابا عبد اللہ تمنے بہت درست کہا لیکن میرے نزدیک آؤ جب آپ قریب تشریف لیگئے تو کہا کہ
مجھسے فلان شخص نے آپکی نسبت یہ بات کہی ہی فرمایا اوسکو بلاؤ کہ میرے سامنے پھر کہے وہ حاضر
ہوا منصور نے کہا تو نے جو خبر جعفرؓ کی مجھسے کہی ہی کیا وہ سچ ہی کہا ہان امامؓ نے فرمایا تو حلف کر
پس وہ شخص جلدی سے کہنے لگا واللہ العظیم الذی لا الٰہ الا ھو عالم الغیب والشھادۃ
الواحد الاحد ترجمہ قسم ہی اللہ برتر کی جسکے سوا کوئی معبود نہین ہی وہ جاننے والا ہی غائب
اور حاضر کا واحد ہی اکیلا ہی انتہی اور اسیطرح اللہ تعالے کے صفات کے کلمہ کہنے لگا امام رضؓ نے
فرمایا جسطرح مین کہون اوسطرح اس سے حلف لو منصور نے کہا جسطرح چاہو تم حلف لو
تب آپ نے فرمایا یون کہہ برئت من حول اللہ وقوتہ والتجأت الی حولی وقوتی لقد
فعل جعفرؓ کذا وکذا ترجمہ بری ہون مین اللہ کی طاقت اور قوت سے اور التجا
لیگیا مین اپنے زور اور قوت کی طرف البتہ کیا ہی جعفر نے ایسا اور ایسا انتہی وہ شخص
اسطرح کے حلف کرنے سے رکا منصور نے اوسکو نظر غضب سے دیکھا تب اوسنے اسیطرح حلف کیا
پس ختم مین پیر اپنا پاؤن اوسنے مارا اور مرگیا پھر منصور نے حکم کیا کہ اسکا پاؤن کھینچکر باہر
پھینکدو اور امام رضی اللہ تعالے عنہ کی بہت تعظیم اور تکریم کی اور ہدیے اور تحفے نذر کرکے
رخصت کیا پھر ربیع نے تنہائی مین عرض کیا اے ابا عبد اللہ مین منصور کے مقابلے مین آپکو دیکھتا
تھا کہ جب لب مبارک آپکے جنبش کرتے تو اوسکا غصہ کم ہو جاتا تھا پس آپ کیا فرماتے تھے

فرمایا مین اپنے دادا حسینؓ کی دعا پڑھتا تھا اَللّٰھُمَّ یَا عُدَّتِیْ عِنْدَ شِدَّتِیْ وَیَا غَوْثِیْ عِنْدَ کُرْبَتِیْ اُحْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاکْنُفْنِیْ بِرُکْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ وَارْحَمْنِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَا اَهْلِكَ وَاَنْتَ رَجَائِیْ اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ اَکْبَرُ وَاَجَلُّ وَاَقْدَرُ مِمَّا اَخَافُ وَاَحْذَرُ اَللّٰھُمَّ بِكَ اَدْرَاُ فِیْ نَحْرِہٖ وَاَسْتَعِیْذُ مِنْ شَرِّہٖ اِنَّكَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ **ترجمہ** ای اللہ میرے ای میری آسانی کے سامان کرنیوالے وقت سختی میری کے اور ای میرے مددگار وقت مصیبت میری کے حفاظت کر میری اپنی اوس آنکھ سے جو سوتی نہیں ہے اور پناہ دے مجکو اپنی اوس قوت کے ساتھ جو مغلوب نہیں ہوتی ہے اور رحم کر میرے اوپر ساتھ قدرت اپنی کے تو مین ہلاک ہونگا اور تجھی سے مجکو امید ہے ای اللہ میرے تو بہت بزرگ ہے اور بڑے جلال والا ہے اور بڑی قدرت والا ہے جس چیز سے کہ مین ڈرتا ہون اور خوف کرتا ہون ای اللہ میرے اور بسبب تیرے حملہ کرتا ہون مین دشمن کے مقابلہ مین اور پناہ مانگتا ہون مین اوسکی شر سے بیشک تو اوپر ہر چیز کے قادر ہے اس حکایت سے آپکی بڑی کرامت اور بڑا توکل ثابت ہوا انتقال آپکا ۱۴۸؁ ماہ شوال ارسٹھ سال کی عمر مین ہوا اور آپکو بھی دشمنون نے زہر دیا اور بقیع مین دفن ہوے **ذکر آپکی اولاد کا** آپ کے پانچ صاحبزادے تھے اول اسمعیلؒ دوم محمدؒ سوم علیؒ چہارم عبداللہؒ پنجم اسحقؒ ششم حضرت موسی کاظمؒ اور ایک صاحبزادی تھین جنکا اسم شریف فروہ تھا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام موسی کاظم بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالی عنہما

ولادت شریف مقام ابوا ۱۲۸؁ ایکسو اٹھائیس ہجری مین ہوئی آپکی مان ام ولد تھین اور حمیدہ نام تھا کنیت آپکی ابو الحسن لقب صابر اور صالح اور امین ہے اور بہت مشہور لقب کاظم ہے اور بڑے عابد زاہد قائم اللیل صائم النہار تھے اور آپ بڑے مقبول الدعا تھے جو لوگ آپ کو وسیلہ گردانتے تھے یعنے آپ سے دعا کراتے تھے اونکی اکثر حاجتین پوری ہوتی تھین اور آپ بڑے عالم تھے چنانچہ یہ حکایت آپ کے کمال علم کی دلیل ہے **حکایت** ایک دن ہارون رشید نے آپ سے کہا کہ آپ اپنے تئین ذریت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیون کہتے ہین

آپ تو اولاد علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہین اور آدمی کا نسب دادا سے ہوا کرتا ہے نہ نانا سے امام رضی اللہ
تعالیٰ عنہ نے سنکر فرمایا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِہٖ
دَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ وَاَیُّوْبَ وَیُوْسُفَ وَمُوْسٰی وَھَارُوْنَ وَکَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ
وَزَکَرِیَّا وَیَحْیٰی وَعِیْسٰی دیکھو اس آیت مین اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ملحق
بذریت انبیا اونکی والدہ کیطرف سے کیا ہے اسی طرح ہم بھی ملحق بذریت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم اپنی والدہ کیطرف سے ہین اور دوسری دلیل اے امیر المومنین ہمارے اولاد ہونے کی یہ ہے
کہ وقت مباہلے نصاریٰ نجران کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَاءَنَا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ اور حسینؓ کو ساتھ لیا پس اس سے بھی ہمارا اولاد
رسول ہونا معلوم ہوگیا اوسوقت خلیفہ ساکت ہوگئے اور امام رضی اللہ عنہ سے بہت
کرامتین ظاہر ہوئی ہین منجملہ اونکے ایک یہ **کرامت** حسام بن حاتم اصم کہتے ہین کہ مجھسے
شقیق بلخی نے کہا کہ مین ۱۴۹ھ ہجری مین حج کو نکلا اور مقام قادسیہ مین اوترا ہوا تھا
اور لوگون کی آمد ورفت کو دیکھ رہا تھا ناگہان ایک جوان نہایت خوبصورت لاغر جسم نظر پڑا
اور وہ آکر ایک جگہ اکیلا بیٹھ گیا اوسکے لباس وغیرہ کو دیکھکر مین نے اپنے دل مین خیال کیا
کہ یہ کوئی صوفی ہے اور لوگون کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور اونکے بار خاطر ہوگا یعنے اونسے
خدمت لیگا واللہ مین اسکو سمجھا دون جب مین اوسکے قریب گیا اور اوسنے مجکو اپنی
طرف مخاطب پایا تو کہا اے شقیق اِجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ترجمہ
بچو تم بہت گمان کرنے سے بیشک بعض گمان گناہ ہے **انتہی** اور یہ کہکر وہ جوان مجکو چھوڑکر
چلدیا مین نے اوسوقت اپنے جیمین کہا یہ عجب بات ہے کہ میرے دل کے خیال کو اسنے بیان کردیا
اور میرا نام لیا معلوم ہوتا ہے یہ کوئی نیک بندہ ہے اس سے ملاقات کرکے دعا کرانا چاہیے
اور اپنے گناہ کی معافی مانگنا چاہیے لیکن وہ میرے نظر سے غائب ہوگیا پھر جب مین وادی
فضہ مین اوترا تو اوسی مرد کو وہان نماز پڑھتے دیکھا پس مین نے صبر کیا یہانتک کہ وہ نماز سے

فارغ ہوا اور میری طرف ملتفت ہو کر کہنے لگا ای شقیق پڑھ وَاِنِّیْ لَغَفَّارٌ لِّمَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَ
عَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى ترجمہ یعنی اللہ تعالی فرماتا ہی بیشک مین بخشنے والا ہون اوسکو
جسنے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے پھر ہدایت پر ہوا شقیق کہتے ہین یہ آیت پڑھکر
پھر وہ شخص غائب ہوگیا تب مین نے خیال کیا کہ یہ شخص کوئی ابدال معلوم ہوتا ہی کیونکہ دو مرتبہ
میرے راز کو اسنے کہدیا پھر جب مین مقام ادوار مین پہونچا تو اوس جوان کو ایک کنوین پر
کھڑا ہوا پایا اور اوسکے ہاتھ مین ایک بدھنا تھا اور وہ اوسکے ہاتھ سے اوس کنوین مین
گر گیا تو اوسنے آسمان کی طرف نظر کر کے کہا ۔ اَنْتَ شُرْبِیْ اِذَا ظَمِئْتُ مِنَ الْمَاءِ
وَقُوْتِیْ اِذَا اَرَدْتُ طَعَامًا ۔ یعنی تو ہی مجکو پانی پلاتا ہی جسوقت مین پیاسا ہوتا ہون
اور تو ہی کھانا کھلاتا ہی جسوقت مین بھوکا ہوتا ہون پھر کہا اِلٰهِیْ وَسَیِّدِیْ مَالِیْ سِوَاكَ
فَلَا تَعْدِمْنِیْهَا یعنی ای میری اللہ اور ای میرے مالک نہین ہی کوئی میرا سوا تیرے پس پھر اوسکو مجھسے
راوی کہتے ہین واللہ مین نے دیکھا کہ کنوین کا پانی جوش کر کے اوسکے منہ تک آگیا اور وہ
لوٹا اوسپر تیر رہا تھا اس جوان نے اوسکو اوٹھا لیا اور وضو کر کے چار رکعت نماز پڑھی
پھر ایک ریت کے ٹیلے کیطرف جاکر دونون ہاتھ سے اوس بدھنے مین ریت بھر بھر کر
ہلا کر پینا شروع کیا مین نے جا کر سلام علیک کیا اوسنے جواب دیا مین نے کہا اَطْعِمْنِیْ
مِنْ فَضْلِ مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ بِهٖ عَلَیْكَ یعنی مجھے بھی کھلا اوس چیز سے جو اللہ تعالے نے
تجکو عطا کی ہی اوسنے کہا ای شقیق لَمْ تَزَلْ اَنْعَمُ اللّٰهِ عَلَیَّ ظَاهِرَةً وَّبَاطِنَةً فَاَحْسِنْ
ظَنَّكَ بِرَبِّكَ یعنی ہمیشہ اللہ تعالے مجکو اپنی نعمتین ظاہر اور باطن دیتا رہتا ہی پس اچھا
خیال رکھ اپنے پروردگار کے ساتھ یہ فرما کر اوسنے وہ بدھنا مجھے دیدیا میں نے اوسمین سے کچھ پیا
تو وہ ستو تھے شکر ملے ہوئے قسم ہی اللہ تعالی کی مین نے ایسے لذیذ اور ایسے نفیس
تمام عمر کبھی نہین کھائے پھر مین نے خوب اچھی طرح آسودہ ہو کر پیے اوسکی برکت سے
مجکو چند روز تک کھانے پینے کی حاجت نہ ہوئی فقیر مولف عرض کرتا ہی کہ یہ رزق رسانی

اللہ تعالے کے اس قول کی تصدیق ہی مَن یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجعَل لَّہٗ مَخرَجًا وَّیَرزُقہُ مِن حَیثُ لَا یَحتَسِبُ
ترجمہ جو شخص ڈرتا ہی اللہ تعالی سے تو مقرر کرتا ہی اللہ اوسکے واسطے جگہ نکلنے کی مصیبت سے
اور روزی دیتا ہی اوسکو اوس جگہ سے جہان اوسکو گمان بھی نہین ہوتا ہی انتہی شقیق بلخی کہتے
ہین پھر مین نے اوس جوان کو نہ دیکھا اور جب مین مکہ مکرمہ مین پہونچا ایک شب اوسی جوان کو پہلوے
قبہ شراب یعنی آبدارخانہ مین دیکھا اور اوسوقت قریب نصف شب کے گذری ہو گی وہ دلگیر ہو
نماز پڑھ رہا ہی اور بکمال عجز اور گریہ و بکا مین مصروف ہی اور اسی حالت پر صبح صادق تک رہا بعد ازان
حاشیہ مطاف کی طرف جاکر دو رکعت سنت فجر پڑھی اور فرض لوگون کے ساتھ ادا کی بعد اوسکے
آفتاب کے نکلنے تک طواف مین مشغول رہا پھر مقام ابراہیم مین نماز پڑھکر چاہتا تھا کہ باہر نکلے
کہ مین بھی پیچھے سے سلام کرنے کے واسطے پہونچ گیا اتنے مین ایک جماعت کثیر نے آکر داہنے
اور بائین جانب سے اوسکو گھیر لیا اور آگے پیچھے بہت سے خدام اور اوسکے پیرو لوگ ہو گئے
تب تو مین نے ایک شخص سے پوچھا کہ یہ جوان کون ہی اوسنے کہا یہ امام موسی کاظم رضی اللہ عنہ ہین
سبحان اللہ وبحمدہ اس کرامت کی نسبت رسالہ تشریف البشر مین لکھا ہی کہ روایت کیا اسکو ابن
جوزی نے اپنی کتاب مثیر الغرام مین اور جنابذی نے معالم العترۃ النبویہ مین اور رامہرمزی نے
کرامات الاولیا مین اور امام رضی اللہ عنہ بڑے عابد بڑے زاہد بڑے سخی تھے چنانچہ سخاوت کی
یہ کیفیت تھی کہ فقراے مدینہ کو تلاش کرکے بوقت شب اونکے مکانو پر روپیہ اشرفی وغیرہ ہر ایک
کو موافق حاجت کے پہونچایا کرتے تھے اور وہ لوگ نجانتے تھے کہ یہ رزق کہان سے آتا ہی آپ
اکثر یہ دعا پڑھا کرتے تھے اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ الرَّاحَۃَ عِندَ المَوتِ وَالعَفوَ عِندَ الحِسَابِ
یعنے اے اللہ مین تجھسے مانگتا ہون راحت موت کے وقت اور بخشش حساب کے وقت یعنی
بروز قیامت وفات شریف ماہ رجب ۱۸۳ھ ہجری پچپن برس کی عمر مین ہوئی اِنَّا لِلّٰہِ وَ
اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُون ذکر آپکی اولاد کا شمار آپکی جملہ اولاد کا سینتیس کو پہونچا ہی جنکے اسماے
مبارک یہ ہین علی رضا ابراہیم عباس قاسم احمد فضل جعفر ہارون حسن عبداللہ اسحق عبیداللہ زید

حسن آ احمد محمد فضل سلیمان فاطمہ کبریٰ فاطمہ صغریٰ رقیہ حلیمہ ام اسمار رقیہ صغریٰ ام کلثوم حکیمہ رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین اس تعداد مین دو لڑکون کا نام رہگیا ہے

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام علی رضا ابن امام موسی کاظم رضی اللہ تعالی عنہما

پیدائش آپکی مدینہ منورہ ۱۵۳ھ ہجری مین ہوئی تو الدہ آپکی ام ولد تھین نام اونکا اروی کنیت ام البنین تھی اور آپکی کنیت ابو الحسن اور القاب رضا اور صابر اور زکی اور ولی ہے اور بہت مشہور یہی رضا ہے رنگ مبارک سانولا تھا اور بڑے منکسر مزاج تھے چنانچہ یہ حکایت اوسپر دال ہے **حکایت** ایک روز حضرت امام رضی اللہ عنہ حمام کے ایک گوشہ مین غسل فرمارہے تھے کہ ایک لشکری بھی نہانے کو آگیا اور آپکو اوس جگہ سے اوٹھا دیا اور اسپر بھی اکتفا کی بلکہ کہا کہ ای سیاہ تو میرے سر پر پانی ڈال اور مجکو نہلا پس آپ اوسکے سر پر پانی ڈالنے لگے اس درمیان مین ایک شخص آیا اور وہ آپکو پہچانتا تھا اوسنے بے تحاشا ایک چیخ ماری اور کہا ای لشکری تو ہلاک ہوا تو ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خدمت لیتا ہے اوسوقت وہ لشکری آپکے قدمون پر گر پڑا اور معذرت کرنے لگا اور عرض کیا کہ جسوقت مین نے آپ سے پانی ڈالنے کو کہا تھا آپ نے انکار کیون نہین کیا فرمایا اتقا کمتوقع یہ تو ایک کار ثواب تھا پس مین نے سمجھا کہ جس کام مین مجکو ثواب ملے مین اوسمین تیری نافرمانی کرون اور آپکا علم بہت وسیع تھا چنانچہ ابراہیم بن عباس کہتے ہین مین نے کسی شخص کو نہین دیکھا جسنے حضرت امام رضا رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ پوچھا ہو اور اوسکو جواب باصواب ملا ہو خلیفہ مامون آپکی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور کبھی کبھی امتحاناً کوئی سوال آپ سے کرتے تھے امام رضی اللہ عنہ سوتے کم تھے روزے بہت رکھتے تھے ہر ماہ مین تین روزے کبھی ترک نہین فرماتے تھے اور اکثر اندھیری رات مین خیرات کرتے تھے ایام گرما مین بوریے پر اور سرما مین ٹاٹ پر بیٹھا کرتے تھے ابراہیم بن عباس کہتے ہین کہ ایک شخص نے امام رضا رضی اللہ عنہ سے سوال کیا کہ کیا اللہ تعالی بندونکو ایسی تکلیف دیتا ہے جسکے وہ متحمل نہین ہین فرمایا ہو اعدل من ذلک یعنی اللہ تعالے بڑا عادل ہے ہرگز ایسی تکلیف

اوسنے مقرر نہین کی ہی تجہ لو سنے پوچھا کیا بندونکو ہزار دے پر قدرت ہی فرمایا هُمْ اَعْجَزُ مِنْ ذٰلِكَ
یعنی وہ اسبات سے بہت عاجز ہین اور آپ سے یہ حدیث مروی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم نے مَنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِحَوْضِی فَلَا اَوْرَدَہُ اللّٰہُ حَوْضِی وَمَنْ لَمْ یُؤْمِنْ بِشَفَاعَتِی فَلَا اَنَالَہُ
اللّٰہُ شَفَاعَتِی ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا شَفَاعَتِی لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِی وَاَمَّا الْمُحْسِنُوْنَ فَمَا عَلَیْھِمْ
مِنْ سَبِیْلٍ ترجمہ جو شخص حوض کوثر کے ہونے پر ایمان لاوے جو اللہ تعالے نے مجکو عنایت فرمایا
سو نہین وارد کریگا اللہ اوسکو میرے حوض پر اور جو شخص میری شفاعت پر ایمان نہ لاوے سو مقرر
نہین مقرر کریگا اوسکے واسطے میری شفاعت پس سوائے اسکے نہین کہ شفاعت میری واسطے
کبیرہ گناہ والون کے ہی میری امت سے اور جو نیک لوگ ہین پس نہین ہی اونکے اوپر کچھ گناہ
انتہی مامون نے آپکو اپنا ولیعہد کر دیا تھا اور اسکے اوپر عہد اور پیمان اور گواہ شاہد وغیرہ
طرفین سے ہو گئے تھے اور بعد اسکے خلیفہ نے اپنی دختر ام حبیب کا نکاح آپ کے ساتھ کر دیا
اور جناب امام رضی اللہ تعالے عنہ سے بہت کرامتین ظاہر ہوئین منجملہ اونکے ایک کرامت آخری
یہ واقع ہوئی **کرامت** ہرثمہ بن اعین جو خادم تھے خلیفہ مامون کے اور حضرت امام کی
خدمت مین رہتے تھے وہ کہتے ہین کہ ایک روز امام رضی اللہ عنہ نے مجکو بلا کر فرمایا کہ مین
تجکو ایک بھید پر مطلع کرتا ہون لیکن تو اوسکو بطور امانت کے رکھنا جبتک مین زندہ ہون تجھسے
اور اگر تو ایسا نکریگا تو قیامت مین تیرا دامنگیر ہونگا یہ بات سنکر مین نے قسم کھائی کہ ہرگز اسیے
راز کو آپکی زندگی مین افشا نکرونگا اوسوقت آپ نے فرمایا کہ ای ہرثمہ میری موت قریب ہی اور بہت
جلد مین اپنے آبا و اجداد سے ملونگا اور موت کا سبب اسکے سوا کچھ نہین ہوگا کہ مین انگور اور
انار کے دانے خلیفہ کے پاس کھاؤنگا اور انتقال کرونگا اوسوقت خلیفہ میرے دفن کی نسبت
یہ بات چاہیگا کہ میری قبر اپنے باپ ہارون رشید کے پیچھے کھدوائے اور وہان دفن کرے لیکن
اللہ تعالے اوسکو اس امر پر قدرت ندیگا اور وہانکی زمین سخت ہو جائیگی اور کدالی کچھ کام نکریگی
اور وہ اوسکو ہرگز کھود نہ سکینگے ای ہرثمہ تو جان لے کہ میرا مدفن فلان مقام مین ہوگا اور

مجکو وہ جگہ بتلا دی پھر فرمایا کہ جب میرا جنازہ تیار ہو اوسوقت خلیفہ کو ان سب باتون سے آگاہ کر دینا
اور نماز مین تھوڑا سا توقف کرنا کیونکہ ایک مرد عربی ناقہ سوار جنگل کیطرف سے آویگا اور اوسکی
اونٹنی بیٹھ جاویگی پھر وہ اوسپر سے اوتر کر مجپر نماز پڑھیگا تم لوگ اوسکے ساتھ نماز ادا کرنا بعد اسکے
قبر کی جگہ جو مین نے بتائی ہی اوسکو کھودنا اوسوقت ایک قبر وہان پٹی ہوئی تہ بتہ نکلیگی اور
اوسکی تہ مین سفید پانی ہوگا پھر جسوقت اوسکی تمام تہین کھل جائین اور پھر پانی نہ نکلے تو
جان لینا کہ وہی میری جگہ ہی اور دفن کر دینا راوی کہتے ہین کہ چند روز نہ گذرے تھے کہ آپنے
خلیفہ کے پاس انگور اور انار وغیرہ نوش کیے اور انتقال فرمایا ابو الصلت ہروی روایت کرتے ہین
کہ مین امام صاحب کے پاس جاتا تھا اور آپ خلیفہ کے پاس سے آرہے تھے مجکو دیکھکر فرمایا
ای ابا الصلت قد فعلوھا یعنی اون لوگون نے اپنا کام کیا بعد اسکے اللہ تعالے کی توحید
اور بزرگی بیان کرنے لگے اور بعد اس واقعہ کے صرف دو روز زندہ رہے ہرثمہ آپکے خادم جنسے
وہ بعینہ بیان فرماتا تھا کہتے ہین کہ مین بعد انتقال آپکے خلیفہ ماموں کے پاس گیا اور اونکو
اسکی خبر پہونچ گئی تھی دیکھا مین نے کہ وہ رومال ہاتھ مین لیے ہین اور امام کے اوپر رو رہے ہین
اور آنسو پونچھتے جاتے ہین مین نے عرض کی ای امیر المومنین ایک بات ہی اگر اجازت ہو تو عرض
کرون فرمایا کہو اوسوقت مین نے سارا قصہ جو امام نے فرمایا تھا بیان کر دیا ماموں نے سنکر کمال تعجب
اور رنج کیا پھر حکم تجہیز و تکفین کا دیا اور وقت نماز کے ذرا سی دیر کیگئی کہ یکایک وہ مرد عربی شتر سوار
آ موجود ہوا اور نماز پڑھکر چلدیا نہ کسی سے بات کی اور نہ مخاطب ہوا حالانکہ خلیفہ نے حکم دیا کہ اوس مرد کو لاؤ
لیکن اوسکا پتہ نہ لگا پھر خلیفہ نے امتحانا ہارون رشید کی قبر کے پیچھے قبر کھودنیکا حکم دیا لیکن وہ زمین پتھر سے
زیادہ سخت نکلی اور کوئی اوسکو کھود نسکا سب عاجز ہوگئے اور کمال تعجب ہوا اور آپکے قول کی تصدیق ہوئی
پھر جو مقام آپنے مقرر فرمایا تھا وہان کھودنا شروع کیا فی الواقع جیسا فرمایا تھا اوسی طرح سے ایک قبر مطبق ظاہر
ہوئی اور پانی سفید وہان موجود تھا آخر اوسکی تہین ظاہر ہوئین وہ مقام مقصود مین آپکو دفن کر دیا انا للہ وانا الیہ
راجعون یہ واقعہ سنہ ہجری کے آخر ماہ صفر مین ہوا اوسوقت آپکی عمر پچپن سال کی تھی ذکر اولاد شریف کا

آپ کے پانچ صاحبزادے اور ایک صاحبزادی تھین اسم مبارک اونکے یہ ہین محمد جواد حسن جعفر ابراہیم حسین عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین وعفر آبآء وجعلنا من مرتبتہم آمین

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام محمد تقی بن امام علی رضا رضی اللہ عنہما

والدہ آپکی ام ولد تھین اسم شریف سکینہ مریسیہ تھا آپکی کنیت ابو جعفر اور القاب جواد قانع مرتضی تقی ہین رنگ مبارک سفید معتدل تھا ولادت شریف مدینہ منورہ مین ۱۹۵ھ ۱۹ ماہ رمضان کو ہوئی آپ بڑے عاقل بڑے عالم بڑے حاضر جواب صاحب کرامات تھے چنانچہ زمانہ طفولیت مین آپکی تیزی طبیعت کی یہ کیفیت تھی جو اس حکایت سے ظاہر ہے **حکایت** مامون رشید جسوقت بغداد مین آئے حسب اتفاق ایک روز شکار کو جا رہے تھے اور شہر کے راستے سے گذر ہوا ایک مقام پر چند لڑکے کھیل رہے تھے اور امام رضی اللہ عنہ اون لڑکون کے قریب کھڑے ہوئے تھے اور اوسوقت آپکی عمر نو برس کی تھی جب خلیفہ مامون قریب آئے تمام لڑکے بھاگ گئے لیکن آپ کھڑے رہے خلیفہ کے دل مین اللہ تعالے نے آپکی محبت ڈالدی آپکو دیکھکر کہا اے لڑکے تو کیون نہین مثل اپنے یارون کے بھاگا آپنے فی الفور جواب دیا یا امیر المومنین لم یکن بالطریق ضیق فاوسعہ ولیس لی جرم فاخشاک والظن بک حسن انک لا تضر من لا ذنب لہ یعنی اے امیر المومنین راہ تنگ نہ تھی کہ مین اوسکو کشادہ کر دیتا اور ہٹ جاتا اور کچھ مین نے جرم نکیا تھا جسکی وجہ سے ڈر کر بھاگ جاتا اور میرا گمان آپ کے ساتھ نیک ہے کہ بیشک آپ کسیکو ضرر نہ پہونچاوینگے جبتک اوسکی خطا نہو انتہی مامون کو آپکی بات بہت پسند آئی اور آپکا نام اور آپکے والد کا نام دریافت کیا آپنے فرمایا محمد بن علی الرضا پھر خلیفہ نے بعد واپسی شکار کے آپکو اپنے ہمراہ لے لیا اور بہت کچھ احسان کیا اور اپنا مقرب بنایا یہانتک کہ اپنی دختر ام الفضل کا آپ سے نکاح کر دیا اور ہمیشہ آپ خلیفہ کے نزدیک مکرم اور معظم رہے پھر بعد ایک مدت کے اپنی زوجہ ام الفضل کو لیکر مدینہ منورہ مین چلے گئے اور یہان آکے پیر بھی خلیفہ مامون آپکی ویسی ہی تعظیم اور محبت کرتے رہے چنانچہ یہ

حکایت اسکی دلیل ہے **حکایت** ام الفضل خلیفہ کی دختر نے مدینہ مین آکر خلیفہ کو امام کی شکایت لکھی کہ ابو جعفر میرے اوپر کنیزین لاتے ہین اور اونسے توجہ کرتے ہین مامون نے خود اپنی کو جواب لکھا یَا بُنَیَّۃُ لَمْ نُزَوِّجْکِ اَبَا جَعْفَرٍ لِنُحَرِّمَ عَلَیْہِ حَلَالًا فَلَا تُعَاوِدِیْنِیْ بِذِکْرِ شَیْءٍ مِمَّا ذَکَرْتِ یعنی ای بیٹی مین نے تجھے ابا جعفر کے ساتھ اسواسطے نہین بیاہا ہے کہ تو حلال کو اوسپر حرام کردے بس آیندہ ایسی بات کا ذکر مجھسے نکرنا آپ سے بہت کرامات ظاہر ہوے انتقال شریف آخر ذیقعدہ ۲۲۰ھ ہجری مین بمقام بغداد ہوا اور بمقابر قریش مین دفن ہوے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ **ذکر اولاد شریف** آپ کے چار لڑکے تھے جنکے اسم شریف یہ ہین علی موسی فاطمہ امامہ رضی اللہ عنہم اجمعین امام مرحوم نے بہت سے کلمات مواعظ کے فرمائے ہین منجملہ اونکے یہ ہین مَنْ کَثُرَ ھَمُّہٗ سَقُمَ جِسْمُہٗ یعنی جس شخص کو کثرت ہم او غم ہوگی اوسکا جسم بیمار اور لاغر ہوجاویگا اور فرمایا آپ نے مَنِ اسْتَغْنٰی بِاللّٰہِ افْتَقَرَ النَّاسُ اِلَیْہِ وَمَنِ اتَّقَی اللّٰہَ اَحَبَّہُ النَّاسُ یعنی جو شخص اللہ تعالی کیطرف اپنی حاجت لیجاتا ہے تو لوگ اوسکی طرف محتاج ہوتے ہین اور جو شخص اللہ تعالے سے ڈرتا ہے تو تمام آدمی اوسکو دوست رکھتے ہین اور فرمایا آپ نے زبان مین جمال ہے اور عقل مین کمال ہے پارسائی فقر کی زینت ہے اور مصیبت کی زینت صبر ہے اور عاجزی زینت ہے مرتبہ کی اور فصاحت زینت ہے کلام کی اور حسن خلق یہ ہے کہ ایذا کو دفع کرے اور سخاوت یہ ہے کہ جسکا حق جسپر ہے اوسکے ساتھ نیکی کرے انصاف یہ ہے کہ جب حق ظاہر ہوجاوے اوسکو قبول کرلیوے مسلمان کی خیرخواہی یہ ہے کہ جو بات اپنے نفس کے واسطے پسند نہین کرتا ہے دوسرے کو بھی اوس سے منع کرے مؤلف کہتا ہے یہ قول مشہور گویا آپکے قول کا ترجمہ ہے ہر چہ بر خود مپسندی بدیگری مپسند اور فرمایا کہ شکر یہ ہے کہ محسن کے احسان کو پہچانے اور فرمایا تین چیزین ہین جنکے باعث سے بندے کو اللہ تعالے کی رضامندی حاصل ہوتی ہے اول توبہ بہت کرنا دوم خیرات زیادہ کرنا سوم عاجزی اور انکساری اور فرمایا تین چیزین جسمین ہونگی کبھی شرمندہ نہ ہوگا اول ترک عجلت دوم مشورہ لینا

سوم کسی کام کے ارادہ پر اللہ پر بھروسا کرنا

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام علی نقی بن امام محمد تقی رضی اللہ تعالیٰ عنہما

ولادت شریف مدینہ منورہ ماہ رجب ۲۱۴ھ ہجری میں ہوئی آپکی ماں بھی ام ولد تھیں اور نام اونکا شمانہ مغربیہ تھا کنیت آپکی ابوالحسن ہے اور القاب ہادی متوکل ناصح نقی مرتضی فقیہ امین طیب رنگ مبارک گندم گون تھا مناقب آپ کے بیشمار ہیں اور کرامات بکثرت وقوع میں آئے کرامت اسباطی سے منقول ہے کہ جسوقت میں مدینے سے عراق میں آیا اور حضرت امام کی خدمت میں حاضر ہوا تو مجھسے فرمایا خلیفہ واثق کی کیا خبر ہے میں نے عرض کیا اچھی طرح چھوڑکر آیا ہون فرمایا لوگ کہتے ہیں کہ وہ مرگیا میں سمجھا کہ مراد لوگون سے اپنی ذات کی طرف اشارہ فرمایا ہے میں چپ ہورہا پھر فرمایا ابن زیات کا کیا حال ہے میں نے کہا لوگ اوسکے شریک ہیں اور وسیکا حکم حکم سمجھا جاتا ہے فرمایا یہ بات اوسپر منحوس ہے پھر فرمایا اللہ تعالےٰ کی قدریں اور حکم ضرور ہی جاری ہوتے ہیں اے شخص آگاہ ہو واثق مرگیا اور جعفر متوکل اوسکی جگہہ بیٹھا اور ابن زیات بھی مارا گیا میں نے عرض کیا کب فرمایا تیرے نکلنے سے چھ دن کے بعد راوی کہتا ہے کہ چند ہی روز گذرے تھے کہ خلیفہ متوکل کا قاصد مدینے میں آیا اور اوسنے تاریخ وفات وہی بیان کی جو آپ نے فرمائی تھی کرامت ایک مرتبہ آپ اپنے مکان سے نکلکر ایک گاؤن کی طرف چلے جاتے تھے کہ ایک اعرابی سے ملاقات ہوئی اور وہ آپکو اپنے مکان پر لے گیا اور کہا کہ میں آپ کے دادا علیؓ بن ابیطالب کا محب اور دوست ہون اور مجکو اسوقت ایک حاجت پیش ہے وہ یہ کہ دس ہزار درہم کا مقروض ہون اور کوئی شخص ایسا نہیں پاتا ہون جو میری طرف سے اسکو ادا کردے لیکن اسوقت اللہ تعالےٰ نے آپ سے ملاقات کرادی اب امید ہے کہ آپ سے میرا یہ کام نکل جائے آپ نے فرمایا تو خوش ہو اور غم نکر میں انشاءاللہ تیرا یہ قرضہ ادا کردونگا پھر فرمایا کہ جو میں کہون اوسکو تو قبول کر بعدہ ایک کاغذ پر آپ نے لکھا کہ اس اعرابی کا میرے اوپر اسقدر قرضہ آتا ہے اور وہ کاغذ اوسکو دیا اور فرمایا کہ جسوقت تو مقام سرمن رائے میں آتا اور مجکو خلیفہ کی مجلس عام میں بیٹھا دیکھنا تو یہ کاغذ

مجکو دینا اور تقاضائے سخت کرنا اور یہ فرماکر وہان سے واپس ہوئے تو وہ اعرابی آپ کے حسب
فرمان مجلس خلیفہ مین حاضر ہوا اور اوسی موقع پر وہ پرچہ پیش کر کے سخت تقاضا شروع کیا آپ نے
اوسوقت اوس سے نرم گفتگو کی اور عذر کرنے لگے اور وعدہ کیا کہ تین دن کے بعد مین تیرا قرض
ضرور ادا کر دونگا مگر وہ کا ہیکو ماننا تا اوسکو تو پہلے ہی سے ہدایت کر دی گئی تھی پھر مجلس خاست
ہو گئی اور یہ خبر خلیفہ متوکل کو معلوم ہوئی اوسنے فی الفور تیس ہزار درہم بھیجدیئے آپ نے اعرابی سے
فرمایا یہ سب لیجا اوسنے عرض کیا اے ابن رسول اللہ مجکو تو صرف دس ہزار کی حاجت ہے فرمایا نہین
یہ سب اللہ تعالے نے تیرے ہی واسطے بھیجا ہے اگر اس سے بھی زیادہ ہوتا تو مین تیرے واسطے بہین سے
کچھ کم نکرتا انتہی **وفات شریف** مقام سُرمن رائے مین بعمر چالیس سال کی بروز دوشنبہ ماہ
جمادی الاولی ۲۵۴ھ مین ہوئی اور اپنے مکان مین دفن ہوئے **ذکر اولاد شریف**
آپکے صرف چار لڑکے تھے جنکے اسمائے مبارک یہ ہین محمد حسن محمد ابو جعفر عائشہ رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام حسن عسکری بن امام علی نقی رضی اللہ تعالی عنہما

ولادت آپکی مدینہ منورہ آٹھوین ربیع الاول ۲۳۲ھ مین ہوئی کنیت آپکی ابو محمد اور القاب خالص و سراج
و عسکری ہین آپکو اللہ تعالے نے زمانہ طفولیت ہی مین ولایت اور کرامت اور کمال علم و عقل عنایت
فرمایا تھا چنانچہ یہ حکایت اوسکی شاہد ہے **حکایت** رسالہ تشریف البشر مین بحوالہ درر الاصداف
لکھا ہے کہ ایک روز حضرت امام کو بہلول نے دیکھا کہ رو رہے ہین اور دوسرے لڑکے کھیل مین مشغول
ہین بہلول نے خیال کیا کہ شاید انکا رونا اسوجہ سے ہے کہ انکے پاس کوئی کھلونا نہین ہے اور دوسرے بچے
پاس ہین اوسوقت آپکی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ مین تمہارے لیے کوئی کھلونا مول لے آؤن آپ نے
فرمایا یا قَلِیْلَ الْعَقْلِ مَا لِلَّعِبِ خُلِقْنَا یعنی اے کم عقل ہم کھیلنے کے لیے نہین پیدا کیے گئے
ہین بہلول نے کہا پھر ہم کس لیے مخلوق ہین فرمایا علم اور عبادت کے واسطے عرض کیا تمکو یہ
بات کیونکر معلوم ہوئی فرمایا اللہ تعالے کے اس قول سے اَفَحَسِبْتُمْ اَنَّمَا خَلَقْنٰکُمْ عَبَثًا
وَّاَنَّکُمْ اِلَیْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ ترجمہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ ارشاد فرماتا ہے اے لوگو کیا تم گمان کرتے

ہو کہ مین نے تمکو بیکار اور عبث پیدا کیا ہی اور کیا یہ گمان اور خیال کرتے ہو کہ تم میرے پاس آؤ گے
ف یعنی تمکو چاہیے کہ میری عبادت مین مشغول ہو اور تمکو اسیواسطے پیدا کیا ہی اور بروز قیامت تمکو قبرون سے اوٹھاؤنگا اور تمھارا حساب لونگا یہ نہ سمجھو کہ ہم کھانے اور کھیلنے کے لیے پیدا ہوے اور سوا اسکے ہمکو کچھ غرض نہین ہی اور حساب کتاب کوئی چیز نہین ہی جو کچھ ہی یہی دنیا ہی انتہی پھر بہلول نے عرض کیا مجکو کچھ نصیحت اور وعظ فرمائیے آپ نے اونکو پند و نصائح کیے اور کچھ اشعار پڑھے اور دفعتہً بیہوش ہو گئے پھر جسوقت ہوش مین آ گئے تو بہلول نے کہا آپ کے اوپر یہ کیا حالت ہوئی تھی حالانکہ آپ بچے بیگناہ ہین فرمایا اے بہلول میرے پاس سے جاؤ مین نے اپنی مانکو دیکھا ہی کہ وہ بڑی لکڑیون سے آگ سلگاتی ہین لیکن وہ نہین سلگتی ہی مگر جب چھوٹی لکڑی لگاتی ہین تو وہ دہک اوٹھتی ہی لہذا مجکو اندیشہ ہی کہ کہین دوزخ بھی چھوٹی لکڑی سے نہ سلگائی جاے اور وہ مین ہی ہون مؤلف رسالہ عرض کرتا ہی کہ امام علیہ الرحمہ کے اس قول پر یعنی دوزخ کا ایندھن ہونا آدمیون کا یہ آیت گواہ ہی وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اوسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہین آمام رضی اللہ عنہ سے بہت کرامات واقع ہوے منجملہ اونکے یہ کرامت جامع کرامات ہی **کرامت** ابو ہاشم داؤد بن قاسم جعفری کہتے ہین کہ مین قیدخانہ جوسق مین تھا اور حسن بن محمد اور محمد بن ابراہیم عمری اور فلان و فلان پانچ یا چھ شخص اور بھی محبوس تھے کہ اتنے مین ابو محمد حسن بن علی عسکری اور آپ کے برادر جعفر آ گئے اوسوقت ہم لوگ ابو محمد کے گرد جمع ہو گئے اور قیدخانہ کے داروغہ صالح بن یوسف تھے اور ہمارے ہمراہ ایک شخص عجمی بھی تھا پس ابو محمد نے میری طرف متوجہ ہو کر چپکے سے فرمایا کہ اگر یہ شخص تم مین نہوتا تو مین تمکو تمھاری رہائی کا وقت بتا دیتا اس شخص نے ایک حال خلیفہ کو لکھا ہی اور خلیفہ کے حق مین جو کچھ تم کہتے ہو اوسکی اوسکو خبر دی ہی اور ہنوز وہ نامہ اسکے پاس اسکے کپڑون مین موجود ہی اور یہ اوسکی روانگی کی فکر مین ہی پس تم اسکے شر سے بچو ابو ہاشم کہتے ہین کہ اسبات کو سنکر ہمسے نرہا گیا اور اوسکے اوپر حملہ کیا تو وہ نامہ اوسکے کپڑون مین نکلا اوسکو چھین لیا

اور ڈرایا دھمکایا ابو ہاشم کہتے ہین کہ امام صاحب قید خانہ مین چند روز سے زیادہ نہین رہے اور
اوسکی وجہ یہ ہوئی کہ معتمد کے زمانے مین بسبب خشک سالی کے قحط پڑ گیا اور لوگون نے تین روز تک نماز
استسقا پڑھی لیکن پانی نہ برسا اوسوقت جاثلیق نصرانی مع پادریون وغیرہ کے صحرا کی طرف نکلا
اور اونکے درمیان مین ایک راہب تھا اوسکی یہ حالت تھی کہ جب وہ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف
دراز کرتا تو پانی برستا تھا پھر دوسرے روز بھی اون لوگون نے اسیطرح کیا اور پانی برسا تب تو
بعض لوگون کے دلون مین دین محمدی کی طرف سے شک آیا اور بعض مائل بنصرانیت ہوگئے
اوسوقت خلیفہ پر یہ بات بہت شاق گذری اور صالح بن یوسف کو حکم بھیجا کہ ابو محمد حسنؓ کو
قید خانہ سے نکالکر ہمارے پاس لے آ جسوقت خلیفہ کے پاس آپ تشریف لائے تو خلیفہ نے کہا
اَدْرِكْ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ فِيْمَا لَحِقَهُمْ مِنْ هٰذِهِ النَّازِلَةِ الْعَظِيْمَةِ یعنی امت محمدیہ کی اس بلاے
عظیم مین جو نازل ہوئی ہی خبر لیجیے آپ نے فرمایا ان لوگونکو تیسرے روز پھر باہر نکالو خلیفہ نے
کہا یہ لوگ پانی سے مستغنی ہوگئے ہین اب انکے نکلنے مین کیا فائدہ ہی فرمایا لوگونکا شک
دور ہو جائیگا اوسوقت خلیفہ نے جاثلیق اور اوسی رہبان کو نکلنے کا حکم فرمایا اور وہ لوگ باہر نکلے
اور اونکے ہمراہ حضرت امام رضی اللہ عنہ اور بہت سے مسلمان تھے نصاری پانی کی دعا مانگنے لگے
اور اوس راہب نے بھی حسب عادت ہاتھ آسمان کی طرف پھیلائے اور پانی برسنے لگا امامؓ نے
فرمایا اس راہب کے ہاتھ مین جو کچھ ہو اوسکو چھین لو اور اوسکی اونگلیون کے بیچ مین ایک ہڈی
انسان کی تھی امام رضی اللہ عنہ نے اوس ہڈی کو ایک کپڑے مین لپیٹ لیا اور فرمایا
کہ اب تم پانی طلب کرو پھر کیا تھا کرامت تو چھن گئی ابر غائب ہوگیا اور آفتاب نکل آیا تمام
مخلوق کو تعجب ہوا اور خلیفہ نے عرض کیا اے ابا محمدؓ یہ کیا ماجرا ہی فرمایا یہ ہڈی کسی پیغمبر علیہ السلام
کی ہی ان لوگون کو کسی قبر سے ہاتھ لگ گئی ہی اور استخوان پیغمبرؑ مین اللہ تعالے نے یہ تاثیر
رکھی ہی کہ جب زیر آسمان یہ ظاہر ہوتی ہی مینہ پانی برسنے لگتا ہی اوسوقت تمام لوگون کے
دلون سے وہ شبہے دور ہوے اور آپکی اس کرامت سے نہایت خوش اور مسرور ہوے پھر

امام رضی اللہ تعالے عنہ نے اون قیدیون کی سفارش فرمائی جو آپکے ساتھ تھے خلیفہ نے اونکو بھی
رہا کردیا وفات شریف جمعے کے روز ربیع الاول کے مہینہ ۲۶۰ھ ہجری مین ہوئی اور اس حادثہ عظیم سے
سرمن رائے گونج اوٹھا اور ہر طرف سے فریاد و زاری کی آواز آنے لگی بازار بند ہوگئے تمام
مخلوق آپ کے جنازے کے ہمراہ ہوئی اور خلیفہ کے حکم سے ابوعیسی بن متوکل نے نماز
پڑھائی اور اپنے والد بزرگوار کے برابر دفن ہوے اور آپ کی اولاد مین صرف ایک ہی
فرزند تھے محمد نام رضی اللہ تعالی عنہ

ذکر مناقب سیدنا حضرت امام محمد بن امام حسن عسکری رضی اللہ تعالی عنہما

کنیت آپکی ابوالقاسم ہے اور لقب نزدیک مذہب امامیہ کے حجت و مہدی و خلف صالح و قائم
ومنتظر و صاحب الزمان ہے اور یہی بارھوین امام ان لوگون کے نزدیک ہین آپ نہایت خوبصورت
میانہ قد تھے آپکی والدہ شریفہ کا نام نرجس یا صیقل تھا اور آپ کے دربان محمد بن عثمان اور
معاصر خلیفہ معتمد تھے رسالہ تشریف البشر مین بحوالہ فصول المہمہ لکھا ہے کہ یہ امام مقام سرداب مین
غائب ہوگئے اور وہان پہرہ مقرر ہے اور تاریخ اس واقعہ کی ۲۶۶ھ ہجری لکھی ہے اور صواعق مین
انکا اسم شریف قائم منتظر بھی ہے اسلیے کہ شہر مین چھپکر غائب ہوگئے اور معلوم نہوا کہ کدھر گئے
اور شیخ محمد بن بطوطہ نے اپنے رحلت نامہ مین تحریر کیا ہے کہ مین نے شہر حلہ کو دیکھا ہے یہ شہر بہت
لنبا ہے کنارہ فرات پر اور یہان سب لوگ مذہب امامیہ اثنا عشریہ رہتے ہین اور اسی مقام پر
ایک مسجد ہے اوسکے دروازے پر ایک پردہ حریر کا لٹکتا ہے اور اون لوگونکا مقولہ ہے کہ امام محمد
بن امام حسن عسکری اسی مسجد سے غائب ہوگئے ہین اور ان لوگون کے نزدیک یہی امام مہدی
منتظر ہین اور ہر روز سو آدمی مذہب امامیہ کے ہتھیار لگا کر اوس مسجد کے دروازے پر جاتے ہین اور
اونکے ہمراہ ایک گھوڑا مع زین ولگام وغیرہ کے ہوتا ہے اور نقارے وغیرہ بھی ہوتے ہین اور
کہتے ہین اُخرج اُخرج یا صاحب الزمان فقد کثر الظلم و الفساد و ھذا اوان خروجک
لیفرق اللہ بک بین الحق و الباطل یعنے اے صاحب الزمان اب آپ باہر تشریف لایئے

کیونکہ ظلم اور فساد بہت پھیل گیا ہی اور یہی وقت آپکے ظاہر ہونیکا ہی تاکہ فرق کردیوے اللہ تعالی بسبب آپ کے حق اور باطل مین اور رات تک ٹھہرے رہتے ہین پھر واپس چلے جاتے ہین اور یہی حالت اونکی ہمیشہ ہی اور تاریخ ابن الوردی مین لکھا ہی کہ آپکی ولادت ۲۵۵ھ ہجری مین ہوئی اور شیعہ کا اونکی نسبت یہ اعتقاد ہی کہ وہ اپنے والدین کے گھر مین جو سُرّمن راے مین تہاد اخل سرداب ہوگئے اور اہل تشیعہ اونکے منتظر ہین لیکن وہ پھرے نہین اور غائب ہونے کے وقت اونکی عمر نو برس کی تھی اور یہ واقعہ ۲۶۵ھ مین ہوا اور درر الاصداف مین ہی کہ بعض شیعہ کا یہ اعتقاد ہی کہ منتظر محمد بن الحنفیہ بن علی بن ابیطالب کرم اللہ وجہہ ہین یہ لوگ اونکی رجعت کے قائل ہین اور صاحب نور الابصار نے بعد اس ذکر اور نقل کے لکھا ہی فَهٰذِهٖ كُلُّهَا اَقْوَالٌ فَاسِدَةٌ وَ بِضَائِعُ كَاسِدَةٌ لَيْسَ بِهَا فَائِدَةٌ فَاِنَّ مُحَمَّدَ بْنَ الْحَنَفِيَّةِ تُوُفِّيَ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ وَ قِيْلَ بِالطَّائِفِ وَاِنَّمَا الْخَلِيْفَةُ الْمُنْتَظَرُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ الْقَائِمُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ وَهُوَ يُوْلَدُ بِالْمَدِيْنَةِ الْمُنَوَّرَةِ لِاَنَّهٗ مِنْ اَهْلِهَا كَمَا اَخْبَرَ بِهٖ وَ بِعَلَامَاتِهٖ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ الَّذِيْ لَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى

ترجمہ اور یہ تمام باتین فاسد اور بضاعت کاسد ہین کہ اونسے کچھ فائدہ نہین ہی کیونکہ محمد بن حنفیہ کا انتقال مدینہ منورہ مین ہوا ہی اور ایک روایت مین طائف ہی اور سوائے اسکے نہین کہ وہ خلیفہ جنکا انتظار ہی اونکا اسم شریف محمد بن عبداللہ اور لقب مہدی آخرالزمان ہی اور وہ پیدا ہونگے مدینہ منورہ مین بسبب اسکے کہ وہ اوسکے اہل ہین جیسا کہ اونکی خبر دی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے نبی جو اپنی خواہش سے کوئی خبر نہین دیتے تھے سوائے وحی کے صاحب تشریف البشر کا قول ہی کہ تمام اہل سنت والجماعت کا عقیدہ مثل قول صاحب نور الابصار کے یہی ہی یعنی امام محمد مہدی رضی اللہ عنہ جنکا وعدہ قریب قیامت کے دیا گیا ہی وہ نہ پیدا ہوئے اور نہ غائب ہوے ہین بلکہ جسوقت اللہ تعالے چاہے گا مدینہ منورہ مین پیدا ہونگے اور کسیکو اونکی پیدایش اور ظاہر ہونیکا وقت معلوم نہین ہی اور اس مدت تیرہ سو برس مین

بیس آدمیون سے زیادہ نے مہدی ہونیکا دعوی کیا لیکن دلیل شرعی اونکے دعوے پر صادق نہ آئی

ذکر اون اخبار اور علامات کا جو حضرت امام محمد مہدی بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کے ساتھ متعلق ہین

بعض علما کا قول ہے کہ آپ جناب امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہونگے اور بعض کہتے ہین کہ امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کی اولاد سے اسم شریف آپکا احمد یا محمد ہوگا اور آپکے والد کا نام عبداللہ اور مانکا نام آمنہ ہوگا اور ظہور آپکا قبل نزول حضرت عیسی علیہ السلام کے ہوگا اور آپ حضرت عیسی کے مددگار ہونگے دجال کے قتل مین اور بعض اخبار مین یہ بھی آیا ہے کہ آپکا ظہور سال طاق مین ہوگا یعنی ایک یا تین یا پانچ یا سات یا نو مین اور بعد بیعت کرنے لوگون کے آپ مکہ مکرمہ سے چلے جاوینگے اور وہان سے جا بجا لشکر روانہ فرماوینگے اور آپ کے وقت کا ایک سال ہمارے وقت کے دس سال کے برابر ہوگا اور حکومت آپکی مشرق سے مغرب تک پہونچ جاویگی اور اللہ تعالی آپکے واسطے خزانے زمین کے ظاہر کردیگا اور آپ تمام روے زمین کو آباد کردینگے کہین ویرانہ نظر نہ آویگا اور آپ کے ظاہر ہونے کے قبل جو علامات موجود ہونگے وہ رسالہ تشریف البشر مین نور الابصار سے منقول ہین وہ یہ ہین کہ عورتین مردون کی مشابہت کرین اور عورتین گھوڑون پر سوار ہون اور لوگ نماز کو تنگ وقت مین پڑھین اور اپنی خواہشون کی پیروی کرین اور خونریزی کو ہلکا سمجھین اور سود کا لین دین کرین اور ظلم کھلا کرین اور اونچے اونچے بہت مضبوط مکانات بنوائین اور جھوٹ بولنا جائز سمجھین اور رشوت لیوین اور دین کو دنیا کے عوض کھو دیوین اور قرابت کو قطع کرین اور کھانے مین بخل کرین اور تحمل کرنا ضعف سمجھا جاوے اور ظلم کرنا فخر اور امیر لوگ بدکار ہون اور اونکے نائب جھوٹے ہون اور امانت دار خیانت کرین اور حاکم لوگ ظلم کرین اور قرآن شریف کے پڑھنے والے فسق اختیار کرین اور شراب خواری کا خوب رواج ہو اور اغلام اور مساحقت پھیلجاوے اور شریرون سے پرہیز کیا جاوے اور خراج کو مال غنیمت تصور کرین اور صدقہ کو تاوان جانین اور سفیانی شام

اور پانی میں سے نکلے اور بیدا زمین درمیان مکے اور مدینے کے زمین دھنس جاوے اور ایک لڑکا
آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے درمیان رکن اور مقام کے مقتول ہو اور ایک منادی آسمان سے
باواز بلند پکارے کہ حق بات اوسکے اور اوسکے تابعداروں کے ساتھ ہے پس جسوقت یہ سب
علامتیں قائم ہو جاینگی تو اوسوقت حضرت مہدی آخرالزماں کا ظہور ہو گا اور آپ کعبہ شریف سے
پشت لگا کر بیٹھینگے اور تین سو تیرہ آدمی آپکے مطیع اور فرمانبرداروں سے جمع ہونگے اور سب سے
اول آپکی زبان مبارک سے یہ آیۂ کریمہ نکلے گی بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ
پھر جب آپ کے پاس دس ہزار کی جمعیت ہو جائیگی تب کوئی یہودی نصرانی اور کوئی عبادت
کرنیوالا اللہ کے سوا کا باقی نہ رہے گا لیکن آپ پر ایمان لاویگا اور سوائے مذہب اسلام کے
کوئی دین باقی نہ رہیگا اور اللہ تعالے کے سوا جو معبود زمین پر ہو گا اوسکو ایک آگ آسمان سے
اوتر کر جلا دیگی انتہی یہ علامات تیرہ سو ہجری کے بعد سے دنیا میں ظاہر ہونے لگے ہیں اور
ایک ہزار کے بعد تو علی العموم تمام دنیا میں پھیل گئے ہیں اور یہی علامات قرب قیامت
کے بھی بیان کیے گئے ہیں اگرچہ یہ بات ضرور ہے کہ زمانہ کبھی شر اور فساد سے خالی نہیں گذرا
ہے مگر باعتبار قلت اور کثرت کا ہے کیونکہ جب یہ وقایع بکثرت شایع ہو جاوینگے اوسوقت امام
مہدی رضی اللہ عنہ کا ظہور ہو گا اور یہی ظہور قرب قیامت کی بڑی نشانیوں سے ہے اور اس
معاملہ میں عجیب طرح کا انقلاب نظر آتا ہے کیونکہ دیکھنا چاہیے کہ حضرت آدم ابو البشر کی حیات تک
آپکی ساری اولاد موحد اور مسلمان تھی پھر رفتہ رفتہ شرک اور کفر پھیلنا شروع ہوا یہانتک کہ
یہ بلا عالمگیر ہو گئی اب دیکھیے کہ زمانہ امام مہدی رضی اللہ عنہ میں ایکبار تمام روے زمین پر
خالص اسلام پھیل جاویگا اور اللہ اور اوسکے رسول کے حکم کے موافق تمام لوگ عامل ہو جاوینگے
اور دنیا عدل اور انصاف سے بھر جاویگی بعدہ رفتہ رفتہ یہ خیریت رخصت ہونے لگے گی
اور پھر خالص شر باقی رہ جاویگا یہانتک کہ کوئی اللہ تعالے کا نام لینے والا باقی نہ رہیگا
اور نفخ صور ہو جاویگا اور سب فنا ہو جاوینگے اور كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ

ذوالجلال والاکرام کا مضمون ظاہر ہو جاویگا

خاتمۂ کتاب اور مؤلف مسکین عفا اللہ عنہ کی دعا

ای میرے اللہ ای میرے رب ای میرے مالک تیرا مین کس زبان سے شکر ادا کرون کہ تو نے مجکو اس ذکر خیر کے لکھنے پر قوت اور مدد دی اور تیری ہی نصرت اور اعانت اور مدد سے یہ ذکر خیر آج کے دن کہ روز چہارشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ رجب ۱۳۱۱ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہے اختتام کو پہونچا اب تجسے میری یہ دعا ہے کہ اس کتاب فضیلت مآب سے اپنے تمام بندونکو فائدہ عظیم پہونچا اور ہدایت ابدی عنایت فرما اور اپنی رحمت کاملہ سے میرے اور میرے ماں باپ اور جمیع مومنین کے گناہ عفو فرما اور تمامی صحابۂ کرام اور اہلبیت عظام کی محبت اور پیروی عنایت فرما اور اس رسالہ مین جو کچھ بھول چوک مجسے ہوئی ہو اوسکو معاف فرما اور میرے دل کا حال تو خوب جانتا ہے اور خاتمہ بخیر فرما اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ کُلِّھَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَۃِ اَنْتَ وَلِیِّ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِیْنَا اَوْ اَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَیْنَا اِصْرًا کَمَا حَمَلْتَہٗ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَۃَ لَنَا بِہٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ اٰمِیْن سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

تمت

خاتمۃ الطبع

بعد حمد خداوند عالم خالق لوح و قلم رب العالمین داور آسمان و زمین و نعت سید المرسلین شفیع المذنبین نبی کریم علیہ الف الف صلوٰۃ و التسلیم و منقبت آل طیبین و طاہرین کہ باعث اعزاز زمان و زمین ہے مدحت خلفاء راشدین قوام الدین شارع شرع متین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے بندہ حقیر سراپا تقصیر راجی رحمۃ ربہ القوی ابو الحسنات قطب الدین احمد قریشی صانہ اللہ عن شر الصوری و المعنوی اون حضرات کی خدمات بابرکات مین بجوا لطف اور تکریم آل اطہار کو ذریعہ اعزاز دارین اور محبت و تعظیم اصحاب کبار کو وسیلہ افتخار کونین جانتا ہی یہ نئی بشارت دیتا ہی کہ اس زمان برکت اقتران اور آوان میمنت توامان مین صدر الکتاب فصل الخطاب کلمات طیبات آیات بینات مجموعہ فضائل خلفاء راشدین دفتر خصائل نقاء طیبین و طاہرین منزہ از معائب اعنی جامع المناقب مولفہ قدوۃ الحفاظ فی الآفاق صدر مجالس اہل اللہ بالاستحقاق افتخار اہل التجوید حامل اسرار کتاب المجید مولوی حافظ رحمت اللہ لکھنوی سلمہ اللہ القوی پہلی مرتبہ ماہ شعبان ختمہ اللہ بالامن والامان سنہ ۱۳۱۳ ہجری سید الانس والجان مطابق ماہ فروری سنہ ۱۸۹۶ء

بعد ضبط ضابطہ تالیف و حفظ حق تصنیف مطبع

نامی لکھنؤ مین طبع ہو کر مطبوع طبع

مسلمین و مسلمات منظور نظر

مومنین و مومنات ہوئی

فقط

اعلان

اس مطبع مین کتب زبان عربی- فارسی- اردو- ناگری موجود ہین فہرست کتب ودیگر اشیاء بلا قیمت - بر ٹکٹ بھیجنے سے پیڈ والا بیرنگ عند الطلب ارسال کیجاتی ہے-

اگر کسی صاحب نے کوئی کتاب مفید عام تالیف فرمائی یا کسی کتاب کا ترجمہ اردو زبان مین کیا ہو تو شکریہ کے ساتھ بلا کسی معاوضہ کے اور کتاب مفید خاص بعد انفصال معاوضہ مطبع طبع کردیگا-

الملتمس

ابو الحسنات قطب الدین احمد عفا عنہ

مطبع اثنا عشری پریس لکھنؤ